اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

الحمد للہ کہ کتاب مستطاب الجواب حسین دو نمازیں ایک وقت میں جمع کرنے کا رد بالغ
اور ملا نذیر حسین صاحب دہلوی کی اجتہاد دانی و حدیث دانی کا کشف بانزع ہی مسمیٰ بنام تاریخی

حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین ۱۳۱۳ھ

ملقب بلقب تاریخی

حجۃ الحین علی نذیر حسین ۱۳۱۳ھ

از تصانیف جلیلہ حامی سنت ماحی بدعت ناصر ملت عالم اہلسنت مجدد المأۃ الحاضرہ
صاحب الحجۃ القاہرہ اعلیحضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب فاضل قادری برکاتی بریلوی دام ظلہ و عم فضلہ

مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی میں طبع ہوئی

137372

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از بریلی محلہ قراولان | **استفتا** | یکم رجب سنہ ۱۳۱۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سفر کے عذر سے جسمیں قصر لازم آتا ہے دو نمازوں کا جمع کرنا جائز ہے یا نہیں

بینوا توجروا

فتوی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل الصلاة على المؤمنين كتابا موقوتا وامرهم ان يحافظوا عليها فيحفظوها اركانا وشروطا واوقاتا مرج البحرين يلتقيان بينهما برزخ لا يبغيان وافضل الصلوات واكمل التحيات على من عين الاوقات وبين العلامات وحرم على الامة اضاعة الصلوات وعلى اله الكرام وصحبه العظام ومجتهدي شرعه الغر الفخام لا سيما الامام الاقدم والهمام الاعظم امام الائمة مالك الازمة كاشف الغمة سراج الامة نائل علم الشرع الحنفي من وجه الثريا ناشر علمه الى سبع الحنا

نشر اجلیا نصر اللہ اتباعہ ورضی اتباعہ متبوعاً وتابعیاً وعلینا معہم
یا ارحم الراحمین آمین الٰہ الحق آمین

الجواب

اللہ عزوجل نے اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کے ارشادات سے ہر نماز فرض کا ایک خاص وقت جداگانہ مقرر فرمایا ہے کہ اُس سے پہلے نماز کی صحت اُسکے بعد تاخیر کی اجازت ظہر عصر عرفہ و مغرب عشا مزدلفہ کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً حضراً ہرگز کسیطرح جائز نہیں قرآن عظیم و احادیث صحاح سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اُسکی ممانعت پر شاہد عدل ہیں یہی مذہب ہے حضرت ناطق بالحق والصواب موافق الرائے بالوحی والکتاب امیر المومنین عمر فاروق اعظم و حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص احد العشرۃ المبشرۃ و حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود من اجل فقہاء الصحابۃ البررۃ و حضرت سیدنا و ابن سیدنا عبد اللہ بن عمر فاروق و حضرت سیدتنا ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق اعاظم صحابہ کرام و خلیفہ راشد امیر المومنین عمر بن عبد العزیز و امام سالم بن عبد اللہ بن عمر و امام علقمہ بن قیس و امام اسود بن یزید نخعی و امام حسن بصری و امام ابن سیرین و امام ابراہیم نخعی و امام مکحول شامی و امام جابر بن زید و امام عمرو بن دینار و امام حماد بن ابی سلیمن و امام اجل ابو حنیفہ اجلہ ائمہ تابعین و امام سفین ثوری و امام لیث بن سعد و امام قاضی الشرق والغرب ابو یوسف و امام ابو عبد اللہ محمد الشیبانی و امام زفر بن الہذیل و امام حسن بن زیاد و امام دار الہجرۃ عالم المدینہ مالک بن انس فی روایۃ ابن قاسم اکابر تبع تابعین و امام عبد الرحمن بن قاسم عتقی تلمیذ امام مالک و امام عیسی بن ابان و امام ابو جعفر احمد بن سلامہ مصری وغیرہم ائمہ دین رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین تحقیق مقام

Marfat.com

یہ ہی کہ جمع بین الصلاتین یعنے دو نمازین ملا کر پڑھنا دو قسم ہی **جمع فعلی** جسے جمع صوری بھی کہتے ہین کہ واقع مین ہر نماز اپنے وقت مین واقع مگر ادا مین ملجابین جیسے ظہر اپنے آخر وقت مین پڑھی کہ اُسکے ختم پر وقت عصر آگیا اب فوراً عصر اول وقت پڑھ لی ہو تبین تو دونون اپنے اپنے وقت اور فعلاً و صورۃً مل گئین اسیطرح مغرب مین دیر کی یہانتک کہ شفق ڈوبنے پر آئی اُسوقت پڑھی ادھر فارغ ہوئے کہ شفق ڈوب گئی عشا کا وقت ہو گیا وہ پڑھ لی ایسا ملانا بعذر مرض ضرورت سفر بلا شبہہ جائز ہی ہمارے علماے کرام رضے اللہ تعالے عنہم بھی اسکی رخصت دیتے ہین ردالمحتار مین ہے للمسافر والمریض تاخیر المغرب للجمع بینھا وبین العشاء فعلا کما فی الحلیۃ وغیرھا ای ان تصلی فی اخر وقتھا والعشاء فی اول وقتھا **اقول** تاخیر مغرب کا تو یہ خاص جزئیہ ہے اور اسیطرح تاخیر ظہر کہ عصر سے ملجائے بلکہ بدرجہ اولے کہ ظہر مین تو کوئی وقت کراہت نہین کما صرح بہ فی البحر الرائق وحققناہ فیما علقناہ علی رد المحتار بخلاف مغرب کہ اُسکی اتنی تاخیر بعید مکروہ شدید ہے کما فی البحر والدر وغیرھما ونطقت بکراھۃ ذلک احادیث پھر جزئیہ ظہر بھی کتاب الحجج مین نظر فقیر سے گزرا اس کتاب جلی الصواب جلی الخطاب رفیع النصاب مین کلام امام ہمام محرر المذہب سیدنا محمد بن الحسن تلمیذ سید الائمۃ امام اعظم ابو حنیفہ اور تالیف امام فقیہ محدث عیسی بن ابان تلمیذ امام محمد ہی رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین فرماتے ہین قال ابو حنیفۃ رضی اللہ تعالے عنہ الجمع بین الصلاتین فی السفر فی الظہر والعصر والمغرب والعشاء سواء یؤخر الظہر الی اخر وقتھا ثم یصلی ویعجل العصر فی اول وقتھا فیصلی فی اول وقتھا وکذلک

المغرب والعشاء یؤخر المغرب الی اٰخر وقتہا فیصلی قبل ان یغیب الشفق وذلک اٰخر وقتہا ویصلی العشاء فی اول وقتہا حین یغیب الشفق فہذا الجمع بینہما اسمعیل یہ ہے کہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ من اراد ان یجمع بین الصلاتین بمطر او سفر او غیرہ فلیؤخر الاولی منہما حتی تکون فی اٰخر وقتہا ویعجل الثانیۃ حتی یصلیہا فی اول وقتہا فیجمع بینہما فتکون کل واحدۃ منہما فی وقتہا الخ انہی کلام برکت نظام امام کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم سے ظاہر ہوا کہ جواز جمع صوری صرف مرض وسفر پر مقصور نہین بضرورت شدت بارش بھی اجازت ہے مثلاً ظہر کے وقت مینھ برستا ہو تو انتظار کرکے آخر وقت حاضر مسجد ہون جماعت ظہر ادا کرین اور وقت عصر پر تیقن ہوتے ہی جماعت عصر کرلین کہ شاید شدت مطر بڑھ جائے اور حضور مسجد سے مانع آئے مطر شدید مین تنہا گھر پڑھ لینے کی بھی اجازت ہے تو اس صورت مین تو دونون نمازون کے لیے جماعت ومسجد کی محافظت ہے واللہ تعالیٰ اعلم دوسری قسم جمع وقتی جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہین

اقول یعنی بمعنی مصطلح قائلان جمع کہ جو معنی جمع اونکا مذہب ہے وہ حقیقۃً اسی صورت مین ہے ورنہ جمع اپنے اصل معنے پر دونون جگہ حقیقی ہے کما لا یخفے اور اسی لحاظ سے جمع فعلی کو صوری کہتے ہین ورنہ حقیقۃً فرائض مین یہ جمع بھی جمع صوری ہی ہے انمین تداخل محال تو جب ملینگے صورۃً ملینگے اور معنےً جدا فافہم فانہ نفیس جدا اس جمع کے یہ معنے ہین کہ ایک نماز دوسری کے وقت مین پڑھی جائے جسکی دو صورتین ہین جمع تقدیم کہ وقت کی نماز مثلاً ظہر یا مغرب پڑھکر اسکے ساتھ ہی متصلاً بلا فصل پچھلے وقت کی نماز مثلاً عصر یا عشا پیشگی پڑھ لین جمع تاخیر کہ پہلی نماز مثلاً ظہر یا مغرب کو باوصف قدرت واختیار قصداً اوٹھا رکھین کہ جب اسکا

وقت نکل جائیگا پچھلی نماز مثلاً عصر یا عشا کے وقت مین پڑھکر اسکے بعد متصلاً خواہ منفصلاً
اُسوقت کی نماز ادا کرینگے یہ دونون صورتین بحالت اختیار صرف حجاج کو صرف حج مین
صرف عصر عرفہ و مغرب مزدلفہ مین جائز ہین اول مین جمع تقدیم اور دوم مین جمع تاخیر
عام ازین کہ وہ مسافر ہون یا خاص ساکنان مکہ و منےٰ وغیرہا مواضع قریبہ کہ وہ بوجہ نسک
ہے نہ بوجہ سفر اور بحالت اضطرار و عدم قدرت سفر حضر یا ظہر عصر وغیرہا کسی شے کی
تخصیص نہین حنفی نماز دن تک مشغولی جہاد یا شدت مرض یا غشی وغیرہا کے سبب قدرت
نملے ناچار سب مؤخر رہینگی اور وقت قدرت بحالت عدم سقوط ادا کیجائینگی جسطرح
حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے
غزوۂ خندق مین ظہر و عصر و مغرب و عشا سب عشا کے وقت پڑھین ان کے سوا کبھی
کسی شخص کو کسی حالت مین کسی صورت جمع وقتی کی اصلا اجازت نہین اگر جمع تقدیم
کریگا نماز اخیر محض باطل و ضائع و ناکارہ جائیگی جب اُسکا وقت آئیگا فرض ہوگی پڑھیگا ذمے
پر رہیگی اور جمع تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا عمداً نماز قضا کر دینے والا ٹھہریگا اگرچہ دوسرے
وقتمین پڑھنے سے فرض سر سے اُتر جائیگا یہ **تفصیل** مذہب مہذب ہے اور اسپر
دلائل قرآن و حدیث ناطق بلکہ توقیت صلاۃ کا مسئلہ متفق علیہا ہے ہر مسلمان جانتا
ہے کہ نماز کو دانستہ قضا کر دینا بلا شبہہ حرام تو جسطرح صبح یا عشا قصداً نہ پڑھنی کہ ظہر یا فجر
وقت پڑھ لینگے حرام قطعی ہے یونہین ظہر یا مغرب عمداً نہ پڑھنی کہ عصر یا عشا کے وقت
ادا کر لینگے حرام ہونا لازم اور وقت سے پہلے تو حرمت درکنار نماز ہی بیکار جیسے
کوئی آدھی رات صبح کی نماز پھر دن چڑھے سے ظہر پڑھ رکھے قطعاً نہ ہوگی یونہین جو
ظہر کے وقت عصر یا مغرب کے وقت عشا پڑھ لے اسکا بھی نہ ہونا واجب احادیث

Marfat.com

مین کہ حضور پرنور صلوات اللہ تعالے وسلامہ علیہ سے جمع منقول اُسمین صراحۃً وہی جمع صوری مذکور یا مجمل ومحتمل اُسی صریح مفصل پر محمول جمع حقیقی کے باب مین اصلا کوئی حدیث صحیح صریح مفسر وارد نہین جمع تقدیم تو اس قابل بھی نہین کہ اُسپر کسی حدیث صحیح کا نام لیا جائے جمع تاخیر مین احادیث صحیحہ کثیرہ کے خلاف دو حدیثین ایسی آتین جنسے بادی النظر مین دھوکا ہو مگر عند التحقیق جب احادیث متنوعہ کو جمع کرکے نظر انصاف کیجائے فوراً حق ظاہر ہوجاتا ہے کہ یہ بھی وجوباً یا امکاناً اُسی جمع صوری کی خبر دے رہی ہین غرض جمع وقتی پر شرع مطہر سے کوئی دلیل واجب القبول اصلا قائم نہین بلکہ بکثرت صحیح حدیثین اور قرآن عظیم کی متعدد آیتین اور اصول شرع کی واضح دلیلین اُسکی نفی پر حجت مبین یہ **اجمال** کلام ودلائل مذہب ہے لہٰذا یہ مختصر کلم چار فصل پر منقسم **فصل ۱** مین جمع صوری کا اثبات جمیل **فصل ۲** مین شبہات جمع تقدیم کا ابطال جلیل **فصل ۳** مین جمع تاخیر کی تضعیف واضح البینات **فصل ۴** مین دلائل نفی جمع وہدایت التزام اوقات اس مسئلے پر ہمارے زمانے کے امام لامذہبان مجتہد نامقلدان مخترع طرز نوی مبتدع آزادروی میان نذیر حسین صاحب دہلوی ہداہ اللہ الی الصراط السوی نے کتاب عجب العجاب معیار الحق کے آخر مین اپنی چلتی حد بھر کا کلام شبع کیا مباحث مسئلہ مین اگلے پچھلے مالکیون شافعیون وغیرہم کا اُلٹا پلٹا اُلجھا سلجھا جیسا کلام حنفیہ کے خلاف جہان کہین ملا سب جمع کرلیا اور کھلے خزانے احادیث صحاح کو رد فرمانے رواۃ صحیحین کو مردود بتانے بخاری ومسلم کی صدہا حدیثون کو واہیات بنانے محدثی کا بھرم عمل بالحدیث کا دھرم دن دہاڑے دھڑی دھڑی کرکے لٹانے مین رنگ رنگ سے

اپنی نتیجۂ ابکار افکار کو جلوہ دیا تو بعون قدیر اُس تحریر عدیم النظیر رحائز بر غث و یابس و نقیر و قطمیر کے رد میں تمام مساعی لوہ کہن کا جواب اور ملاجی کے ادعاے باطل عمل بالحدیث و لیاقت اجتہاد و علم حدیث کے رو نہانی سے کشف حجاب بعض علمائے عصر و عظماے وقت غفر اللہ تعالے لنا ولہ و شکر فی انتصارنا للحق سعینا و سعیہ نے ملاجی پر تعقبات کثیرہ بسیط کیے مگر انشاء اللہ العزیز الکریم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یہ افاضات تازہ چیزے دیگر ہونگے جنہیں دیکھ کر ہر منصف حق پسند بیساختہ پکار اُٹھے گا ع کم ترک الاول للآخر فقیر حقیر غفر لہ المولی القدیر کو اپنی تمام تصانیف مناظرہ بلکہ اکثر اُن کے ماورا میں بھی جنکا عدد بعونہ تعالی اسوقت[۲] تک ایکسو چالیس سے متجاوز ہے ہمیشہ التزام رہا ہے کہ محل خاص نقل و استناد کے سوا حسن جمع و تطبیق کلمات سابقین سے کم کام لیا جائے بلکہ خنے الوسع بحول و قوت ربانی اپنے ہی فائضات قلب کو جلوہ دیا جاتے ع کہ حلوا چو یکبار خوردند و بس اگر اقامت دلائل یا ازاحت اقوال مخالف میں وہ امور مذکور بھی ہوتے ہیں کہ اور متکلمین فی المسائلہ ذکر کر گئے تو غالبًا وہ وہی واضحات متبادرۃ الی الفہم ہیں کہ ذہن بے اعانت دیگرے اُن کیطرف سبقت کرے اتفاقًا اُن میں سابق ولاحق دونوں کا استحقاق یکساں مگر از انجا کہ کلمات متقدمہ میں اُنکا ذکر نظر سے گزرا اپنی طرف نسبت نہیں کیا جاتا پھر انمیں بھی بعونہ تعالی تلخیص و تہذیب و ترصیف و تقریب و حذف زوائد و زیادت فوائد سے جدت جلوہ پائیگی اور کچھ نہو تو انشاء اللہ تعالی طرز بیان ہی احلی واوقع فی القلب نظر آئیگی اسوقت تو یہ اپنا بیان ہے جس سے بحمد اللہ تعالی تحدیث بنعمۃ اللہ عزوجل مقصود و الحمد للہ الغفور الودود و اہل حسد جس معنے پر چاہیں محمول کریں مگر ارباب انصاف اگر تصانیف فقیر کو مواز

[۱] یعنی جناب مستطاب حامی السنن ماحی الفتن مولانا مولوی حافظ محمد ارشاد حسین خان صاحب رامپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

[۲] اسوقت تک ۱۹ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ تھا اب بحمد اللہ تعالیٰ تصانیف دو سو سے متجاوز ہیں ۱۲

فرمائینگے بعونہ تعالیٰ عیاں موافق بیان پائینگے بااینہمہ اس اعتراف سے چارہ نہین کہ
الفضل للمتقدم خصوصاً علمائے سلف رضی اللہ تعالیٰ عنا بکرامہم وحشرنا فی زمرۂ
خدامہم کہ جو کچھ ہے انھین کی خدمت کلمات برکت آیات کا نتیجہ اور انھین کی بارگاہ
دولت کا حصہ رسد بٹتا ہوا صدقہ ع اے باد صبا اینہمہ آوردۂ تست ہان ہان
ہان یہ کفش برداری خدام درگاہ فضائل پناہ اعلیحضرت عظیم البرکۃ اعلم العلماء الربانیین
افضل الفضلاء الحقانیین حامی السنن السنیہ ماحی الفتن الدنیہ بقیۃ السلف المصلحین حجۃ الخلف
المفلحین آیۃ من آیات رب العلمین معجزۃ من معجزات سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم
وبارک وسلم اجمعین فی التصنیفات الرائقہ والتحقیقات الفائقہ والتدقیقات الشائقہ تاج
المحققین سراج المدققین اکمل الفقہاء المحدثین حضرت سیدنا الوالد الامجد الاماجد الطیب الاطائب
مولانا مولوی محمد نقی علی خان صاحب محمدی سنی حنفی قادری برکاتی
بریلوی قدس اللہ سرہ وعمم برہ وتمم نورہ واعظم اجرہ واکرم نزلہ وانعم منزلہ ولا حرمنا سعدہ
ولم یفتنا بعدہ کا ہے والحمد لمعد دہر الداہرین ہان ہان یہ ادنےٰ خاکبوسی آستان رفیع
فلان منیع بندگان بارگاہ عرفان پناہ اقدس حضرت آقائے نعمت دریائے رحمت اعرف
العرفاء الکرام مرجع الاولیاء العظام السحاب الہامر بفیض الفاخر والعباب الزاخر بالفضل الباہر
ذو القرب الزاہر والعلو الطاہر والنسب الطاہر ملحق الاصاغر بالجلۃ الاکابر معدن **البرکات**
مخزن الحسنات من **آل محمد** سید الکائنات علیہ وعلیہم افضل الصلوات وارث النجدات
من حمزۃ الحمزات القمر المستبین بالنور المبین من **شمس الدین ابی الفضل** العظیم
والشرف الکریم سیدنا ومولانا وملجانا وماوانا شیخی ومرشدی کنزی وذخری
لیومی وغدی اعلیحضرت **سیدنا السید الشاہ آل الرسول الاحمدی** فاطمی

حسینی قادری برکاتی واسطی بلجرامی مارہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ واجزل واعظم قربہ منہ
واشرق علینا من نورہ التام وافاض علینا من بحرہ الطام وجعلنا من خدمہ فی دار السلام
بفضل رحمتہ علیہ وعلی آبائہ الکرام والحمد للہ ابد الابدین ؎ عہدیا بالب شیرین دہنان
بست خدائے ۔ ما ہمہ بندہ واین قوم خداوندانند ۔ خیر کہنا یہ تھا کہ یہان بھی انشاء اللہ تعالیٰ
یہی طریقہ رعایت پائیگا ولہذا ایک آدھ بحث کہ بقدر کافی طے کردیجیے اُس سے تعرض
اطناب سمجھا جائیگا کہ مقصود اظہار احقاق ہے نہ اکثار اوراق ان چارون فصل مین ملاجی
کے ادعائی بول یکسر برعکس ہین سایۂ بخت سے سب قابل عکس ہین جا بجا ثابت کو
ناثابت ناثابت کو ثابت ساکت کو ناطق ناطق کو ساکت ضعیف کو صحیح صحیح کو ضعیف
تحریف کو توجیہ توجیہ کو تحریف مؤول کو مفسر مفسر کو مؤول محتمل کو صریح صریح کو محتمل
کہا اول تا آخر کوئی دقیقہ تحکم ومکابرہ وتعصب ومدابرہ کا نامرعی نہ رہا یہان بعونہ تعالیٰ
غر مجدہ ہر فصل مین قول فصل وحق اصل ۔ دلائل قاہرہ وبیانات باہرہ ظاہر کیجیے کہ اگر زبان
انصاف سالم وصاف ہو تو مخالف منکر مدعی مُصر کو بھی معترف ومقر کیجیے وما ذلک
علی اللہ بعزیز ان ذلک علی اللہ یسیر ان اللہ علی کل شیٔ قدیر یہ معارک جلیلہ
تو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین رسالہ آپکے پیش نظر ہے ملاحظہ کیجیے داد انصاف دیجیے
؏ فی طلعۃ الشمس ما یغنیک عن خبر ۔ اسکے سوا نفس مسئلہ مین بھی ملاجی نے
اپنے موافق کہین چودہ[۱۴] کہین پندرہ[۱۵] صحابیون سے روایات آنا بیان کیا اور خود ہی اُسے
بگاڑ کر کمی کیطرف پلٹے اور چار سے زیادہ ظاہر نہ کرسکے اُنمین بھی عند الانصاف اگر
کچھ لگتی ہوئی بات ہے تو صرف ایک سے ہین بعونہ تعالیٰ اپنے موافق روایات تیئیس[۲۳]
صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لاؤنگا ملاجی صرف چار حدیثین ہیش خویش اپنے

لہ وسعناہ اذ کان فی شیٔ لا نفتیشا لوضوح فیہ ۱۲

مفید دکھا سکے جنہین حقیقۃ کوئی بھی اُنکے مفید نہین اور آیت کا تو اُنکی طرف نام بھی نہین
مین بحول اللہ تعالیٰ اُن سے دونی آیتین اور دس گنی حدیثین اپنی طرف دکھاؤنگا مین یہ بھی
روشن کردونگا کہ حنفیہ کرام پر غیر مقلدون کی طعنہ زنی ایسی پوچ و لچر بے بنیاد ہوتی
ہے مین یہ بھی بتادونگا کہ ان صاحبون کے علم الحدیث کی خفیفت اتنی ہے مین یہ بھی دکھا دونگا
کہ ملاجی صاحب جو بکل مجتہد العصر اور تمام طائفہ کے استاد مانے گئے ہین انکی حدیث دانی ایک متوسط
طالب علم سے بھی گرے درجہ کی ہے کل ذلک بعون الملک العزیز القریب المجیب
وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وھذا اوان الشروع فی
المقصود متوکلا علی واھب الفیض والجود والحمد للہ العلی الودود والصلاۃ
والسلام علی احمد محمود محمد وآلہ الکرام السعود آمین

فصل اول طلوع فجر نوری بہ اثبات جمع صوری

حضور پرنور سید یوم النشور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے جمع صوری کا ثبوت اصلا محل
کلام نہین اور وہی مذہب مہذب ائمہ حنفیہ ہے اسمین صاف صریح جلیل و صحیح احادیث
مروی مگر ملاجی تو انکار آفتاب کے عادی بکمال شوخ چشمی نے نقط سنادی کہ کوئی
حدیث صحیح ایسی نہین جس سے ثابت ہو کہ آنحضرت جمع صوری سفر مین کیا کرتے تھے
بہت اچھا ذرا نگاہ روبرو حدیث ا جلیل و عظیم حدیث سیدنا عبداللہ بن عمر
رضی اللہ تعالے عنہما کہ اُس جناب سے مشہور و مستفیض ہے جسے امام بخاری و ابو داؤد
و نسائی نے اپنی صحاح اور امام عیسے بن ابان نے کتاب الحجج علی اہل المدینۃ اور امام طحاوی
نے شرح معانی الآثار اور ذہلی نے زہریات اور اسمٰعیلی نے مستخرج صحیح بخاری مین بطرق
عدیدہ کثیرہ روایت کیا فالبخاری والاسمٰعیلی والذھلی من طریق اللیث بن

Marfat.com

عن سعد بن یونس عن الزہری والنسائی من طریق یزید بن زریع والنضر
بن شمیل عن کثیر بن قاروند کلاہما عن سالم والنسائی عن قتیبۃ والطحاوی
عن ابی عامر العقدی والفقیہ فی الحجج ثلثتہم عن العطاف وابو داود عن
فضیل بن غزوان وعن عبد اللہ بن العلاء وایضا ہو عن عیسی والنسائی
عن الولید والطحاوی عن بشر بن بکر ہؤلاء الثلثۃ عن ابن جابر والطحاوی
عن اسامۃ بن زید خمستہم اعنی العطاف وفضیلا وابن العلاء وجابر و
اسامۃ عن نافع وابو داود عن عبد اللہ بن واقد والطحاوی عن اسمعیل
بن عبد الرحمن اربعتہم عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فقیر غفر اللہ تعالی
لہ نے جسطرح یہاں جمع وتلخیص طرق کی اکمال الحجہ وایضاح المحجہ کے لیے ان کے اکثر نصوص
والفاظ بھی وارد کرے وباللہ التوفیق سنن ابو داود میں بسند صحیح ہے حدثنا
محمد بن عبید المحاربی نا محمد بن فضیل عن ابیہ عن نافع وعبد اللہ
بن واقد ان مؤذن ابن عمر قال الصلوۃ قال سر حتی اذا کان قبل غیوب
الشفق نزل فصلی المغرب ثم انتظر حتی غاب الشفق فصلی العشاء ثم قال
ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان اذا عجل بہ امر صنع مثل
الذی صنعت فسار فی ذلک الیوم واللیلۃ مسیرۃ ثلث یعنی نافع وعبد اللہ بن واقد
دونوں تلامذہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ تعالی
عنہما کے مؤذن نے نماز کا تقاضا کیا فرمایا چلو یہانتک کہ شفق ڈوبنے سے پہلے اتر کر
مغرب پڑھی پھر انتظار فرمایا یہانتک کہ شفق ڈوب گئی اسوقت عشا پڑھی پھر فرمایا
حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو جب کوئی جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جیسا

Marfat.com

مین نے کیا ابن عمر نے اُسدن رات مین تین راتدن کی راہ قطع کی ابو داود نے فرمایا
رواہ ابن جابر عن نافع نحو هذا باسناده حدثنا ابرهیم بن موسے
الرازی انا عیسے عن ابن جابر بهذا المعنے ورواه عبد الله بن العلاء
عن نافع قال حتی اذا کان عند ذهاب الشفق نزل فجمع بينهما یعنے جب شفق
ڈوبنے کے نزدیک ہوئی اُترکر دونون نمازین جمع کین نسائی کی روایت
بسند صحیح یون ہے اخبرنا محمود بن خالد ثنا الولید ثنا ابن جابر ثنی نافع
قال خرجت مع عبد الله بن عمر فی سفر یرید ارضا له فاتاه آت
فقال ان صفية بنت ابی عبید لما بها فانظر ان تدرکها فخرج مسرعا
ومعه رجل من قريش يسايره وغابت الشمس فلم يصل الصلاة وكان
عهدی به وهو يحافظ على الصلاة فلما ابطأ قلت الصلاة يرحمك الله
فالتفت الی ومضى حتى اذا كان فی آخر الشفق نزل فصلى المغرب ثم اقام العشاء
وقد توارى الشفق فصلى بنا ثم اقبل علينا فقال ان رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم كان اذا عجل به السير صنع هكذا یعنی نافع فرماتے ہین عبد اللہ
بن عمر اپنی ایک زمین کو تشریف لیے جاتے تھے کسی نے آکر کہا آپکی زوجہ صفیہ بنت
ابی عبید اپنے حال مین مشغول ہین شاید ہی آپ اُنھین زندہ پائین یہ سنکر بسرعت
چلے اور اُن کے ساتھ ایک مرد قریشی تھا سورج ڈوب گیا اور نماز نہ پڑھی اور مین نے
ہمیشہ اُنکی عادت یہی پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے تھے جب دیر لگائی مین نے
کہا نماز خدا آپ پر رحم فرمائے میری طرف پھر کر دیکھا اور آگے روانہ ہوئے جب شفق کا
اخیر حصہ رہا اتر کر مغرب پڑھی پھر عشا کی تکبیر اس حال مین کہی کہ شفق ڈوب چکی اُسوقت

Marfat.com

عشا پڑھی پھر ہماری طرف مونھ کر کے کہا رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو جب
سفر مین جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے) اسیطرح امام طحاوی نے روایت کی فقال
حدثنا ربیع المؤذن ثنا بشر بن بکر ثنی ابن جابر ثنی نافع فذکرہ نیز
نسائی نے بسند حسن بطریق اخبرنا قتیبة بن سعید حدثنا العطاف اور
ابو جعفر نے بطریق حدثنا یزید بن سنان ثنا ابو عامر العقدی ثنا العطاف
بن خالد المخزومی اور امام فقیہ نے حجج مین بلا واسطہ روایت کی کہ اخبرنا عطاف
بن خالد المخزومی المدینی قال اخبرنا نافع قال اقبلنا مع ابن عمر من مکة
حتی اذا کان ببعض الطریق استصرخ علی زوجتہ فقیل لہ انہا فی الموت
فاسرع السیر وکان اذا نودی بالمغرب نزل مکانہ فصلی فلما کان تلک
اللیلة نودی بالمغرب فسار حتی امسینا فظننا انہ نسی فقلنا الصلوٰة فسار
حتی اذا کان الشفق قرب ان یغیب نزل فصلی المغرب وغاب الشفق فصلی العشاء
ثم اقبل علینا فقال ھکذا کنا نصنع مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم اذا جد بنا السیر (یعنی امام نافع فرماتے ہین راہ مکہ مین ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما نے جب شفق ڈوبنے کے قریب ہوئی اُتر کر مغرب پڑھی اور شفق ڈوب گئی
اب عشا پڑھی پھر ہماری طرف منھ کر کے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب چلنے مین کوشش ہوتی تھی) امام عیسی بن ابان
نے اسے روایت کر کے فرمایا وھکذا قال ابو حنیفة فی الجمع بین الصلوتین
ان یصلی الاولی منہما فی اٰخر وقتہا والاخرے فی اول وقتہا کما فعل
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ورواہ عن النبی صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم یعنی دو نمازین جمع کرنے مین یہی طریقہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی
عنہ کا مذہب ہے کہ پہلی کو اُسکے آخر وقت اور پچھلی کو اُسکے اول وقت مین پڑھے جیسا
کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے خود کیا اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم سے روایت فرمایا) نیز امام طحاوی نے اور طریق سے یون روایت کی حدثنا
فہد ثنا الحمانی ثنا عبداللہ بن المبارک عن اسامۃ بن زید اخبرنی نافع وفیہ
حتی اذا کان عند غیبوبۃ الشفق فجمع بینہما وقال رأیت رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یصنع ہکذا اذا جد بہ السیر (یعنی جب شفق
ڈوبنے کے نزدیک ہوئی اُتر کر دونون نمازین جمع کین اور فرمایا مین نے رسول اللہ
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو یون ہی کرتے دیکھا جب حضور کو سفر مین جلدی ہوتی) یہ
طرق حدیث نافع عن عبداللہ عن النبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے تھے اور صحیح
بخاری ابواب التقصیر باب ہل یؤذن او یقیم اذا جمع بین المغرب والعشاء مین یون
ہے حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی
سالم عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال رأیت رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا اعجلہ السیر فی السفر یؤخر صلوۃ المغرب حتی
یجمع بینہا وبین العشاء قال سالم وکان عبداللہ یفعلہ اذا اعجلہ
السیر ویقیم المغرب فیصلیہا ثلثا ثم یسلم ثم قلما یلبث حتی یقیم
العشاء فیصلیہا رکعتین الحدیث اُسکے باب یصلی المغرب ثلثا فی السفر مین
بطریق مذکور وکان عبداللہ یفعلہ اذا اعجلہ السیر تک روایت کرکے
فرمایا وزاد اللیث قال حدثنی یونس عن ابن شہاب قال سالم کان ابن عمر

Marfat.com

رضی اللہ تعالی عنہما یجمع بین المغرب والعشاء بالمزدلفة قال سالم
واخر ابن عمر المغرب وكان استصرخ على امرأته صفية بنت ابی عبید فقلت
له الصلوة فقال سر فقلت له الصلوة فقال سر حتى سار ميلين او
ثلثة ثم نزل فصلى ثم قال هكذا رأيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي
اذا اعجله السير وقال عبد الله رأيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
اذا اعجله السير يؤخر المغرب فيصليها ثلثا ثم يسلم ثم قلما يلبث
حتى يقيم العشاء فيصليها ركعتين الحديث ان دونوں روایتوں کا حاصل یہ
کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ایام حج میں ذی الحجہ کی دسویں رات مزدلفہ میں مغرب
وعشا جمع کر کے پڑھتے اور جب اپنی بی بی کی خبر گیری کو تشریف لیگئے تھے تو
یوں کیا کہ مغرب کو آخر کیا میں نے کہا نماز فرمایا چلو میں نے پھر کہا نماز فرمایا چلو
دو تین میل چلکر اترے اور نماز پڑھی پھر فرمایا میں نے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے مغرب اخیر کر کے تین رکعت
پڑھتے پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر انتظار فرماتے پھر عشا کی اقامت فرما کر دو رکعت
پڑھتے ۔ نسائی کے یہاں یوں ہے اخبرنی محمد بن عبد اللہ بن بزیع
حدثنا یزید بن زریع حدثنا کثیر بن قاروندا قال سألت
سالم بن عبد الله عن صلوة ابيه في السفر وسألناه هل كان يجمع بين شيء
من صلوته في سفره فذكر ان صفية بنت ابي عبيد كانت تحته فكتبت
اليه وهو في زراعة له اني في اخر يوم من ايام الدنيا واول يوم من الآخرة
فركب فاسرع السير اليها حتى اذا حانت صلوة الظهر قال له المؤذن

الصلوٰة یا ابا عبد الرحمن فلم یلتفت حتی اذا کان بین الصلوتین نزل فقال
اقم فاذا سلمت فاقم فصلی ثم رکب حتی اذا غابت الشمس قال له
المؤذن الصلوٰة فقال کفعلك فی صلوٰة الظهر والعصر ثم سار حتی
اذا اشتبکت النجوم نزل ثم قال للمؤذن اقم فاذا سلمت فاقم فصلی
ثم انصرف فالتفت الینا فقال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه
وسلم اذا حضر احدکم الامر الذی یخاف فوته فلیصل هذه الصلوٰة
خلاصہ یہ کہ جب صفیہ کا خط پہنچا کہ اب میں دم واپسین ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی
عنہما شتابان چلے نماز کے لیے ایسے وقت اترے کہ ظہر کا وقت جانیکو تھا اور
عصر کا وقت آنیکو اسوقت ظہر پڑھ کر عصر پڑھی اور مغرب کے لیے اسوقت اترے
جب تارے خوب کھل آتے تھے (جسوقت تک بلا عذر مغرب مین دیر لگانی مکروہ
ہے) اسے پڑھکر عشا پڑھی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم مین کسیکو ایسی ضرورت پیش آتے جسکے فوت کا اندیشہ ہو تو اسطرح نماز پڑھے
نیز اسی حدیث مین دوسرے طریق سے یون زائد کیا اخبرنا عبدة بن
عبد الرحیم ثنا ابن شمیل ثنا کثیر بن قاروندا قال سألنا سالم
بن عبد الله عن الصلوٰة فی السفر فقلنا اکان عبد الله یجمع بین شیء من الصلوٰة
فی السفر فقال لا الا بجمع یعنے ہم نے سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی
عنہم سے سوال کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سفر مین کسی نماز کو
دوسری کے ساتھ جمع فرماتے تھے کہا نہ سوا مزدلفہ کے (جہان کا ملانا سب کے
نزدیک بالاتفاق ہے) پھر وہی حدیث بیان کی کہ اس سفر مین اس طریق سے نماز

پڑھی تھین) اس حدیث جلیل کے اتنے طرق کثیرہ ہین جنسے آفتاب کیطرح روشن
کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے سفر مین بحال شتاب
وضرورت جمع صوری فرمائی ہے اور یہی ہمارے ائمہ کرام کا مذہب ہے **حدیث ۲**
امام اجل احمد بن حنبل مسند اور ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم مصنف مین بسند
حسن بطریق اپنے شیخ وکیع بن الجراح کے اور امام طحاوی معانی الآثار مین بطریق
حدثنا فہد ثنا الحسن بن الربیع ثنا المعانی بن عمران کلاھما
عن مغیرۃ بن زیاد الموصلی عن عطاء بن ابی رباح ام المؤمنین صدیقہ رضی
اللہ تعالےٰ عنہا سے راوی قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فی السفر یؤخر الظہر ویقدم العصر ویؤخر المغرب ویقدم العشاء حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم سفر مین ظہر کو دیر فرماتے عصر کو اول وقت پڑھتے مغرب کی تاخیر فرماتے
عشا کو اول وقت پڑھتے **حدیث ۳** ابو داود اپنی سنن باب متی یتم المسافر اور
ابوبکر بن ابی شیبہ اپنے مصنف مین بسند حسن جید متصل حضرت عبد اللہ بن محمد
بن عمر بن علی بن ابیطالب وہ اپنے والد ماجد محمد بن عمر بن علی وہ اپنے والد ماجد
عمر بن علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے روایت کرتے ہین ان علیا کان اذا
سافر سار بعد ما تغرب الشمس حتی تکاد ان تظلم ثم ینزل فیصلی المغرب
ثم یدعو بعشائہ فیتعشی ثم یصلی العشاء ثم یرتحل ویقول ھکذا
کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یصنع یعنی امیر المؤمنین مولی المسلمین علی
مرتضےٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الاسنےٰ جب سفر فرماتے سورج ڈوبے پر چلتے رہتے
یہانتک کہ قریب ہوتا کہ تاریکی ہو جائے پھر اتر کر مغرب پڑھتے پھر کھانا منگا کر تناول

Marfat.com

فرماتے پھر عشا پڑھکر کوچ کرتے اور کہتے اسیطرح حضور اقدس صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم کیا کرتے تھے) امام عینی نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مین
اس حدیث کی سند کو فرمایا لا باس بہ اسمین کوئی نقص نہین **حدیث ۴**
طحاوی بطریق ابی خیثمہ عن عاصم الاحول عن ابی عثمٰن راوی قال وفدت انا و
سعد بن مالک ونحن نبادر الحج فکنا نجمع بین الظہر والعصر نقدم من ہذہ
ونؤخر من ہذہ ونجمع بین المغرب والعشاء نقدم من ہذہ ونؤخر من
ہذہ حتی قدمنا مکۃ یعنی مین اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالے
عنہ حج کی جلدی مین مکہ معظمہ تک ظہر و عصر اور مغرب و عشا کو یون جمع کرتے
گئے کہ ظہر و مغرب دیر کرکے پڑھتے اور عصر و عشا جلد **حدیث ۵** نیز امام
ممدوح عبد الرحمن بن یزید سے راوی صحبت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالی عنہ فی حجہ فکان یؤخر الظہر ویعجل العصر ویؤخر المغرب ویعجل
العشاء ویسفر بصلوۃ الغداۃ مین حج مین حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالے عنہ کے ہمراہ رکاب تھا ظہر مین دیر فرماتے اور عصر مین تعجیل مغرب مین تاخیر
کرتے عشا مین جلدی اور صبح روشن کرکے پڑھتے) امام ممدوح ان احادیث کو
روایت کرکے فرماتے ہین وجمیع ماذھبنا الیہ من کیفیۃ الجمع بین الصلاتین
قول ابیحنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالی نمازین جمع کرنیکا
یہ طریقہ جو ہمنے اسباب مین اختیار فرمایا یہ سب امام اعظم و امام ابو یوسف و امام محمد کا
مذہب ہے رضی اللہ تعالی عنہم الحمد للہ جمع صوری کا طریقہ حضور پرنور سید عالم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و حضرت مولی علی و عبد اللہ بن مسعود و سعد بن مالک و

Marfat.com

عبد اللہ بن عمر وغیرہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے روشن وجہ پر ثابت
ہوا اور امام لامذہبان کا وہ جبروتی ادعا کہ انہین کوئی حدیث صحیح نہین اور اُس سے
بڑھ کر یہ بانگ بیمعنے کہ یہ روایات جنسے جمع صوری کرنی ابن عمر کی واضح ہوتی ہے
سب واہیات اور مردود اور شاذ اور مناکیر ہین اور بشدت حیا یہ خاص جحود
وافترا کہ ابن عمر نے اس کیفیت سے ہرگز نمازین جمع نہین کین جیسا کہ ان روایتون
سے معلوم ہوتا ہے اپنی سزائے کردار کو پہنچا اب ایضاح مرام وازاحت اوہام
کو چند افادات کا استماع کیجیے **افادہ اولے** لامذہب ملا کو جب کہ انکار
جمع صوری مین چاند پر خاک اُڑانی تھی اور احادیث مذکورہ صحاح مشہورہ مین موجود
ومتداول تو بے رد صحاح چارہ کار کیا تھا لہذا اپنی پیرانہ سالی حضرت کے رقص
جملی ملاحظہ ہون **لطیفہ ا** ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کی حدیث جلیل وعظیم کے پہلی
طریق صحیح مروی سنن ابی داود کو محمد بن فضیل کے سبب ضعیف کیا **اقول**
اولا یہ بھی شرم نہ آئی کہ یہ محمد بن فضیل صحیح بخاری وصحیح مسلم کے رجال سے
ہے **ثانیا** امام ابن معین جیسے شخص نے ابن فضیل کو ثقہ امام احمد نے حسن الحدیث
امام نسائی نے لا بأس بہ کہا امام احمد نے اُس سے روایت کی اور وہ جسے ثقہ
نہین جانتے اُس سے روایت نہین فرماتے میزان مین اصلا کوئی جرح مفسر
اُس کے حق مین ذکر نہ کی **ثالثا** یہ بکف چراغی قابل تماشا کہ ابن
فضیل کے منسوب برفض ہونے کا دعوے کیا اور ثبوت مین عبارت تقریب
رمی بالتشیع ملاجی کو باین سالخوردی ودعوے محدثی آج تک اتنی خبر نہین
کہ محاورات سلف واصطلاح محدثین مین تشیع ورفض بمن

کتنا فرق ہی زبان متاخرین مین شیعہ رافض کو کہتی ہین خذلہم اللہ تعالیٰ جمیعا بلکہ اجہل کی بیہودہ تہذیبین رافضی کو رافضی کہنا خلاف تہذیب جانتے اور انھین شیعہ ہی کے لقب سے یاد کرنا ضروری مانتے ہین خود ملاجی کے خیال مین اپنی ملائی کے باعث یہی تازہ محاورہ تھا یا عوام کو دھوکا دینے کے لیے تشیع کو رافضی بنایا حالانکہ سلف مین جو تمام خلفائے کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے ساتھ حسن عقیدت رکھتا اور حضرت امیر المومنین مولے علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کو اُنمین افضل جانتا شیعی کہا جاتا بلکہ جو صرف امیر المومنین عثمٰن غنی رضی اللہ تعالی عنہ پر تفضیل دیتا اُسے بھی شیعی کہتے حالانکہ یہ مسلک بعض علمائے اہلسنت کا تھا اسی بنا پر متعدد ائمہ کوفہ کو شیعہ کہا گیا بلکہ کبھی محض غلبہ محبت اہلبیت کرام رضے اللہ تعالےٰ عنہم کو شیعیت سے تعبیر کرتے حالانکہ یہ محض سنیت ہے امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین خود انھین محمد بن فضیل کی نسبت تصریح کی کہ اُنکا تشیع صرف موالات تھا و بس حیث قال محمد بن فضیل بن غزوان المحدث الحافظ کان من علماء هذا الشان وثقہ یحیی بن معین وقال احمد حسن الحدیث شیعی قلت کان متوالیا فقط رابعاً زرا رواۃ صحیحین دیکھ کر شیعی کو رافضی بنا کر تضعیف کی ہوتی کیا بخاری و مسلم سے بھی ہاتھ دھونا ہے اُن کے رواۃ مین بیس سے زیادہ ایسے لوگ ہین جنھین اصطلاح قدما پر بلفظ تشیع ذکر کیا جاتا یہان تک کہ تدریب مین حاکم سے نقل کیا کتاب مسلم ملآن من الشیعۃ دور کیون جایئے خود یہی ابن فضیل کہ واقع کو شیعی صرف بمعنے محب اہلبیت کرام اور آپ کے زعم مین معاذ اللہ رافضی صحیحین کے راوی ہین خامسا اُنکے ساتھ یہی حدیث کی متابعین دو ثقات عدول ابن جابر و عبد اللہ بن العلاء نے ابوداؤد ذکر کردین اور سنن نسائی وغیرہ مین بھی موجود تھین پھر ابن فضیل پہ مدار کب رہا

Marfat.com

ولکن الجهلة لا یعلمون اور یہ تو ادنے نزاکت ہو کہ تقریب مین ابن فضیل کی نسبت صدوق عارف لکھا تھا ملاجی نے نقل مین عارف اڑا دیا کہ جو کلمہ مدح کم ہو وہی ہی **لطیفہ ۲** طرفہ تماشا کہ متابعت جابر جو امام ابوداود نے ذکر کی آپ اُسے یون کہکر ٹال گئے کہ وہ تعلیق ہے اور تعلیق حجت نہین اب کون کہے کہ کسی سے آنکھین قرض ہی لیکر دیکھیے کہ ابوداود نے رواہ ابن جابر عن نافع کہکر اُسے یوہین معلق چھوڑ دیا یا وہین حدثنا ابراهیم بن موسی الرازی انا عیسی عن ابن جابر فرماکر موصول کر دیا ہے ولکن النجدیة لا یبصرون **لطیفہ ۳** امام طحاوی کی حدیث بطریق ابن جابر عن نافع پر بشر بن بکر سے طعن کیا کہ وہ غریب الحدیث ہی ایسی روایتین لاتا ہے کہ سب کے خلاف قالہ الحافظ فی التقریب **اقول** ولا ذرا شرم کی ہوتی کہ یہ بشر بن بکر رجال صحیح بخاری سے ہین صحیح حدیثین رد کرنے بیٹھے تو اب بخاری بھی بالائے طاق ہے **ثانیا** اس صریح خیانت کو دیکھیے کہ تقریب مین صاف صاف بشر کو ثقہ فرمایا تھا وہ ہضم کر گئے **ثالثا** محدث جی تقریب مین ثقہ یغرب ہی کسی ذی علم سے سیکھو کہ فلان یغرب اور فلان غریب الحدیث مین کتنا فرق ہے **رابعا** اغراب کی یہ تفسیر کہ ایسی روایتین لاتا ہے کہ سبکے خلاف۔ محدث جی غریب و منکر کا فرق کسی طالب علم سے پڑھو **خامسا** با وصف ثقہ ہونے کے مجرد اغراب باعث رد ہو تو صحیحین سے ہاتھ دھو لیجیے یہ اپنی مبلغ علم تقریب ہی دیکھیے کہ بخاری و مسلم کے رجال مین کتنون کی نسبت یہی لفظ کہا ہے اور ہان یہ بشر خود ہی جو رجال بخاری سے ہین **سادسا** ذرا میزان تو دیکھیے کہ اما بشر بن بکر التنیسی فصدوق ثقة لا طعن فیہ یعنے بشر بن بکر تنیسی خوب راست گو ثقہ ہین جنمین اصلا

137372

Marfat.com

کسیوجہ سے طعن نہین) کیون شرمائے تو نہ ہوگے ایسی ہی اندھیری ڈال کر جاہلونکو
بہکا دیا کرتے ہو کہ حنفیہ کی حدیثین ضعیف ہین — ع شرم بادت از خدا و از رسول ؐ

لطیفہ ۴۸ طریق ابن جابر سے سنن نسائی کی حدیث کو ولید بن قاسم سے
رد کیا کہ روایت مین اُس سے خطا ہوتی تھی کہا تقریب مین صدوق یخطئ۔

اقول و لا اسلمانو اس تحریف شدید کو دیکھنا اسناد نسائی مین یہان نام ولید
غیر منسوب واقع تھا کہ اخبرنا محمود بن خالد ثنا الولید ثنا ابن جابر ثنا نافع
الحدیث ملاجی کو چالاکی کا موقع ملا کہ تقریب مین اسی طبقہ کا ایک شخص رواۃ نسائی
سے کہ نام کا ولید اور قدرے متکلم فیہ ہے چھانٹ کر اپنے دل سے ولید بن قاسم
تراش لیا حالانکہ یہ ولید بن قاسم نہین ولید بن مسلم ہین رجال صحیح مسلم و ائمۂ ثقات
و حفاظ اعلام سے اسی تقریب مین ان کی ثقہ ہونیکی شہادت موجود ہان تدلیس
کرتے ہین مگر بحمد اللہ اُسکا احتمال یہان مفقود کہ وہ صراحۃً حدثنا ابن جابر
قال حدثنی نافع فرما رہے ہین میزان مین ہے الولید بن مسلم ابو العباس
الدمشقی احد الاعلام و عالم اہل الشام لہ مصنفات حسنۃ قال
احمد ما رأیت فی الشامیین اعقل منہ وقال ابن المدینی عندہ علم
کثیر قال ابو مسہر الولید مدلس قلت اذا قال الولید عن ابن جریج او عن
الاوزاعی فلیس بمعتمد لانہ یدلس عن کذابین فاذا قال حدثنا فہو
حجۃ اھ ملخصا ملاجی ؎ در بساط نکتہ دانان خود فروشی شرط نیست
یا سخن دانستہ گو اے مرد عاقل یا خموش تو تمنے جانا کہ آپکے کید پر کوئی آگاہ نہ ہوگا
ذرا بتایئے تو کہ آپنے ولید کا ولید بن قاسم کس دلیل سے متعین کر لیا کیا اس طفرہ

Marfat.com

مین ابن نام کا رواۃ نسائی مین کوئی اور نتھا اگر اب عاجز آکر ہمسے پوچھنا ہو کہ تم نے ولید بن مسلم کیسے جانا اول تو بقانون مناظرہ جب آپ غاصب منصب ہین ہمسے سوال کا محل نہین اور استفادۃً پوچھو تو پہلے اپنی جزاف کا صاف صاف اعتراف کرو پھر شاگردی کیجیے تو ایک یہی کیا بعونہ تعالے بہت کچھ سکھادین وہ قواعد بتادین جس سے اسمائے مشترکہ مین اکثر جگہ تعیین نکال سکو **ثانیا** بفرض غلط ابن قاسم ہی سہی پھر وہ بھی کب مستحق رد ہین امام احمد نے اُنکی توثیق فرمائی اُن سے روایت کی محدثین کو حکم دیا کہ اُنسے حدیث لکھو ابن عدی نے کہا اذا روی عن ثقۃ فلا باس بہ وہ جب کسی ثقہ سے روایت کرین تو اُنمین کوئی عیب نہین م اور ابن جابر کا ثقہ ہونا خود ظاہر **ثالثا** ذرا رواۃ صحیح بخاری ومسلم پر نظر ڈالے ہوتے کہ اُنمین کتنون کی نسبت تقریب مین یہی صدوق یخطئ بلکہ اس سے زائد کہا ہے کیا قسم کھائے بیٹھے ہو کہ صحیحین کا رد ہی کردوگے **رابعا** صحیح بخاری مین حسان بن حسان بصری سے روایت کی تقریب مین اُنھین بھی کہا صدوق یخطئ پھر حسان بن واسطی کی نسبت لکھا خلطہ ابن مندۃ بالذی قبلہ فوھم وھذا ضعیف دیکھو صاف بتادیا کہ جسے صدوق یخطئ کہا وہ ضعیف نہین ملاجی اپنی جہالت سے مردود و واہیات گارہے ہین **لطیفہ ۵** حدیث صحیح نسائی وطحاوی وعیسی بن ابان بطریق عطاف عن نافع کو عطاف سے معلول کیا کہ وہ وہمی ہے کہا تقریب مین صدوق یھم **اقول اولا** عطاف کو امام احمد وامام ابن معین نے ثقہ کہا وکفی بھما قدوۃ میزان مین اُنکی نسبت کوئی جرح مفسر منقول نہین **ثانیا** کسی سے پڑھو کہ وہمی اور صدوق یھم مین کتنا فرق ہے **ثالثا** صحیحین سے عداوت کہان تک بڑھیگی تقریب ملاحظہ ہو

صالح بن رستم المزنی صدوق کثیر الخطاء **عبد اللہ** بن صالح صدوق کثیر الغلط ثبت فی کتابہ وکان

کہ آپ کے وہم کے ایسے وہمی اُنمین کسقدر ہین رالعا بالفرض یہ سب رواۃ مطعون
ہی ہہی مگر جب بالیقین اُنمین کوئی بھی درجۂ سقوط مین نہین تو تعدد طرق سے پھر
حدیث حجت تامہ ہے ولکن الوہابیۃ قوم یجھلون **لطیفہ ۶** آپکے امتحان
علم کو پوچھا جاتا ہی کہ روایت طحاوی **حدثنا** فہد ثنا الحمانی **ثنا** ابن المبارک
عن اسامۃ بن زید اخبرنی نافع مین آپنے کہان سے معین کرلیا کہ یہ اسامہ بن زید
عدوی مدنی ضعیف الحافظہ ہی اسی طبقہ سے اسامہ بن زید لیثی مدنی بھی تو ہے کہ رجال صحیح
مسلم و سنن اربعہ و تعلیقات بخاری سے ہے جسے یحیے بن معین نے کہا ثقہ ہے ثقہ
صالح ہے ثقہ حجت ہی دونون ایک طبقہ ایک شہر ایک نام کے ہین اور دونون
نافع کے شاگرد پھر منشاء تعیین کیا ہے اور آپکو تو شاید اس سوال مین بھی دقت
پڑے کہ کہان سے مان لیا کہ یہ حمانی حافظ کبیر یحیے بن عبدالحمید صاحب مسند ہے
جسکی جرح آپنے نقل کی اور امام یحیے بن معین وغیرہ کا ثقہ اور ابن عدی کا ارجو انہ
لاباس بہ اور ابن نمیر کا ہو اکبر من ہولاء کلہم فاکتب عنہ کہنا چھوڑ دیا
اسی طبقہ تاسعہ سے اُسکا والد عبدالحمید بن عبدالرحمن بھی تو ہے کہ رجال صحیحین سے
ہی اور دونون حمانی کہلاتے جاتے ہین کما فی التقریب **لطیفہ** روایات
نسائی بطریق کثیر بن قاروندا عن سالم عن ابیہ مین جھوٹ کو بھی کچھ گنجائش نملی
تو اُسے یون کہکر ٹالا کہ وہ شاذ ہے اسلیے کہ مخالف ہی روایات شیخین وغیرہما کے
وہ ارجح ہین سب سے بالاتفاق اور مقدم ہوتی ہین سب پر جب کہ موافقت اور لنسخ
نہ بن سکے **اقول** ولا شیخین کا نام کس موہنہ سے لیتے اور اُنکی احادیث کو ارجح
کہتے ہو یہ وہی شیخین تو ہین جو محمد بن فضیل سے حدیثین لاتے ہین جسے تمہارے

Marfat.com

نزدیک رافضی کہا گیا اور حدیثون کا پلٹ دینے والا اور موقوف کو مرفوع کردینے کا عادی تھا ثانیا ثالثا رابعا یہ وہی شیخین تو ہین جنکے یہان سب کے خلاف حدیثین لانیوالے حدیثو نمین خطا کرنیوالے وہمی کئی درجن بھرے ہوئے ہین خامسا مخالفت شیخین کا دعوے محض باطل ہے جیسا کہ بعونہ تعالے عنقریب ظاہر ہوتا ہو **لطیفہ ۸** اس حدیث جلیل صحیح کے رد مین ملاجی نے جو جو چالاکیان بیباکیان برتین انکا پردہ تو فاش ہو چکا جا بجا ثقات کو مجروح فرمایا رواۃ بخاری ومسلم کو مردود ٹھہرایا حدیث موصول کو معلق بنایا متابعات سے آنکھین بند کرلین نقل عبارت مین خیانتین کین معانی مین تحریف کی راہین لین راوی کو کچھ سے کچھ بنالیا مشترک کو جزافا معین کردیا جہان کچھ نہ بن پڑا مخالفت شیخین کا ادعا کیا اب خود حدیث صحیح بخاری شریف کو کیا کرین رجال بخاری کو رد کردینا اور بات تھی کہ عوام کو انکی کیا خبر مگر خود حدیث بخاری کا نام لیکر رد کرنیمین سخت مشکل پیش نظر لہذا یہ چال چلے کہ لاؤ اسے بزور زبان وزور و بہتان اپنے موافق بنالیجیے اسلیے حدیث مذکور باب ہل یؤذن اویقیم کا ایک ٹکڑا جسمین دو تین میل چلکر مغرب پڑھنے کا ذکر تھا اپنے ثبوت کی احادیث مین نقل کرکے فرمایا یہ بات ادنے عاقل بھی جانتا ہو کہ بعد دخول وقت مغرب کے دو تین کوس مسافت چلین تو اتنے مین شفق غائب ہو جاتی ہے اور وقت عشا کا داخل ہو جاتا ہے **اولا** میل کا کوس بنایا کہ کچھ تو دیر بڑھے دو میل کا نو سوا ہی کوس ہوا اور تین ہی لیجیے جب بھی دو کوس پورے نہین پڑتے **ثانیا اقول** فریب عوام کو چالاکی یہ کی کہ حدیث کا ترجمہ نہ کیا دو تین کوس مسافت چلین لکھدیا کہ جاہل سمجھین غروب کے بعد پیادہ تین کوس چلے ہون ترجمہ کرتے تو کھلتا کہ سوار تھے اور کیسی سخت جلدی کی حالتمین تھے

ہمنے حدیث ابوداود سے نقل کیا کہ انھون نے اسد ان ستہ منزلہ فرمایا تو صرف میل بھر
یا اُس سے بھی کم چلنے کی دیر رہگئی اگر پیادہ ہی چلیے تو اتنی دیر مین ہرگز وقت عشا
نہین آتا تو حدیث سے مغرب کا وقت مغرب ہی مین پڑھنا پیدا تھا جسے صاف کا یا
پلٹ کر دیا کہ معظمہ اور اُسکے حوالی مین جنکا عرض ۲۱ ہین کا آ الت حہ ہے غروب شمس سے
انحطاط حہ تک ہر موسم مین ایک ساعت فلکیہ سے زیادہ وقت رہتا ہے اور
پھر مدینہ طیبہ کیطرف جتنے بڑھیے وقت بڑھتا جائیگا کما لا یخفی علے العارف
بالھیأۃ تو غروب سے گھنٹے بھر بعد بھی نماز مغرب وقت مین ممکن آپکے نزدیک جبکہ
دو میل چلنے مین عشا آجاتی ہے تو لازم کہ اتنی مسافت مین ایک گھنٹہ سے زیادہ صرف
ہونا واجب ہو اور امام مالک موطا مین روایت فرماتے ہین کہ حضرت امیر المومنین عثمان
غنی رضی اللہ تعالے عنہ مدینہ طیبہ مین نماز جمعہ سے فارغ ہو کر سوار ہوتے اور موضع
ملل مین عصر کے لیے اُترے مالک عن عمرو بن یحیی المازنی عن ابن
ابی سلیط ان عثمن بن عفان صلے الجمعۃ بالمدینۃ وصلی العصر بملل ملل مدینہ
طیبہ سے سترہ میل ہے کما فی النہایۃ بعض نے کہا اٹھارہ میل کما حکاہ الزرقانی
ابن وضاح نے کہا بائیس میل کما نقلہ عن ابن رشیق عن ابن وضاح بلکہ بعض
نسخ موطا مین خود امام مالک سے اسکی تصریح قال مالک وبینہما اثنان وعشرون
میلا وہ سترہ ہی میل سہی آپکے طور پر کوئی رات کے نو دس بجے تک عصر کا وقت رہا
ہوگا کہ جمعہ پڑھنے سے آٹھ نو گھنٹے بعد امیر المومنین نے عصر ادا کی کہ مدینہ طیبہ اور اُس
حوالی مین جنکا عرض ۲۵ سے زائد نہین مقدار نہار روز تحویل سرطان بھی صرف
تیرہ گھنٹے ہے کما لا یخفی علے من یعلم استخراج طول النہار من عرض البلد

ثالثاً اقول اسیلیے خود آخر حدیث بخاری مین مذکور تھا کہ مغرب کے بعد کچھ دیر انتظار کر کے عشا پڑھی اگر خود عشاہی کے وقت مین مغرب پڑھتے تو ایسی جلدی واضطراب شدید کی حالت مین اب عشا کے لیے انتظار کس بات کا تھا یہ ٹکڑا حدیث کا ہضم کر لیا کہ بھرم کھلتا **رابعاً اقول** آپ تو اسی بحث مین فرما چکے کہ تعلیقات حجت نہین صحیح بخاری مین یہ ٹکڑا جو آپ اپنی سند بنا کر نقل کر رہے ہین تعلیقاً ہی مذکور تھا اصل حدیث بطریق **حدثنا** ابوالیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری ذکر کی جسمین آپکے اس مطلب کا کچھ پتا نہ تھا اسکے بعد یہ ٹکڑا تعلیقاً بڑھایا کہ وزاد اللیث قال حدثنی یونس عن ابن شہاب اب تعلیق کیون حجت ہوگئی وہان تو آخر حدیث کو ہضم کیا تھا یہان اول کلام تناول فرمایا کہ اپنا عیب نہ ظاہر ہو **خامساً اقول** آپ تو راوی کو اسکے وہم وخطا بلکہ صرف اغراب پر رد فرماتے ہین اگرچہ رجال بخاری ومسلم سے ہو اب یہ تعلیق کیونکر مقبول ہوگئی اسمین زہری سے راوی یونس بن یزید ہین جنھین اسی تقریب مین فرمایا ثقۃ الا ان فی روایتہ عن الزہری وہما قلیلا وفی غیر الزہری خطاء ہین تو ثقہ مگر زہری سے اُنکی روایت مین کچھ وہم ہے اور غیر زہری سے روایت مین خطا) اثرم نے کہا ضعف احمد امر یونس امام احمد نے یونس کا کام ضعیف بتایا) امام ابن سعد نے کہا لیس بحجۃ یونس قابل احتجاج نہین امام وکیع بن الجراح نے کہا سیئ الحفظ یونس کا حافظہ بُرا ہے) یونہین امام احمد نے اُنکی کئی حدیثون کو منکر بتایا کل ذلک فی المیزان

تنبیہ یہ ہمنے آپکا ظلم وتعصب ثابت کرنیکو آپکی طرح کلام کیا ورنہ ہمارے نزدیک نہ تعلیق مطلقاً مردود نہ یونس ساقط نہ وہم وخطا جب تک فاحش نہون

موجب رد نہ یہ حدیث بخاری اصلاً تمھارے موافق بلکہ صراحۃً ہمارے مؤید وباللہ التوفیق
چند اوہام یا کچھ خطائین محدث سے صادر ہونا اُسے ضعیف کر دیتا ہے نہ اُسکی حدیث کو
مردود ورنہ وہ کتنے ہین جو بالکل پاک صاف گزر گئے یہ ہین تمام محدثین کے امام الائمہ سفین
بن عیینہ جنھون نے زہری سے روایت مین بیس سے زیادہ حدیثون مین خطا کی امام احمد
رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین مجھ مین اور علی بن مدینی مین مذاکرہ ہوا کہ زہری سے روایت
مین ثابت تر کون ہے علی نے کہا سفیان بن عیینہ مین نے کہا امام مالک کہ انکی خطا سفین
کی خطاؤن سے کم ہے قریب بیس حدیثون کے ہین جنمین سفیان نے خطا کی پھر مین نے
اٹھارہ گنا دین اور اُن سے کہا آپ مالک کی خطائین بتائیے وہ دو نین حدیثین لائے
پھر جو مین نے خیال کیا تو سفین نے بیس سے زیادہ حدیثون مین خطا کی ہے ذکرہ
فی المیزان باایں ہمہ امام سفین کے ثقہ ثبت حجت ہونے پر علمائے امت کا اجماع ہے۔

لطیفہ ۹ ملاجی کی یہ ساری کارگزاریان حیاداریان حدیث صحیح عبداللہ
بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے متعلق تھین حدیث ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالے
عنہا مروی امام طحاوی و نیز امام احمد و ابن ابی شیبہ باسناد ان بخاری ومسلم کے رد کو پھر وہی
معمولی شگوفہ چھوڑا کہ ایک راوی اسکا مغیرہ بن زیاد موصلی ہے اور یہ مجروح ہے کہ وہمی تھا

قال الحافظ فی التقریب **اقول اولا** تقریب مین صدوق کہا تھا وہ صدوق ہین
رہا **ثانیا** وہی اپنی وہمی نزاکت کہ لہ اوھام کو وہمی کہنا سمجھ لیا **ثالثا** وہی
صحیحین سے پرانی عداوت تقریب دور نہین دیکھیے تو کتنے رجال بخاری ومسلم کو یہی صدوق
لہ اوھام کہا ہے **رابعا** مغیرہ رجال سنن اربعہ سے ہے امام ابن معین و
امام نسائی دونون صاحبون نے آن تشدد شدید فرمایا لیس بہ باس اُسمین کوئی

Marfat.com

برائی نہین ۱۳ ادیحیی لہ حدیث واحد منکر اُسکی صرف ایک حدیث منکر ہے)
لاجرم وکیع نے ثقہ ابوداود نے صالح ابن عدی نے عندی لا باس بہ کہا تو اُسکی
حدیث حسن ہونیمین کلام نہین اگرچہ درجہ صحاح پر بالغ نہ ہو جسکے سبب نسائی نے لیس
بالقوی ابواحمد حاکم نے لیس بالمتین عندہم کہا لانہ لیس بقوی لیس بمتین وشتان
مابین العبارتین حافظ نے ثقہ سے درجہ صدوق مین رکھا اس قسم کے رجال سایند صحیحین
مین صدہا ہین **لطیفہ ۱۰** حدیث مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم مروی سنن ابی داود
کے رد کو طرفہ تماشا کیا سند ابی داود مین یون تھا قال اخبرنی عبد اللہ بن محمد بن عمر
بن علی بن ابیطالب عن ابیہ عن جدہ ان علیا کان اذا سافر الحدیث
جسکا صاف صریح حاصل یہ تھا کہ عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی اپنے والد محمد سے راوی ہین
اور وہ ان کے دادا یعنی اپنے والد عمر سے کہ ان کے والد ماجد مولے علی سے جمع صوری
خود بھی کی اور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سے بھی روایت فرمائی م ابیہ اور جدہ
دونون ضمیر بن عبد اللہ کیطرف تھین حضرت نے بزور زبان ایک ضمیر عبد اللہ دوسری
محمد کیطرف قرار دیکر یہ معنے ٹھہرا لئے کہ عبد اللہ روایت کرتے ہین اپنے باپ محمد سے
اور وہ محمد اپنے دادا علی سے اور ایک اُسپر اعتراض جڑ دیا کہ محمد کو اپنے دادا علی سے ملاقات
نہین تو مرسل ہوئی اور مرسل حجت نہین قطع نظر اس سے کہ مرسل ہمارے اور جمہور ائمہ کے
نزدیک حجت ہی ایمان سے کہنا کہ ان ڈھٹائیون سے صحیح وثابت حدیثون کو رد کرنا
کونسی دیانت ہے مین کہتا ہون آپنے ناحق اتنی محنت بھی کی اور حدیث متصل کو صرف مرسل بنایا
حیا و دیانت کی ایک ادنے جھلک مین ابھی باطل و موضوع ہوئی جاتی تھی اور بات بھی مدلل
ہوتی کہ ضمیر اقرب کیطرف پھرتی ہی اور ابیہ سے اقرب ابوطالب و رجدہ سے اقرب ابیہ

Marfat.com

تو معنی یون کہے ہوتے کہ عبداللہ نے روایت کی ابوطالب کے باپ حضرت عبدالمطلب سے
اور عبدالمطلب نے اپنے دادا عبدمناف سے کہ مولے علی نے جمع صوری کی اب رسالہ بھی
دیکھیے کتنا بڑھ گیا کہ مولی علی کے پرپوتے مولے علی کے دادا سے روایت کرین اور
حدیث صراحۃً موضوع بھی ہوگئی کہ کہان عبدالمطلب وعبدمناف اور کہان مولی علی
سے روایت حدیث مفید احناف ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم مسلمانو دیکھا
یہ عمل بالحدیث کا جھوٹا دعوے کرنے والے جب صحیح حدیثون کے رد کرنے پر آتے ہین
تو ایسی ایسی بددیانتیون بیغیرتیون بیباکیون چالاکیون سے صحیح بخاری کو بھی پس پشت
ڈال کر ایک ہانک بولتے ہین کہ سب واہیات اور مردود ہین انا للہ وانا الیہ
راجعون **افادۂ ثانیہ** احادیث وطرق پر نظر انصاف فرمایئے تو ارادۂ جمع
صوری پر متعدد قرائن پایئے مثلاً (۱) یہ کہ احادیث جمع بین الصلاتین کے راویون
سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ ہین کما سیأتی فی الحدیث
التاسع من الافادۃ الرابعۃ حالانکہ یہی عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے
ہین کہ انھون نے عرفات ومزدلفہ کے سوا کبھی نہ دیکھا کہ حضور سید عالم صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم نے دو نمازین جمع فرمائی ہون کما سیأتی تحقیقہ فی الفصل الرابع
انشاء اللہ تعالے تو ضرور ہے کہ روایت جمع سے جمع صوری مراد ہو (۲) **اقول**
خود حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے بھی جمع کرنا مروی ہوا حالانکہ انکا مذہب
معلوم کہ جمع حقیقی کو منسک حج کے سوا ناجائز جانتے (۳) **اقول** ملاجی نے ان
پندرہ صحابیون مین جنکی نسبت دعوے کیا کہ انھون نے جمع بین الصلاتین حضور پرنور
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے روایت کی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ کو

Marfat.com

بھی گنا حالانکہ انکا بھی مذہب وہی منع جمع ہے ان دونوں صحابی جلیل الشان کا یہ مذہب ہونا
خود امام شافعی المذہب ابو العزیز یوسف بن رافع اسدی حلبی شہیر بابن شداد متوفی
۶۳۲ھ نے کتاب دلائل الاحکام میں ذکر فرمایا کما فی عمدۃ القاری للامام
البدر العینی عن التلویح شرح الجامع الصحیح للامام علاء الدین مغلطائی
عن دلائل الاحکام لابن شداد تو مراد وہی جمع صوری ہوگی جیسا کہ خود
اُن کے فعل سے مروی ہوا کما تقدم فی الحدیث الرابع (۴) **اقول** بہت
زور شور سے جمع کے راوی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما گنے جاتے ہیں و
سیأتی بعض روایاتہ فی الحدیث الاول والباقی فی الفصل الثالث
انشاء اللہ تعالیٰ حالانکہ وہ خود فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے مغرب وعشا کو سفر میں ایکبار کے سوا کبھی جمع نہ فرمایا کما سیأتی فی آخر الفصل
الرابع انشاء اللہ تعالیٰ ظاہر ہے کہ وہ بار حجۃ الوداع کی شب مزدلفہ تھی تو ضرور
وہی جمع صوری منظور جیسا کہ اُنکی روایات صریحہ نے واضح کر دیا جیسا کہ ابھی حدیث اول میں گزرا (۵) **اقول**
لطف یہ کہ ان عبد اللہ بن عمر سے قصہ صفیہ بنت ابی عبید میں عشائین کا جمع جو مروی ہوا
اُسکے جمع حقیقی ہونے پر بہت زور دیا جاتا ہے حالانکہ خود اُن کے صاحبزادے سالم کہ
اُس شب بھی اُنکے ہمراہ تھے صراحۃً فرما چکے کہ حضرت عبد اللہ نے مزدلفہ کے سوا کبھی
جمع نہ کی جیسا کہ حدیث نسائی سے گزرا اور سالم کا اُس رات ساتھ ہونا وہیں حدیث
بخاری سے ظاہر ہو چکا قلت لہ الصلوٰۃ قال سر الحدیث تو قطعا یقینا جمع صوری ہی
مراد ہے لاجرم روایات مفسرہ نے تصریح فرما دی یہ نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ بعونہ تعالیٰ
بہت سے خیالات مخالفین کا علاج کافی ہوگا (۶) رواۃ جمع میں حضرت عبد اللہ

Marfat.com

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بھی ہین کما یأتی فی الحدیث الثانی اور انکی حدیث
ان شاء اللہ آخر رسالہ مین آئیگی کہ دوسری نماز کا وقت آنے سے پہلی فوت ہوجاتی ہے
(۷) یونہین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ راوی جمع ہین کما یجیء فی الحدیث
الخامس اور انکی حدیث بھی بمشیتہ اللہ تعالی آنے والی ہے کہ نماز مین تفریط یہ ہے
کہ دوسری کا وقت آنے تک پہلی کی تاخیر کرے افادہ ہذین الامام الطحاوی
فی شرح معانی الآثار **افادہ ثالثہ** اب کہ ملاجی نے پیٹ بھر کر رد احادیث سے
فراغت پائی خصم پر عنایت کی باری آئی فرماتے ہین جمع صوری سفر مین از راہ خفل کے بھی
ہوا ہی ہے کہ جمع رخصت ہو اور جمع صوری مصیبت کہ آخر جز اور اول جز نماز کا پہچانتا
اکثر خواص کو نہین ممکن چہ جائے عوام **اقول** ملاجی بیچارے جو شامت ایام سے مقابلہ
شیران حنفیہ مین آپھنسے وہ چوکڑی بھولے ہین کہ اپنی اجتہادی آزادی بھی یاد نہین
یا تو وہ جوش تھے کہ ابوحنیفہ و شافعی کی تقلید حرام بدعت شرک یا اب جا بجا ایک ایک مقلد
حنفی شافعی کے ٹھیٹ مقلد بنے ہین رطب یابس جہان جو کچھ کلام کسی مقلد کا ملجاتا ہے
اگرچہ کیسا ہی پوچ و ضعیف ہو الحمد بسم اللہ کہکر اُسے آنکھون سے لگاتے سر پر رکھتے
بے سمجھے بوجھے ایمان لے آتے ہین یہ اعتراض بھی حضرت نے بعض مالکیہ و شافعیہ کی تقلید
جامد کے صدقہ مین پایا ہے مگر شوخ چشمی یہ کہ علمائے حنفیہ جو طرح طرح اسکی دھجیان اڑا چکے
ان سے ایک کان گونگا ایک بہرا کر لیا اور پھر اُسی رد شدہ بات باطل و بے ثبات کو
پیش کر دیا بہادری تو جب تھی کہ ان قاہر جوابون کے جواب دیتے پھر واہی تباہی
جو چاہتے فرما لیتے خیر اب بعض جوابات مع تازہ افاضات لیجیے وباللہ التوفیق
اولا اللہ عزوجل نے نماز خواص عوام سب پر یکسان فرض کی اور اسکے لیے اوقات

مقرر فرمائے اور اُن کے لیے اول و آخر بتائے اور اُنپر واضح و عام فہم نشان بنائے کہ اُنکا ادراک ہر خاص و عام کو آسان ہو جائے ہمارے دین مین کوئی تنگی نہ رکھی اور ہمپر کسیطرح دشواری نہ چاہی ما جعل علیکم فی الدین من حرج یرید اللہ بکم الیسر و لا یرید بکم العسر تو ہر وقت کے اول و آخر شرعی کا پہچاننا خواص و عوام سبکو آسان خصوصًا سفر مین جہان افق سامنے اور صاف میدان جو نہ سیکھے یا توجہ نہ کرے الزام اُسپر ہے نہ شرع مطہر پر ہان فصل مشترک حقیقی کہ آن واحد و جزء لا یتجزء ہے اُسکا علم بے طرق مخصوصہ انبیا و اولیا عامہ البشر کی طاقت سے ورا ہے مگر نہ اُسکے ادراک کی تکلیف نہ اُسپر جمع صوری کی توقیف **ثانیا اقول** اول و آخر کا پہچاننا تو شاید تم بھی فرض جانتے ہو کہ تقدیم و تاخیر بے عذر بالاجماع مبطل و حرام ہے کیا اللہ عزوجل نے امر محال کی تکلیف دی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا فافہم **ثالثا اقول** تحقیق تام یہ ہے کہ اوقات متصلہ مین عامہ کے لیے پانچ حالتین ہین وقت اول پر یقین اُسپر ظن دونون مین شک آخر کا ظن اُسکا یقین فقہیات مین ظن ملتحق بیقین ہے اور یقین شک سے زائل نہین ہوتا تو بین الوقتین حکمًا کبھی اصلًا فاصل نہین مسئلہ تسحر و مسئلہ صلاۃ الفجر فی آخر الوقت وغیرہما مین تصریحات علما دیکھیے **رابعا اقول** کسنے کہا کہ جمع صوری مین وصل حقیقی بے فصل آنی لازم ہے حدیث مذکور ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما بروایت صحیح بخاری و حدیث امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم بروایت ابی داود دیکھیے مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی رحمت پر نثار حضور نے عوام ہی کے ارشاد کو ظاہر ملحوظ رکھی کہ مغرب آخر شفق مین پڑھ کر قدرے انتظار فرمایا پھر عشا پڑھی یا بین الصلاتین کھانا ملاحظہ فرمایا اور لطف الٰہی یہ کہ تمام احادیث جمع مین اگر منقول ہے

تو حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فعل اسکے ساتھ امت کو بھی ارشاد کہ جسے
ضرورت ہو ایسا ہی کرلے اسی حدیث ابن عمر رضے اللہ تعالے عنہما مین ہے جسمین
بروایت صحیح بخاری ثابت کہ دو نمازون کے بیچمین قدرے انتظار فرمایا تو آپ کے
جہل کا خود رخصت عطا فرمانے والے رؤف رحیم خبیر حلیم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
نے لحاظ کر لیا تھا مگر افسوس کہ اب بھی آنکھ شکایت ورحمت کا نام معاذ اللہ مصیبت
ہی ہر عاقل جانتا ہے کہ مسافر کو بار بار اترنے چڑھنے وضو نماز کا جدا جدا سامان کرنی
سے یہ بہت آسان ہے کہ ایکبار اُترکر دفعۃً دونون نمازون سے فارغ ہولے
اول تو بیب آخر پڑھے اور ایک لطیف انتظار کے بعد آخر اپنے اول مین اسکا انکا
صریح مکابرہ ہے ہان یہ کہیے کہ وقت گزار کر پڑھنے کی اجازت ملے تو اور آسانی
ہے **اقول** دن ٹال کر گھر پہنچکر اکھٹی پڑھ لینے کی رخصت ہو تو اور آسانی ہے اور
بالکل معاف ہوجائے تو پوری چھٹی رخصت مین آسانی درکار ہے پوری آسانی کسنے
مانی خامسا احمد بخاری مسلم ابو داود نسائی طحاوی وغیرہم بطریق عمرو بن دینار عن جابر
بن زید حضرت عبد اللہ بن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے راوی وھذا لفظ مسلم
قال صلیت مع النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ثمانیا جمیعا وسبعا جمیعا
قلت یا ابا الشعثاء اظنہ اخر الظہر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء
قال وانا اظن ذلک مالک احمد مسلم ابو داود ترمذی نسائی طحاوی وغیرہم اسی جناب
سے بطرق شتے والفاظ عدیدہ راوی وھذا حدیث مسلم بطریق زہیر نا
ابی الزبیر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر
جمیعا بالمدینۃ فی غیر خوف ولا سفر قال ابو الزبیر فسألت سعیدا لم فعل ذلک

فقال سألت ابن عباس كما سألتني فقال اراد ان لا يحرج احد من امته
وفي اخرى له وللترمذي بطريق حبيب بن ابي ثابت عن سعيد بن
جبير عن ابن عباس قال جمع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بين الظهر والعصر
وبين المغرب والعشاء بالمدينة في غير خوف ولا مطر وللطحاوي عن
صالح مولى التوأمة عن ابن عباس في غير سفر ولا مطر وفي لفظ للنسائي
اخبرنا قتيبة ثنا سفين عن عمرو عن جابر بن زيد عن ابن عباس
رضي الله تعالى عنهما قال صليت مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بالمدينة
ثمانيا جميعا وسبعا جميعا اخر الظهر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء
وفي لفظ له عن عمرو بن هرم عن جابر بن زيد عن ابن عباس انه صلى
بالبصرة الاولى والعصر ليس بينهما شئ والمغرب والعشاء ليس بينهما شئ
فعل ذلك من شغل وزعم ابن عباس انه صلى مع رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم بالمدينة الاولى والعصر ثمان سجدات ليس بينهما شئ ولمسلم
بطريق الزبير بن الخريت عن عبد الله بن شقيق ان التاخير كان لاجل
خطبة خطبها وله بطريق عمران بن حدير عن عبد الله المذكور عن
ابن عباس في القصة قال كنا نجمع بين الصلاتين على عهد رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم وللطحاوي من هذا الوجه فقد كان النبي صلى الله
تعالى عليه وسلم ربما جمع بينهما بالمدينة ان روايات صحاح سے واضح کہ حضور
اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایسی حالت میں کہ نہ خوف تھا نہ سفر نہ مرض نہ مطر
محض بلا عذر خاص مدینہ طیبہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشا بجماعت جمع فرمائیں

Marfat.com

سفر وخطر ومطر کی نفی تو خود احادیث مین مذکور اور مرض بلکہ ہر عذر مسلمی کی نفی سوق بیان
سے صاف مستفاد معہذا جب نماز مین جماعت سے نہین تو سب کا مریض ومعذور ہونا
مستبعد پھر راوی حدیث عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا اسی بنا پر صرف
طول خطبہ کے سبب تاخیر مغرب واستناد بجمع مذکور انتفاے اعذار پر صریح دلیل
حالانکہ مقیم کے لیے بعذر جمع وقتی ملاجی بھی حرام جانتے ہین حدیث مسلم انما التفریط
علی من لم یصل الصلوۃ حتی یجیئ وقت الصلوۃ الاخری کے جواب مین
فرمائینگے یہ حدیث اسی شخص کے حق مین ہے کہ بلاعذر نماز مین تاخیر کرے حدیث
امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ ان الجمع بین الصلوتین فی وقت
واحد کبیرۃ من الکبائر کے جواب مین کہہ چکے ہین منع کرنا عمر کا جمع بین الصلاتین
سے حالت اقامت مین بلاعذر تھا جیسا کہ شاہد ہے اس تاویل پر اتفاق جمہور صحابہ
ومن بعدہم کا اوپر عدم جواز جمع بلاعذر کے تو اس حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما مین جمع فعلی مراد لینے سے چارہ نہین اور خود ملاجی نے امام ابن حجر شافعی اور ان کے
توسط سے امام قرطبی وامام الحرمین وابن الماجشون وابن سید الناس وغیرہم سے یہان
ارادہ جمع فعلی کی تقویت وترجیح نقل کی معہذا قطع نظر اس سے کہ روایت صحیحین مین
حضرت ابن عباس کے تلامذہ وراویان حدیث جابر بن زید وعمرو بن دینار نے ظنا
حدیث کا یہی محمل مانا قال ابن سید الناس وراوی الحدیث ادری بالمراد
من غیرہ روایت نسائی مین خود ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے اس جمع کی جمع
فعلی ہونیکی تصریح فرمادی کہ ظہر ومغرب مین دیر کی اور عصر وعشا مین جلدی یہ خاص
جمع صوری ہے اب کسیکو محل سخن نہ رہا تمھارے امام شوکانی غیر مقلد نے نیل الاوطار

ہین کہا مما یدل علی تعین حمل حدیث الباب علی الجمع الصوری ما اخرجہ النسائ
عن ابن عباس رو ذکر لفظہ قال) فہذا ابن عباس راوی حدیث الباب
قد صرح بان ما رواہ من الجمع المذکور ہو الجمع الصوری شوکانی نے اس
ارادہ کے اور چند مؤیدات بھی بیان کیے اور انکار جمع صوری اور آپکے زعم باطل مصیبت
کی اپنی لبساط بھر خوب خوب خبر بن لی ہین جسین آئے تو ملاحظہ کر لیجیے بالجملہ شک نہین
کہ حدیث مین مراد جمع صوری ہے اب اسی حدیث مین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما کی تصریح موجود ہے کہ یہ جمع حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے بنظر
رحمت و آسانی امت کی تھی ملاجی اب اپنی مصیبت کی خبر بن کہیے ساء وسا عجب تر یہ
کہ یہی صاحب جنھون نے جمع صوری کو باعث مشقت و منافی رخصت مانا خود اسی
حدیث ابن عباس کو جمع صوری سے تاویل کر گئے کما افادہ الامام الزیلعی
وغیرہ یہ صریح مناقضت ہے **اقول** ملاجی تو تقلید جامد کا جامہ پہنے بیٹھے ہین
اس تناقض مین بھی تقلید کر گئے حدیث طبرانی مفید جمع صوری کہ عنقریب آتی ہے
حضرت اُسکے جواب مین اُنھی بولتے ہین کہ اسمین کیفیت اُس جمع کی ہے جو حالت
قیام مین بلا عذر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کی تھی جیساکہ روایت مین ابن عباس کی ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت قیام مین مدینہ مین جمع صوری کی تھی ملاجی ذرا آنکھ ملا کر بات کیجیے
اب وہ مصیبت رحمت و رافت کیونکر ہو گئی **سابعا** حدیث حمنہ بنت جحش رضی اللہ
تعالے عنہا مروی احمد و ابوداود و ترمذی جسمین حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
نے زنان مستحاضہ کے لیے جمع صوری پسند فرمائی ہے ملاجی کو وہان بھی یہی عذر
معمولی پیش آیا کہ وہ مقیم تھی پس مقیم پر مسافر کی نماز کو قیاس مع الفارق ہے

لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲

اقول بلاجی جمع صوری تو عوام کیا اکثر خواص کو بھی نہ صرف دشوار بلکہ ناممکن تھی وہ
بھی سفر کے کھلے میدانون مین اک کیا دینا پلٹی کہ پردہ نشین زنان ناقصات العقل کے لیے
گھر کی چار دیواری مین ممکن ہو گئی **ثامنا** عبد الرزاق مصنف مین بطریق عمرو بن شعیب
راوی قال قال عبد اللہ جمع لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
مقیما غیر مسافر بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء فقال رجل لابن عمر
لم تری النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فعل ذلک قال لان لا تحرج امتہ ان
جمع رجل ابن جریر انس جناب سے باین لفظ راوی خرج علینا رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فکان یؤخر الظہر ویعجل العصر فیجمع بینہما ویؤخر
المغرب ویعجل العشاء فیجمع بینہما نیز ابن جریر کی دوسری روایت مین اُسی جناب سے
یون ہے اذا بادر احد کم الحاجۃ فشاء ان یؤخر المغرب ویعجل العشاء
ثم یصلیہما جمیعا فعل ان حدیثون سے بھی ظاہر کہ جمع صوری مین بیشک آسانی
ورحمت اور وقت حاجت عام لوگون کو اسکی اجازت **تاسعا** عبد الرزاق صفوان
بن سلیم سے راوی قال جمع عمر بن الخطاب بین الظہر والعصر فی یوم مطیر
یعنے امیر المومنین فاروق اعظم نے مینہ کے سبب ظہر وعصر جمع کی **اقول** ظاہر
ہے کہ امیر المومنین کے نزدیک جمع وقتی حرام وگناہ کبیرہ ہے جسکا بیان انشاء اللہ
المنان فصل چہارم مین آتا ہے لاجرم جمع صوری فرمائی **عاشرا** طبرانی حضرت عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء یؤخر ہذہ فی آخر وقتہا ویعجل ہذہ
فی اول وقتہا حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مغرب وعشا کو جمع

Marfat.com

فرماتے مغرب کو اُسکے آخر وقت مین پڑھتے اور عشا کو اُس کے اول قیتمین)
یہ وہی حدیث طبرانی ہے جسمین جمع صوری ملاجی ابھی مان چکے ہین اسکی نسبت
باقی کلام کار وان انشاءاللہ العزیز آیندہ آتا ہے غرض شاباش ہے تمھارے جگر کو
کہ صحیح حدیثون کے رد و ابطال مین کوئی دقیقہ مغالطۂ جاہلین و مکابرۂ عاہلین و تقلید
مقلدین کا اُٹھا نہ رکھو اور پھر عمل بالحدیث کی شیخی کو ٹھیس تک نہ لگے ع چون وضوے
محکم بی بی تمیز افادۂ رابعہ الحمدللہ جب کہ احادیث جمع صوری کی صحت مہر نیمروز
و ماہ نیم ماہ کیطرح روشن ہوگئی تو اب جسقدر حدیثون مین مطلق جمع بین الصلاتین
وارد ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ظہر و عصر یا مغرب وعشا
کو جمع فرمایا یا عصر وعشا سے ملانے کو ظہر و مغرب مین تاخیر فرمائی و امثال ذلک کسی مین
مخالف کے لیے اصلاحجت نہ رہی سب اسی جمع صوری پر محمول ہونگی اور استدلال
مخالف احتمالِ موافق سے مطرود و مخذول مثل حدیث۱ بخاری و مسلم و مالک
ودارمی و نسائی وطحاوی و بیہقی بطریق سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے
عنہم و مسلم و مالک و نسائی وطحاوی بطریق نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالے
عنہما کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یجمع بین المغرب والعشاء اذا
جدبہ السیر وفی لفظ لمسلم والنسائی من طریق سالم رأیت رسول اللہ صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم اذا اعجلہ السیر فی السفر یؤخر صلاۃ المغرب حتی یجمع
بینہما وبین صلاۃ العشاء یہ معنے مجمل بروایات سالم و نافع مستفیض ہین
فرواہ البخاری عن ابی الیمان والنسائی عن بقیۃ وعثمٰن کلھم عن شعیب
بن ابی حمزۃ ومسلم عن ابن وھب عن یونس والبخاری عن علی بن المدینی

ومسلم عن يحيى بن يحيى وقتيبة بن سعيد وابى بكر بن ابى شيبة وعمرو الناقد
والدارمى عن محمد بن يوسف والنسأى عن محمد بن منصور والطحاوى عن الحماني
ثمانيتهم عن سفين بن عيينة ثلثتهم اعنى شعيبا ويونس وسفين عن الزهري
عن سالم ومسلم عن يحيى بن يحيى والنسأى عن قتيبة والطحاوي
عن ابن وهب كلهم عن مالك والنسأى بطريق عبد الرزاق ثنا معمر
عن موسى بن عقبة والطحاوى عن ليث والبيهقى فى الخلافيات من طريق
يزيد بن هارون عن يحيى بن سعيد اربعتهم عن نافع كلاهما عن ابن
ابن عمر رضى الله تعالى عنهما حديث معلق بخارى ووصله البيهقى
عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما كان رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم يجمع بين صلاة الظهر والعصر اذا كان على ظهر سير ويجمع بين المغرب
والعشاء وهو عند مسلم في اخرين بلا ذكر غزوة تبوك ولابن ماجة من
طريق ابرهيم بن اسمعيل عن عبد الكريم عن مجاهد وسعيد بن جبير
وعطاء بن ابى رباح وطاؤس اخبروه عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما
انه اخبرهم ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يجمع بين المغرب
والعشاء فى السفر من غير ان يعجله شئ ولا يطلبه عدو ولا يخاف
شيئا قلت ابرهيم هذا هو ابن اسمعيل بن مجمع الانصارى ضعيف
وعبد الكريم ان لم يكن ابن مالك الجزرى فابن ابى المخارق وهو
اضعف واضعف والمعروف حديثه فى الجمع بالمدينة رواه الشيخان
وجماعة كما قدمناه بطرقها والفاظها عما قريب حديث بخارى

تعلیقاً ووصلاً وطحاوی وصلاً عن انس رضی الله تعالی عنه ان رسول الله
صلی الله تعالی علیه وسلم کان یجمع بین هاتین الصلاتین فی السفر یعنی المغرب
والعشاء وحدیث مالک وشافعی ودارمی ومسلم وابوداود وترمذی ونسائی و
ابن ماجه وطحاوی مطولاً ومختصراً عن عامر بن واثلة ابی الطفیل عن
معاذ بن جبل رضی الله تعالی عنهم قال جمع رسول الله صلی الله تعالی
علیه وسلم فی غزوة تبوک بین الظهر والعصر وبین المغرب والعشاء
قال فقلت ما حمله علی ذلک قال فقال اراد ان لا یحرج امته هذا
لفظ مسلم فی الصلاة ومثله للطحاوی وعند الترمذی صدره فقط
وهو احد لفظی الطحاوی ولمالک ومن طریقه عند مسلم فی الفضائل
خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم عام غزوة تبوک وکان یجمع
الصلاة فصلی الظهر والعصر جمیعاً والمغرب والعشاء جمیعاً حتی اذا کان یوماً اخر الصلاة
ثم خرج فصلی الظهر والعصر جمیعاً ثم دخل ثم خرج بعد ذلک فصلی المغرب والعشاء جمیعاً الحدیث
للطحاوی وهو بهذا القدر دون زیادة عند الباقین حدیث مالک مرسلاً ومسنداً من طریق داود
بن الحصین عن الاعرج عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کان یجمع
بین الظهر والعصر فی سفره الی تبوک هکذا روی عن یحیی مسنداً وهو عند محمد وجمهور رواة
الموطا عن عبد الرحمن بن هرمز مرسلاً وعبد الرحمن هو الاعرج وهو
عند البزار عن عطاء بن یسار عن ابی هریرة عن النبی صلی الله تعالی
علیه وسلم کان یجمع بین الصلاتین فی السفر وحدیث احمد وابن ابی شیبة
بطریق حجاج بن ارطاة مختلف فیه عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

وهو عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنهما قال جمع رسول
الله صلی الله تعالی علیه وسلم بین الصلاتین فی غزوة بنی المصطلق وحدیث
ترمذی فی کتاب العلل حدثنا ابو السائب عن الجریری عن ابی
عثمان عن اسامة بن زید رضی الله تعالی عنهما قال کان رسول
الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذا جد به السیر جمع بین الظهر والعصر والمغرب
والعشاء قال الترمذی سألت محمدا یعنی البخاری عن هذا الحدیث
فقال الصحیح هو موقوف عن اسامة بن زید وحدیث احمد بطریق
ابن لهیعة عن ابی الزبیر قال سألت جابرا رضی الله تعالی عنه هل
جمع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بین المغرب والعشاء
قال نعم عام غزونا بنی المصطلق وحدیث ابن ابی شیبه وابو جعفر
طحاوی اما الاول فبطریق ابن ابی لیلی عن هذیل واما الآخر فعن
ابی قیس الاودی عن هذیل بن شرحبیل عن عبد الله بن مسعود
رضی الله تعالی عنه ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم جمع ولفظ الآخر
کان یجمع بین الصلاتین فی السفر وللطبرانی فی معجمیه الکبیر والاوسط
عنه رضی الله تعالی عنه قال جمع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم
بین الظهر والعصر والمغرب والعشاء فقیل له فی ذلک فقال صنعت
ذلک لئلا تحرج امتی وحدیث طبرانی فی المعجم الاوسط عن ابی نضرة
عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه ان النبی صلی
الله تعالی علیه وسلم کان یجمع بین الصلاتین فی السفر وحدیث مرسل و

Marfat.com

وبلاغ مالک انہ بلغہ عن علی بن حسین ھو ابن علی رضی اللہ تعالی عنہم
انہ کان یقول کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا اراد
ان یسیر یومہ جمع بین الظہر والعصر واذا اراد ان یسیر لیلۃ جمع
بین المغرب والعشاء ولہذا سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالی عنہ موطا شریف
مین حدیث پنجم روایت کرکے فرماتے ہین بہذا ناخذ والجمع بین الصلوٰتین
ان توخر الاولی منہما فتصلی فی اٰخر وقتہا وتعجل الثانیۃ فتصلی فی
اول وقتہا یعنے جو اس حدیث مین آیا کہ سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
سفر تبوک مین ظہر وعصر جمع فرماتے ہم اسیکو اختیار کرتے ہین اور جمع کے معنے
جمع صوری ہین) ملاجی تو ایک ہوشیار ان احادیث اور ان کے امثال کو
محتمل وبے سود سمجھکر خود بھی زبان پر نہ لائے اور اغوائے عوام کے لیے یون
گول درپردہ کہہ گئے کہ جمع بین الصلاتین فی سفر صحیح اور ثابت ہے رسول اللہ
سے بروایت جماعت عظیمہ کے صحابۂ کبار سے پھر پندرہ صحابۂ کرام کے
اسمائے طیبہ گناکر خود ہی کہا لاکن مجموعۂ روایات مین بعضی ایسی ہین کہ انمین
فقط جمع کرنا رسول اللہ کا دو نمازون کو بیان کیا ہے کیفیت جمع کی بیان
نہین کی پس حنفی لوگ ان حدیثون مین یہ تاویل کرتے ہین کہ مراد اس سے
جمع صوری ہے اسیلیے وہ حدیثین جنمین تاویل کو مخالف کی دخل نہین ذکر کرتے
ہین تو منصفین با فہم ان حدیثون مجمل الکیفیۃ کو بھی انھین احادیث مبینۃ الکیفیۃ
پر محمول سمجھین اھ ملخصاً **اقول** بالفرض اگر جمع صوری ثابت نہ ہوتی تاہم
محتمل تھی اور احتمال قاطع استدلال نہ کہ جب آفتاب کیطرح روشن دلیلون سے

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وآلہ وصحابہ وبارک وسلم ۱۲ منہ

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وآلہ وصحابہ وبارک وسلم ۱۲ منہ

جمع صوری کا احادیث صحیحہ سے ثبوت ظاہر تو اب برائے بیس پندرہ صحابہ کی روایت سے اپنے مطلب کا ثبوت صحیح بتانا اور جابجا عوام کو دہشت دلانے کے لیے کہین چودہ کہین پندرہ سنانا کیا مقتضائے ملائیت ہے اب تو ملاجی کی تحریر خود اُنپر بازگشتی تیر ہوئی کہ جب احادیث صحیحہ صریحہ سے جمع صوری ثابت تو منصفین بافہم اُن حدیثون مجمل الکیفیۃ کو بھی اُنھین احادیث مبینۃ الکیفیۃ پر محمول سمجھین رہے وہ صحابہ جن کی روایات اپنے زعم مین صریح سمجھکر لائے اور نص مفسر ناقابل تاویل کہتے ناظرین نقاد کا خوف نہ لائے وہ صرف چار ہین دو جمع تقدیم دو جمع تاخیر ہین اُن روایات کا حال بھی عنقریب انشاء اللہ القریب المجیب کھلا جاتا ہے اُسوقت ظاہر ہوگا کہ دعوے کر دینا آسان ہے مگر ثبوت دیتے تیتر ہاتھ سے اُڑ جاتا ہی ولللہ الحجۃ البالغہ

فصل دوم ابطال دلائل جمع تقدیم

واضح ہو کہ جمع تقدیم غایت درجہ ضعف وسقوط مین ہے حتے کہ بہت علمائے شافعیہ ومالکیہ تک معترف ہین کہ اُسکے باب مین کوئی حدیث صحیح نہ ہوئی مگر ملاجی اپنی ملائیت کے بھروسے بیڑا اُٹھا کر چلے ہین کہ اُسے احادیث صحیحہ صریحہ مفسرہ قاطعہ سے ثابت کر دکھائینگے ۵ چلا تو ہے وہ بت سیمتن شب وعدہ۔ اگر حجاب نہ روکے حیا نہ یاد آئے۔ جمع تقدیم وتاخیر دونون کی نسبت حضرت کے یہی دعوے ہین ابھی سن چکے کہ وہ حدیثین جنمین تاویل کو مخالف کی دخل نہین پھر بعد ذکر احادیث فرمایا یہ ہین دلائل ہمارے جواز جمع پر جنمین کسیطرح عذر اور تاویل اور جرح اور قدح کو دخل نہین آخر کتاب مین فرمایا نصوص قاطعہ تاویل اُس سے اوپر لکھا احادیث صحاح جو جمع بین الصلاتین پر قطعاً اور یقیناً دلالت کرتی ہین

Marfat.com

بہت اچھا ہم بھی مشتاق ہین مگر بیحاصل سے بہت شور سنتے تھے پہلو مین
دل کا، جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا، حضرت بکمال عرق ریزی دو حدیثین تلاش
کرکے لائے وہ بھی ثمرۂ نظر شریف نہین بلکہ مقلدین شافعیہ کی تقلید جامد سے
حدیث اول بعض طرق حدیث سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ اُس جناب
سے روایت صحیحہ معروفہ مشہورہ مرویۂ کبار ائمہ تو وہی تھی جو ان احادیث جملہ
حدیث چہارم مین گزری جسمین سوا جمع کے کوئی کیفیت مخصوصہ مذکور نہ تھی جماہیر
ائمہ وحفاظ نے اُسے یونہین روایت کیا رواہ عن ابی الزبیر عن ابی الطفیل
عن معاذ جماعۃ من الحفاظ منہم سفین الثوری وقرۃ بن خالد ومالک
بن انس واخرون اما سفین فعند ابن ماجۃ واما قرۃ فعنہ خالد
بن الحارث عند مسلم وعبد الرحمن بن مہدی عند الطحاوی واما
مالک فعنہ الشافعی فی مسندہ وابن وہب عند الطحاوی وابو القاسم
عند النسأی وابو علی الحنفی عند الدارمی وعن الکل مسلم فی صحیحہ یہی اہل علم کے
نزدیک معروف ہے مگر ایک روایت غریبہ شاذہ بطریق لیث بن سعد عن یزید بن ابی
حبیب عن ابی الطفیل یون آئی ان النبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کان
فی غزوۃ تبوک اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر حتی یجمعہا الی العصر
فیصلیہما جمیعا واذا ارتحل بعد زیغ الشمس صلے الظہر والعصر جمیعا
ثم سار وکان اذا ارتحل قبل المغرب اخر المغرب حتی یصلیہا مع العشاء
واذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلاہا مع المغرب رواہ احمد
وابو داود والترمذی وابن حبان والحاکم والدارقطنی والبیہقی

Marfat.com

زاد الترمذی بعد قولہ اذا ارتحل بعد زیغ الشمس عجل العصر الی الظہر
وصلی الظہر والعصر جمیعا الحدیث یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم غزوۂ
تبوک مین جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر مین دیر کرتے یہان تک
کہ اُسے عصر سے ملاتے تو دونون کو ساتھ پڑھتے اور جب دوپہر کے بعد کوچ فرماتے
تو عصر مین تعجیل کرتے اور ظہر وعصر ساتھ پڑھتے پھر چلتے اور جب مغرب سے پہلے
کوچ کرتے مغرب مین تاخیر فرماتے یہانتک کہ عشا کے ساتھ پڑھتے اور مغرب کے
بعد کوچ فرماتے تو عشا مین تعجیل کرتے اُسے مغرب کے ساتھ پڑھتے) امام ترمذی
فرماتے ہین یہ غریب ہے معروف روایت ابی الزبیر ہے حیث قال حدیثا اللیث
عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل عن معاذ حدیث غریب والمعروف
عند اہل العلم حدیث معاذ من حدیث ابی الزبیر عن ابی الطفیل
عن معاذ ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جمع فی غزوۃ تبوک بین الظہر
والعصر وبین المغرب والعشاء رواہ قرۃ بن خالد وسفین الثوری ومالک
وغیر واحد عن ابی الزبیر المکی پھر ائمۂ شان مثل ابوداود وترمذی وابوسعید
بن یونس فرماتے ہین اسے سوا قتیبہ بن سعید کے کسی نے روایت نہ کیا یہانتک
کہ بعض ائمہ نے اُسپر غلط ہونیکا حکم فرمایا کما نقلہ الامام البدر فی العمدۃ والشوکانی
الظاہری فی شرح المنتقی عن الحافظ ابی سعید بن یونس امام ابوداود نے
کہا کما فی البدر المنیر وعنہ فی النیل بلکہ رئیس الناقدین امام بخاری نے اشارہ
فرمایا کہ یہ حدیث نہ لیث نے روایت کی نہ قتیبہ نے لیث سے سنی بلکہ خالد بن قاسم
مدائنی متروک بالاجماع مطعون بالکذب نے قتیبہ کو دھوکا دیکر اُن سے روایت

کرادی اُسکی عادت نتھی کہ براہ مکر وحیلہ شیوخ پر اُنکی ناشنیدہ روایتین داخل کردیتا لاجرم حاکم نے علوم الحدیث مین اُسکے موضوع ہونیکی تصریح کی یہ سب باتین علماے حنفیہ مثل امام زیلعی شارح کنز وامام بدر عینی شارح صحیح بخاری وعلامہ ابرہیم حلبی شارح منیہ کے سوا شافعیہ ومالکیہ وظاہریہ قائلان جمع بین الصلاتین مثل امام قسطلانی شافعی شارح بخاری وعلامہ زرقانی مالکی شارح مؤطا ومواہب وشوکانی ظاہری شارح منتقی وغیرہم نے امام ابن یونس وامام ابوداود وابوعبداللہ حاکم وامام المحدثین بخاری سے نقل کین بلکہ انھین نے اور ان کے غیر مثل صاحب بدر منیر وغیرہ نے امام ابوداود سے حکم مطلق نقل کیا کہ جو مضمون اس روایت کا ہے اس باب مین اصلا کوئی حدیث قابل استناد نہین کما سیأتی انشاء اللہ تعالی تو باوصف تصریحات ائمہ شان خصوصاً بخاری کے پھر ملاجی کا اس روایت کی تصحیح مین عرق ریزی بیجا اصلا اور توثیق لیث وقتیبہ وغیرہما رواۃ وقبول تفرد ثقہ کے اثبات مین تطویل لاطائل کرنا کیسی جہالت فاحشہ ہے کسنے کہا تھا کہ قتیبہ یا لیث یا یزید بن ابی حبیب یا معاذ اللہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالی عنہ ضعیف ہین ملاجی باین پیرانہ سالی ودعوے محدثی ابھی حدیث معلول ہی کو نہین جانتے کہ اُسکے لیے کچھ ضعف راوی ضرور نہین بلکہ باوصف وثاقت وعدالت رواۃ حدیث مین علت قادحہ ہوتی ہے کہ اُسکا رد واجب کرتی ہے جیسے بخاری وابوداود وغیرہما سے ناقدین پہچانتے ہین بخاری وابوسعید وحاکم نے بھی تو قتیبہ پر جرح نہ کی تھی بلکہ یہ کہا تھا کہ اُنھین دھوکا دیا گیا غلط مین پڑگئے پھر اس سے عدالت قتیبہ کو کیا نقصان پہنچا وثاقت قتیبہ سے حدیث کو کیا نفع ملاہان یہ دفتر توثیق اپنے پیشوا ابن حزم غیر مقلد لامذہب کو سنائیے جس خبیث اللسان نے آپکی اس

Marfat.com

روایت کے رد میں سیدنا ابو الطفیل صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کو عیاذا باللہ مقدوح
ومجروح بتایا جسے دوسرے غیر مقلد شوکانی نے نقل کیا غیر مقلدوں کی عادت ہے
کہ جب حدیث کی رد پر آتے ہیں خوف خدا و شرم دنیا سب بالائے طاق رکھ جاتے
ہیں اسی ابن حزم نے باجے حلال کرنیکے لیے صحیح بخاری شریف کی صحیح ومتصل حدیث کو
بزعم تعلیق رد کیا جسکا بیان امام نووی رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے شرح صحیح مسلم شریف
میں فرمایا وہی ڈھنگ موصول کو معلق مسند کو مرسل بنا کر احادیث صحیحہ جیدہ کو رد
کرنے کے آپنے سیکھے ہیں کما تقدم ومن یشبہ اباہ فما ظلم **ثم اقول**
وتحسین الترمذی یرجع الی حدیث معاذ لقولہ حدیث معاذ حدیث
حسن غریب واذا اتی علی ہذہ الروایۃ لم یحسنہ انما قال وحدیث اللیث
عن یزید غریب وافاد انہ خلاف المعروف فقال والمعروف عند اہل العلم حدیث
معاذ الخ واما ابن حبان فلا نعلم لہ فضلا علی ابی سعید بن یونس فانہ ایضا
ثبت حافظ امام من ائمۃ الشان کلاہما من الاقران من تلامذۃ الامام النسائی
ابی عبد الرحمن وابن یونس انزہ من نفس فلسفی احب الی الناس من ابن
حبان وقد قال الامام ابو عمرو بن الصلاح فی طبقات الشافعیۃ ربما
غلط الغلط الفاحش فی تصرفاتہ کما نقلہ الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ فانی
یبلغ ابا داود فضلا ان یوازی ابنہ فضلا عن ذلک الجبل الجلیل محمد بن
عیسی وقد عرف بالتساہل فی باب التصحیح بل والتحسین ہو والترمذی
کما نص علیہ الائمۃ وحققناہ فی رسالتنا مدارج لطبقات
الحدیث علی ان الجرح مقدم فی مثل المقام فان من اثبت فانما نظر الی

ثقات الرواۃ ولم یطلع علی ما اطلع علیہ غیرہ من العلۃ ومن یعلم قاض علی من لا یعلم واللہ اعلم من کل اعلم **ثم اقول** اس روایت مین اسیطرح مقال واقع ہوئی اور ہنوز کلام علما طویل ہی مگر فقیر غفر اللہ تعالی لہ کہتا ہی نظر تحقیق کو رخصت تدقیق دیجیے تو اس روایت کا کونسا حرف جمع حقیقی مین نص ہی اسکا حاصل تو صرف اسقدر کہ حضور والا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سفر تبوک مین ظہر وعصر کو جمع فرماتے اگر دوپہر سے پہلے کوچ ہوتا تو راہ مین اترکر ورنہ منزل ہی پر پہلی صورت مین جمع بعد سیر ہوتی اور دوسری مین سیر بعد جمع پھر اسمین جمع صوری کا خلاف کیا ہو حدیث کا کونسا لفظ حقیقی کی تعیین کر رہا ہے اذا ارتحل بعد زیغ الشمس مین خواہی نخواہی بعدیت متصلہ پر کیا دلیل ہے بلکہ اسکے عدم پر دلیل قائم کہ جزا صلی ثم سار ہے بلکہ الفاظ اخر الظہر وعجل العصر سے جمع صوری ظاہر ہے ظہر دیر کرکے پڑھی عصر جلد پڑھی اس سے یہی معنی مفہوم ومتبادر ہوتے ہین کہ ظہر اپنے آخر وقت مین عصر اپنے شروع وقت مین یہ کہ ظہر عصر مین پڑھی یا عصر ظہر مین ولہذا علمائے کرام مثل امام اجل طحاوی و ابو الفتح ابن سید الناس وغیرہما بلکہ ان کے علاوہ آپ کے امام شوکانی نے بھی ان الفاظ تاخیر و تعجیل کو جمع صوری کی صریح دلیل ٹھہرایا شرح منتقے مین کہا مما یدل علی تعین حمل احادیث الباب علی الجمع الصوری ما اخرجہ النسائی عن ابن عباس بلفظ صلیت مع النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الظہر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء جمیعا اخر الظہر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء فہذا ابن عباس راوی حدیث الباب قد صرح بان ما رواہ من الجمع المذکور

ھو الجمع الصوری ہے اسمین ہے ومن المؤیدات للحمل علی الجمع الصوری ایضاً ما اخرجه ابن جریر عن ابن عمر قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فکان یؤخر الظھر ویعجل العصر فیجمع بینھما ویؤخر المغرب ویعجل العشاء فیجمع بینھما وھذا ھو الجمع الصوری یعنے ظہر و مغرب کا جب وقت تھوڑا رہ ٹھہرا تو عصر و عشا مین جلدی کا ہکی اطمینان سے منزل پر پہنچکر دونون پڑھ لیجاتین جمع صوری انکی تعجیل ہی سے ممکن تو حدیث اسی طرف ناظر بالجملہ شک نہین کہ یہ روایت بھی انھین احادیث مجملۃ الکیفیۃ سے ہے جسے ملاجی نے خواہی نخواہی جمع حقیقی مین نص مفسر ناقابل تاویل مان لیا الحمد للہ اس تحریر کے بعد مرقاۃ شرح مشکوۃ کے مطالعہ نے ظاہر کیا کہ مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے حدیث کی یہی تفسیر کی جو فقیر نے تقریر کی فرماتے ہین (جمع بین الظھر والعصر) ای فی المنزل بان اخر الظھر الی اخر وقتہ وعجل العصر فی اول وقتہ پھر فرمایا (جمع بین المغرب والعشاء) ای فی المنزل بکا سبق حدیث دوم اور تمنے کیا جانا کیا حدیث دوم وہ حدیث جسے جمع صلاتین سے اصلا علاقہ نہین جسمین اثبات جمع کا نام نہین نشان نہین بو نہین گمان نہین خود قائلین جمع نے بھی اُسے مناظرہ مین پیش نہ کیا ہان بعض علماے شافعیہ نے شرح حدیث مین استطراداً اسطرح شراح بعض فوائد زائدہ حدیث سے استنباط کر جاتے ہین لکھدیا کہ اسمین جمع سفر پر دلیل ہے ملاجی چار طرف ٹٹول مین تھے یہی تقلید جامد شافعیہ کی لاٹھی پکڑے آنکھین بند کیے پہنچے فبہ دلیل پر ہاتھ پڑا الجم لکل ساقطۃ لاقطۃ جھٹ خوش خوش اٹھا لائے اور معرکہ مناظرہ مین جا دی وہ کیا یعنی حدیث صحیحین عن ابی جحیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ خرج علینا النبی صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم بالہاجرۃ الی البطحاء فتوضأ فصلی لنا الظہر والعصر ولفظ البخاری خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالہاجرۃ فصلی بالبطحاء الظہر رکعتین والعصر رکعتین سچ تو ہے ملاجی کی داد نہ فریاد اب کون کہہ سکتا ہے کہ حضرت اسے جمع حقیقی کی دلیل نہ صرف دلیل بلکہ صاف صریح ناصالح تاویل بتا ناکن کھلی آنکھون کا کام ہے سبحن اللہ حدیث کا مفاد صرف اتنا کہ حضور والا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے دوپہر کو یا ظہر کے اول وقت یا عصر سے پہلے خیمۂ اقدس سے برآمد ہو کر وضو کیا اور ظہر وعصر دونون اسی موضع بطحا مین ادا فرمائین اسمین تو مطلق جمع بھی نہ نکلی کہ جمع حقیقی مین نص ہو ملاجی تو آپ جانین ایک ہوشیار ہین خود سمجھے کہ حدیث مطلب سے محض معزل ہے لہذا اپنا مندمل زخم بھرنے کو بشرم عوام کچھ عربی بولے اور یون اپنی نحو دانی کے پردے کھولے کہ ہاجرہ خروج و وضو وصلاۃ سبکی ظرف ہے اور فا ترتیب بلا مہلت کے لیے ہے تو بمقتضائے فا معنے یہ ہوئے کہ یہ سب کام ہاجرہ ہی مین ہو لیے ظاہر یہی ہے تو اس سے عدول بے دلیل قطعی ناروا علاوہ برین عصر ظہر پر معطوف اور صلے توضا سے بے مہلت مربوط تو معطوف معمول کو جدا کر لینا کیونکر جائز اھ ملخصا مہذبا مترجما اسپر بہت وجوہ سے رد ہین مثلا **اول** فا کو ترتیب ذکری کافی مسلم الثبوت مین ہے الفاء للترتیب علی سبیل التعقیب ولو فی الذکر **ثانی** عدم مہلت ہر جگہ اُسکے لائق ہوتی ہے کما فی النحو الدحمۃ تزوج فولد لہ مین کون کہیگا کہ نکاح کرتے ہی اُسی آن مین بچہ پیدا ہوا تو جیسے وہان تقریبا ایک سال کا فاصلہ منافی مقتضائے فا نہین ظہر وعصر مین دو ساعت کا فاصلہ کیون منافی ہوگا **ثالث** ہاجرہ ظرف خروج

ہی ممکن کہ خروج آخر ہاجرہ مین ہو کہ وضو و نماز ظہر تک تمام ہو جائے اور نماز عصر بلا
مہلت اُسکے بعد ہو ہاجرہ کچھ دوپہر ہی کو نہین کہتے زوال سے عصر تک سارے
وقت ظہر کو بھی شامل ہے کما فی القاموس تو مخالفت ظاہر کا ادعا بھی محض باطل رابع
حدیث مروی بالمعنے ہی اور شاہ ولی اللہ صاحب نے تصریح کی کہ ایسی حدیث کے
فاؤوا و غیرہا سے استدلال صحیح نہین کما فی الحجۃ البالغۃ یہ تلخیص و تہذیب
اجوبہ ہے وقد ترکنا مثلہا فی العدد **وانا اقول** بحول اللہ اصول
خامس ہاجرہ کو ظرف افعال ثلثہ کہنا محض دعائے بیدلیل ہے فا تعقیب چاہتی ہی
اتحاد زمانہ نہین چاہتی نہین بلکہ تعدد واجب کرتی ہے کہ تعقیب بے تعدد معقول
نہین سادس ظرفیت ثلثہ فا سے ثابت یا خارج سے اول بداہۃ باطل کما علمت برتقدیر
ثانی حدیث فالفو محض ہے کہ عصر فی الہاجرہ اُسیقدر سے ثابت پھر باوصف لغویت
اُسکی طرف اسناد کہ بمقتضائے فا یہ معنے ہوئے اعجب تر سابع ذرا صفت
حجۃ الوداع مین حدیث طویل سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما صحیح
مسلم وغیرہ مین ملاحظہ ہو فرماتے ہین فلما کان یوم الترویۃ توجہوا الی منی فاھلوا
بالحج ورکب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فصلی بہا الظہر والعصر والمغرب
والعشاء والفجر جب آٹھوین ذی الحجہ کی ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم حج کا
احرام باندھ کر منے کو چلے اور حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سوار ہوئے تو
منے مین ظہر و عصر و مغرب و عشا و فجر پانچون نمازین پڑھین ملاجی وہی فا ہے
وہی ترتیب وہی عطف وہی ترکیب اب یہان کہدینا کہ سوار ہوتے ہی معًا
نے مہلت پانچون نمازین ایک وقت مین پڑھ لین جو معنے صلی الظہر والعصر

الخ کے یہان ہین وہی وہان اور یہ قطعاً محاورۂ عامہ شائعہ سائغہ ہے کہ اصلاً مفید
وصل صلوات نہین ہوتا و من ادعیٰ فعلیہ البیان **ثامن** کلام متناقض
ہو کہ اول کلام مین حکم وصل سے عصر کا فصل خلاف ظاہر مانا یہ دلیل صحت ہے آخر
مین کیونکر جائز کہا یہ دلیل فساد **تاسع** تاویل کے لیے قطعیتِ مانع ضروری جاننا
عجب جہل ہے کیا اگر کسی حدیث کے ظاہر سے ایک معنے متبادر ہون اور دوسری
حدیث صحیح اُسکے خلاف مین صریح تو حدیث اول کو اسکے خلاف ہی پر حمل واجب
ہو کہ سنے مانع قطعی ظاہر سے عدول کیونکر ہو نقل کرلانا سہل ہے محل و مقام و مقصد
کلام کا سمجھنا نصیب اعدا عما شر آپ جو اپنی نصرت خیالات کو احادیث صحیحہ مین
جابجا تاویلات رکیکہ بارده کرتے ہین اُن کے جواز کا فتوے کہان سے پایا مجتہدات
مین قاطع کہان مثلاً مسئلہ وقت ظہر یک مثل کے بنانے کو جو حدیث صحیح صریح صحیح
بخاری حتی ساوی الظل التلول کے معنے بگاڑے جن کا ذکر انشاء اللہ
تعالے عنقریب آتا ہے اُسکا عذر کیا معقول ارشاد ہوتا ہے منشاء تاویلات کا یہی
ہے کہ احادیث صحیحہ جنسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد ایک مثل کے وقت ظہر کا نہین رہتا
ثابت ہین پس جمعاً بین الادلہ یہ تاویلین حقہ کیگئین اب خدا جانے بے قطعیت
مانع یہ تاویلین حقہ کیونکر ہوئین مخالفتِ ظاہر کے باعث سلفہ کیون نہ ہوگئین **حادی**
عشر طرفہ نزاکت صدر کلام مین یہ بیڑا اُٹھا کر چلے کہ وہ حدیثین جنمین تاویل مخالف
کو دخل نہین ذکر کرتے ہین اور یہان ایسے گرے کہ صرف ظاہر سے سند لائے
تاویل خود ہی مان گئے **ثانی عشر** آپکی فضولیات کی گنتی کہانتک اصل مقصود کی دیکھیان
لیجیے صحیحین مین حدیث مذکور کے یہ لفظ تو دیکھے جنمین فا سے یہ فی نکالی مگر یہی حدیث

انھین صحیحین مین متعدد طرق سے بلفظ ثم آئی جو آپکی تعقیب بے مہلت کو تعاقب سے
دم لینے کی مہلت نہین دیتی صحیح بخاری شریف باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم بطریق شعبۃ عن الحکم قال سمعت ابا جحیفۃ قال خرج رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالہاجرۃ الی البطحاء فتوضا ثم صلی الظہر
رکعتین والعصر رکعتین نیز باب مذکور بطریق مالک بن مغول عن عون
عن ابیہ وفیہ خرج بلال فنادی بالصلاۃ ثم دخل فاخرج فضل
وضوء رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فوقع الناس علیہ یاخذون
منہ ثم دخل فاخرج العنزۃ وخرج رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کانی انظر
الی وبیص ساقیہ فرکز العنزۃ ثم صلی الظہر رکعتین والعصر رکعتین چلو
کہان کوان دونے تو آپکی تعقیب ہی بگاڑی ہے تیسرا اور نہ لیے جاؤ جو خود ظہر
وعصر مین فاصلہ کر دکھاتے صحیح مسلم شریف بطریق سفین نا عون بن ابی جحیفۃ
عن ابیہ وفیہ فخرج النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فتوضا واذن بلال
ثم رکزت العنزۃ فتقدم فصلی الظہر رکعتین ثم صلی العصر رکعتین ثم
لم یزل یصلی رکعتین حتی رجع الی المدینۃ ملاجی اب مزاج کا حال بتایئے -

ع حفظت شیئا وغابت عنک اشیاء ۔ الحمد للہ اس فصل کی بھی اصل کلام
نے وصل ختام بروجہ احسن پایا اب حسب فصل اول چند افاضات لیجیے افاضہ
اولے ہمارے اجلہ ائمہ حنفیہ مالکیہ شافعیہ اور ملاجی کے امام ظاہر یہ سب
بالاتفاق اپنی کتب مین نقل کر رہے ہین کہ امام اجل ابوداود صاحب سنن نے فرمایا
لیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم جمع تقدیم مین کوئی حدیث ثابت نہین امام

زیلعی فرماتے ہین قال ابو داود ولیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم
امام بدر محمود عینی حنفی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مین فرماتے ہین قلت حکی
عن ابی داود انہ انکر ھذا الحدیث وحکی عنہ ایضا انہ قال لیس فی
تقدیم الوقت حدیث قائم اسیطرح علامہ سید میرک شاہ حنفی نے نقل
فرمایا مولانا علی قاری کی مرقاۃ شرح مشکوۃ مین فرماتے ہین حکی عن ابی داود
انہ قال لیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم نقلہ میرک فھذا شھادۃ
بضعف الحدیث وعدم قیام الحجۃ للشافعیۃ امام احمد قسطلانی ارشاد الساری
شرح صحیح البخاری مین فرماتے ہین قال ابو داود ولیس فی تقدیم
الوقت حدیث قائم بعینہ اسیطرح علامہ زرقانی مالکی نے شرح موطائے
امام مالک ونیز شرح مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ مین فرمایا شوکانی غیر مقلد کی
نیل الاوطار مین ہے قال ابو داود وھذا حدیث منکر ولیس فی
جمع التقدیم حدیث قائم بھلا ابو داود سا امام جلیل الشان یہ تصریح فرماگیا جسے
علمائے مابعد یکے بعد دیگرے بلا نکیر و انکار نقل فرماتے آئے آج تک کوئی اسکا
پتا دیسکا اب ملاجی چاہین کہ مین حدیث صحیحین سے ثابت کردون یہ کیونکر بنی مگر
قیامت لطیفہ دلربا کھسیانی ادا یہ ہے کہ جھنجھلائی نظرون سے جلکر فرمایا

کچھ غیرت آوے تو نشاندہی کرین کہ ابو داود نے کونسی کتاب مین یہ قول کہا ہے
بغیر نقول ثقات عدول محض مردود و نامقبول جب تک قائل خود اپنی کتاب
مین تصریح نہ کرے اُس سے کوئی نقل معتبر نہ ہوگی اقول ملاجی ان جھنجھلاہٹون
مین حق بجانب تمھارے ہے تم دلی کی ٹھنڈی سڑک پر ہوا کھلانے کے قابل تھے

یہ حنفی لوگ عبث تمھین چھیڑ کر بوکھلائے دیتے ہین بھلا **اولا** اتنا تو ارشاد ہو کہ بہت
ائمہ جرح و تعدیل و تصحیح و تضعیف وغیرہم ایسے گزرے جنکی کوئی کتاب تصنیف
نہین اُنسے نقل معتبر ہونے کا کیا ذریعہ ہوگا **ثانیا** آپ جو اپنی مبلغ علم تقریب کے
بھروسے رواۃ مین کسیکو ثقہ کسیکو ضعیف کسیکو چنین کسیکو چنان کہہ رہے ہین ظاہر
ہو کہ مصنف تقریب نے اُنمین کسیکا زمانہ تک نپایا صدہا سال بعد پیدا ہوئے
اُنھین دیکھنا اور اپنی نگاہ سے پرکھنا تو قطعًا نہین اسیطرح ہر غیر ناظر بین یہی کلام
ہوگا اب رہی دیکھنے والون سے نقل سو مواضع عدیدہ کے ثبوت تو دیجیے کہ ناظرین
مبصرین نے اپنی کس کتاب مین اُن کی نسبت یہ تصریحین کی ہین **ثالثا** آپکی
اسی کتاب مین اور بیسیون نقول سلف سے ایسی نکلینگی کہ آپ حکایات متاخرین کے
اعتقاد پر نقل کر لائے اور اُنسے احتجاج کیا کچھ غیرت رکھاتے ہو تو نشاندہی کرو کہ
وہ باتین منقول عنہم نے کس کتاب مین لکھی ہین مگر یہ کہیے کہ یجوز للمقلد ما لا
یجوز لغیرہ **افاضۂ ثانیہ** رہی اسباب مین حدیث ابن عباس رضی
اللہ تعالے عنہما مروی احمد و شافعی و عبد الرزاق و بیہقی و ہذا حدیث احمد
اذ یقول حدثنا عبد الرزاق اخبرنا ابن جریج اخبرنی حسین بن
عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس عن عکرمۃ و کریب عن ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما قال الا اخبرکم عن صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم فی السفر قلنا بلی قال کان اذا زاغت الشمس فی منزلہ جمع بین الظہر
والعصر قبل ان یرکب واذا لم تزغ لہ فی منزلہ سار حتی اذا کانت العصر
نزل فجمع بین الظہر والعصر واشار الیہ ابو داود تعلیقا فقال رواہ ہشام

بن عمر وقا عن حسین بن عبد اللہ عن کریب عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم ولم یذکر لفظہ خوفا الان جمع اسکا ضعف تسلیم کر گئے شاید
اسیلیے کچھ سوچ سمجھ کر ملاجی بھی اُسکا ذکر زبان پر نہ لاتے لہذا اُسمین زیادہ کلام
کی ہمین حاجت نہین تاہم اتنا معلوم رہے کہ اُسکے راوی حسین مذکور ائمہ شان نزدیک
ضعیف ہین یحیی نے فرمایا ضعیف ابو حاتم رازی نے فرمایا ضعیف یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ ابو زرعہ
وغیرہ نے کہا لیس بقوی جوزجانی نے کہا لا یشتغل بہ ابن حبان نے کہا یقلب
الاسانید ویرفع المراسیل محمد بن سعد نے کہا کان کثیر الحدیث ولم
ارھم یحتجون بحدیثہ یہانتک کہ نسائی نے فرمایا متروک الحدیث
امام بخاری نے فرمایا علی بن مدینی نے کہا ترکت حدیثہ لاجرم حافظ نے تقریب
مین کہا ضعیف اس حدیث کی تضعیف شرح بخاری قسطلانی شافعی وشرح
موطا زرقانی مالکی وشرح منتقی شوکانی ظاہری مین دیکھیے ارشاد مین فتح الباری سے
ہی لکن لہ شاھد من طریق حماد عن ایوب عن ابی قلابۃ عن ابن عباس
لا اعلمہ الا مرفوعا انہ کان اذا نزل منزلا فی السفر فاعجبہ اقام فیہ
حتی یجمع بین الظہر والعصر ثم یرتحل فاذا لم یتہیأ لہ المنزل مد فی السیر فسار حتی
ینزل فیجمع بین الظہر والعصر اخرجہ البیہقی ورجالہ ثقات الا انہ مشکوک
فی رفعہ والمحفوظ انہ موقوف وقد اخرجہ من وجہ اخر مجزوما بوقفہ
علی ابن عباس ولفظہ اذا کنتم سائرین فذکر نحوہ شرح موطا مین اسے
ذکر کرکے فرمایا وقد قال ابو داود لیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم
اقول وہ ضعیف اور اُسکا یہ شاہد موقوف اگر بالفرض صحیح ومرفوع بھی ہوتی تو

کیا کام دیتی کہ اُن کا حاصل تو یہ کہ جو منزل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
پسند آئی اور دوپہر وہین ہو جاتا تو ظہر و عصر دونون سے فارغ ہو کر سوار ہوتے
اسمین عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہان نکلا بعینہ اسی بیان سے شاہد کا سا
حتی ینزل فیجمع جمع حقیقی پر اصلا شاہد نہین اور کانت العصر کا جواب بعونہ تعالیٰ
بیانات آئندہ سے لیجیے وباللہ التوفیق اگر کہیے روایت شافعی یون ہے اخبرنی
ابن ابی یحیی عن حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس عن کریب عن
ابن عباس رضی اللہ عنہما فذکر الحدیث وفیہ جمع بین الظہر والعصر
فی الزوال **اقول** اسکی سند مین ابن ابی یحیی رافضی قدری معتزلی جہمی متروک واقع
ہوا امام اجل یحیی بن سعید قطان وامام اجل یحیی بن معین و امام اجل علی بن مدینی وامام
یزید بن ہارون وامام ابو داود وغیرہم اکابر نے فرمایا کذاب تھا امام احمد نے فرمایا سارے
بلائین اسمین تھین امام مالک نے فرمایا نہ وہ حدیث مین ثقہ ہے نہ دین مین امام بخاری
وغیرہ نے فرمایا ائمہ محدثین کے نزدیک متروک ہے میزان الاعتدال مین ہے ابراہیم
بن ابی یحیی احد العلماء الضعفاء قال یحیی بن سعید سألت مالکا
عنہ اکان ثقۃ فی الحدیث قال لا ولا فی دینہ وقال یحیی بن معین سمعت
القطان یقول ابرھیم بن ابی یحیی کذاب وروی ابو طالب عن احمد
بن حنبل قال ترکوا حدیثہ قدری معتزلی یروی احادیث لیس لہا
اصل وقال البخاری ترکہ ابن المبارک والناس وروی عبد اللہ
بن احمد عن ابیہ قال قدری جہمی کل بلاء فیہ ترک الناس حدیثہ وروی
عباس عن ابن معین کذاب رافضی وقال محمد بن عثمن بن ابی شیبۃ سمعت

علیا یقول ابرھیم بن ابی یحیی کذاب وقال النسائی والدارقطنی وغیرھما متروک اسیمین ہے قال ابن حبان کان یکذب فی الحدیث اسیمین ہے قال ابو محمد الدارمی سمعت یزید بن ھارون یکذب بابرھیم بن ابی یحیی تذہیب التہذیب مین ہے عن الزھری وصالح مولی التوأمۃ وعنہ الشافعی واٰخرون وقال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ کان قدریا معتزلیا جھمیا کل بلاء فیہ قال ابو طالب عن احمد بن حنبل ترک الناس حدیثہ وکان یأخذ احادیث الناس فیضعھا فی کتبہ وقال یحیی القطان کذاب وقال احمد بن سعید بن ابی مریم قلت لیحیی بن معین فابن ابی یحیی قال کذاب تذکرۃ الحفاظ مین ہے قال ابن معین وابو داود رافضی کذاب لاجرم تقریب مین ہے متروک اھ الکل باختصار یہان تک کہ ابو عمر بن عبد البر نے کہا اُسکے ضعف پر اجماع ہے کما نقلہ فی المیزان فی ترجمۃ عبد الکریم بن ابی المخارق واللہ تعالٰی اعلم **افاضۂ ثالثہ** یوہین حدیث دارقطنی حدثنا احمد بن محمد بن سعید ثنا المنذر بن محمد ثنا ابی ثنا ابی ثنا محمد بن الحسین بن علی بن الحسین ثنی ابی عن ابیہ عن جدہ عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذا ارتحل حین تزول الشمس جمع بین الظھر والعصر فاذا جد بہ السیر اخر الظھر وعجل العصر ثم جمع بینھما اسیمین سواعترت طاہرہ کے کوئی راوی ثقہ معروف نہین عمدۃ القاری مین فرمایا لا یصح اسنادہ شیخ الدارقطنی ھو ابو العباس بن عقدۃ احد الحفاظ لکنہ شیعی (قلت بل نص فی موضع اٰخر من المیزان فیہ وفی ابن خراش انہما رافضیان وبدعھما اھ) و قد تکلم فیہ الدارقطنی وحمزۃ السھمی وغیرھما وشیخہ المنذر محمد بن المنذر لیس بالقوی

ایضا قالہ الدارقطنی ایضا و ابن وجدنا یحتاج الی معرفتہا **اقول** وہ صحیح ہی سہی تو الضاً صاف صاف ہمارے مفید و موافق ہے اُسکا صریح مفاد یہ کہ سورج ڈھلنے ہی کوچ ہوتا تو ظہرین جمع فرماتے پُر ظاہر کہ زوال ہوتے ہی کوچ اور جمع تقدیم کا جمع محال کیا پیش از زوال ظہر و عصر پڑھ لیتے لاجرم وہی جمع مراد جسکا صاف بیان خود آگے موجود کہ ظہر بدیر اور عصر جلد پڑھتے یہی جمع صوری ہے کما لا یخفے **افاضۂ رابعہ** حدیث انس رضی اللہ تعالے عنہ کہ انشاء اللہ العزیز جمع تاخیر مین آتی ہے اسمین معروف و محفوظ و مروی جماہیر ائمہ ثقات و عدول مذکور صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داود و سنن نسائی و مصنف طحاوی وغیرہا عامہ دواوین اسلام صرف اسقدر ہے کہ حضور پر نور صلوات اللہ تعالے وسلامہ علیہ اگر دو پہر ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے ظہر مین عصر تک تاخیر کرکے ساتھ ساتھ پڑھتے اور اگر منزل ہی پر وقت ظہر آجاتا صلے الظہر ثم رکب ظہر پڑھکر سوار ہوجاتے جس سے بحکم مقابلہ و سکوت فی معرض البیان صاف ظاہر کہ تنہا ظہر پڑھتے عصر اُسکے ساتھ نملاتے ولہذا نافیان جمع تقدیم نے اُس سے تمسک کیا کما فی عمدۃ القاری و ارشاد الساری وغیرہما مگر بعض روایات غریبہ مین آیا کہ ظہر و عصر دونون پڑھکر سوار ہوتے حاکم نے اربعین مین لطریق ابی العباس محمد بن یعقوب عن محمد بن اسحٰق الصاغانی عن حسان بن عبد اللہ عن المفضل بن فضالۃ عن عقیل عن ابن شہاب عن انس رضی اللہ تعالی عنہ روایت کی فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظہر والعصر ثم رکب جعفر فریابی نے بتقرد اسحٰق بن راہویہ سے روایت کی عن

شبابة بن سوار عن الليث عن عقیل عن الزهری عن انس رضی الله تعالی
عنه قال کان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم اذا کان فی سفر فزالت الشمس
صلی الظہر والعصر جمیعا ثم ارتحل اوسط طبرانی میں ہے حدثنا محمد
بن ابرهیم بن نصر بن سندہ الاصبہانی ثنا هارون بن عبد الله الجمال
ثنا یعقوب بن محمد الزهری ثنا محمد بن سعدان ثنا ابن عجلان عن عبد الله
بن الفضل عن انس بن مالک رضی الله تعالی عنه ان النبی صلی الله
تعالی علیه وسلم کان اذا کان فی سفر فزاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظہر
والعصر جمیعا روایت اسحق پر امام ابو داود نے انکار کیا اسمٰعیلی نے اُسے معلول بتایا
کما فی العمدة وغیرہا اقول الامام اسحق رضی الله تعالی عنه لا کلام فی جلالة
قدرہ وعظمة فخرہ لکن نص الامام ابی داود انه کان تغیر قبل موته
باشهر قال وسمعت منه فی تلک الایام فرمیت به کما فی التذهیب
وذکر الحافظ المزی حدیثه الذی زاد فیه علی اصحاب سفین فقال
قیل اسحق اختلط فی اٰخر عمرہ کما فی المیزان ولا شک انه رحمه الله تعالی
کان کثیر التحدیث عن ظهر قلبه املی المسند کله من حفظه کما فی
التذهیب قال قال احمد بن اسحق الضبعی سمعت ابرهیم بن ابی طالب یقول
فذکرہ فلاغرو ان یعتریه خطؤ فی حدیث او حدیثین ومن المعصوم عن
مثل ذلک فی سعة ما روی وکثرته لاجرم امام ذہبی شافعی نے اس حدیث کو منکر کہا
اور امام اسحق کی لغزش حفظ واشتباہ سے گنا حیث قال وکذا حدیث رواہ
جعفر الفریابی ثنا اسحق بن راهویه ثنا شبابة عن اللیث عن عقیل

عن ابن شہاب عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم اذا کان فی سفر فزالت الشمس صلی الظہر والعصر ثم ارتحل فہذا اعلی نبلہ

منکر فقد رواہ مسلم عن الناقد عن شبابۃ (وذکر لفظہ) تابعہ الزعفرانی

عن شبابۃ واخرجہ مسلم من حدیث عقیل عن ابن شہاب عن انس (وذکر

لفظہ ای ولیس فی شیء منہا والعصر قال) ولا ریب ان اسحق کان یحدث

الناس من حفظہ فلعلہ اشتبہ علیہ اسکے بعد ہمین شبابہ بن سوار مین کلام کی

حاجت نہین کہ وہ اگرچہ رجال جماعہ وموثقین ابن معین وسعد وابی شیبہ سے

ہو مگر مبتدع مکلّب تھا امام احمد نے اُسے ترک کیا امام ابو حاتم رازی نے درجہ

حجیت سے ساقط بتایا تہذیب التہذیب امام ابن حجر عسقلانی مین ہے شبابۃ

بن سوار الفزاری قال احمد بن حنبل ترکتہ لم اکتب عنہ للارجاء قیل

لہ یا ابا عبد اللہ وابو معاویۃ قال شبابۃ کان داعیۃ وقال زکریا الساجی

صدوق یدعو الی الارجاء کان احمد یحمل علیہ اسی مین ہے قال ابو حاتم

صدوق یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ اسی مین ہے قال ابو بکر الاثرم عن احمد

بن حنبل کان یدعو الی الارجاء وحکی عنہ قول اخبث من ہذہ الاقاویل

قال اذا قال فقد عمل بجارحتہ وہذا قول خبیث ما سمعت احدا یقولہ

اسی مین ہے قال ابو بکر محمد بن ابی الثلج حدثنی ابو علی بن سختی المدائنی

حدثنی رجل معروف من اہل المدائن قال رأیت فی المنام رجلا نظیف الثوب

حسن الہیأۃ فقال لی من این انت قلت من اہل المدائن قال انا من اہل الجانب

الذی فیہ شبابۃ قلت نعم قال فانی ادعو اللہ فامّن علی دعائی اللہم ان کان

شبابۃ یبغض اھل نبیک فاضربہ الساعۃ بفالج قال فانتبھت و جئت الی المدائن قبل الظھر و اذا الناس فی ھرج فقلت ما للناس فقال لو فلج شبابۃ فی السحر و مات الساعۃ روایت حاکم و طبرانی کو خود ملاجی بھی ضعیف مان چکے فرماتے ہین مولف نے دلائل ہین وہ حدیثین بیان کی ہین جنکی طرف ہمکو کچھ التفات نہین یعنی ایک روایت ابوداود جسکے راوی مین ضعف تھا ایک روایت معجم اوسط طبرانی ایک روایت اربعین حاکم نقل کرکے اُنپر طعن کردیا اور جو روایتین صحیحہ متداول تھین نقل کرکے اُن کا جواب نہین دیا یہ کیا دینداری ہے اور کیا مردانگی کہ بخاری و مسلم چھوڑ کر اربعین حاکم اور اوسط طبرانی کو جا پکڑا اور اُن سے دو روایتین ضعیف نقل کرکے انکا جواب دیا لہذا ہمین اُن کے باب مین تفصیل کلام کی حاجت نہین ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری خیر یہ تو ملاجی سے خدا جانے کس مجبوری نے کھلوا چھوڑا مگر ستم **لطیفہ** اس مافات کی تلافی یہ ہے کہ جب یہ روایتین ناقابل احتجاج نکل گئین خود روایت صحیحین مین لفظ والعصر بڑھا دیا فرماتے ہین روایت کی بخاری اور مسلم نے انس سے (الی قولہ) فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلے الظہر والعصر ثم رکب **اقول** ملاجی حنفیہ کی مردی تو بحمد اللہ آپ نے دیکھ لی و لعونہ تعالے اور دیکھیے گا یہان تک کہ آپکی سب ہوسون کی تسکین ہوجاتی ہے مگر دینداری و مردانگی اسکا نام ہوگا کہ مشہور و متداول کتب مین تحریف کیجیے مردانہ پن کا دعوے ہے تو صحیحین مین اس عبارت کا نشان دیجیے ایک زمانہ مین آپکو خبط کفری جاگا تھا کہ زمین کے طبقات زیرین مین حضور پر نور منزہ عن المثل والنظیر صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے معاذ اللہ چھ مثل موجود ہین یہ بخاری مسلم

شاید انھین طبقات کی ہونگی **ثم اقول** وباللہ التوفیق یہ سب کلام بالائی تھا
فرض کرلیجے کہ یہ روایت صحیحہ بلکہ خود صحیحین مین موجود ہی پھر تمھین کیا نفع اور ہمین
کیا ضرر اُسکا تو اتنا حاصل کہ سورج منزل ہی مین ڈھل جاتا تو ظہر و عصر دونون سے
فارغ ہوکر سوار ہوتے اس سے عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہان سے
نکلا **اولا** واو مطلق جمع کے لیے ہے نہ معیت و تعقیب کیواسطے جمیعاً بھی اُسی مطلق
جمع کی تاکید کرتا ہی جو مفاد واو ہے اُسکا منطوق صریح اجتماع فی الحکم ہے[ط۵] نہ خواہی
نخواہی اجتماع فی الوقت آیہ کریمہ ولتو بوا الی اللہ جمیعا ایہ المؤمنون
لعلکم تفلحون ۝ نے یہ ارشاد فرمایا کہ سب مسلمان توبہ کرین حکم توبہ سب کو شامل
ہو یا یہ فرض کیا کہ تمام دنیا کے مسلمان ایک وقت ایک ساتھ ملکر معاً توبہ کرین
ثانیا اجتماع فی الوقت کہ بذریعہ فردیت اجتماع فی الحکم مفاد ہو یا خود اسکے
لیے بھی وضع مانو اُس وقت سے وقت نماز مراد نہین ہو سکتا کہ وضع الفاظ تعیین
اوقات نماز سے مقدم ہے لفظ جمیعا اپنے معنی لغوی پر اہل جاہلیت بھی بولتے
تھے جنھین نماز سے خبر تھی نہ اُسکے وقت سے تو لاجرم اس تقدیر پر اسکا مفاد
اتحاد زمانہ وقوع و مقارنت فی الصدور ہوگا وہ دو نماز فرض مین ناممکن اور
اتصال بروجہ تعقیب اس معنے جمیعا کا فرد نہین بلکہ صریح مباین لاجرم پھر اُسی
معنے واضح و روشن و اقل متیقن یعنے اجتماع فی الحکم کیطرف رجوع لازم کہ
تا صحت حقیقت مجاز کیطرف مصیر نا مجاز خصوصاً مستدل کو **ثالثا** تعقیب ہی
سہی پھر جمع صوری کی نفی کہان سے ہوئی صلے جمیعا یون بھی صادق اور ادعائے
تقدیم باطل و زاہق ھکذا ینبغی التحقیق واللہ ولی التوفیق بحمد اللہ آفتاب کی

[ط۵] بیضاوی شریف مین ہے آیہ کریمہ قلنا اھبطوا منہا جمیعا مین جمیعا حال فی اللفظ تاکید فی المعنی کانہ قیل اھبطوا انتم اجمعون و لذا لا یستدعی اجتماعہم علی الھبوط فی زمان واحد کقولک جاؤا جمیعا

طرح روشن ہوا کہ جمع تقدیم پر اصلا کوئی دلیل نہین کسی حدیث صحیح مین اُسکی بو
بھی نہین ملاجی کا قطعی و مفسر کہدینا خدا جانے کس نشہ کی ترنگ تھی سبحٰن اللہ کیا
ایسی ہی ہوسو پر توقیت منصوص قرآن و نصوص او پیش از وقت نماز کے
بطلان پر اجماع امت ترک کر دیے جائینگے اور خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ
تعالے علیہ وسلم کے باندھے ہوئے اوقات اولٹ پلٹ ہوسکینگے یہ اچھا عمل
بالحدیث ہو کہ اپنی خیال بندیو پر رگ دعوے بلند اور قرآن عظیم و حدیث و اجماع
سب سے آنکھین بند ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلے اللہ تعالے علی سید
المرسلین سیدنا و مولینا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین

فصل سوم تضعیف دلائل جمع صوری

الحمد للہ جمع تقدیم کے جواب سے فراغ تام ملا اب جمع تاخیر کیطرف چلیے ملاجی
بہزار کاوش و کاہش یہان بھی وہی حدیثین چھانٹ پائے جن کے الفاظ متعددہ
کے ذکر سے شاید عوام کو یہ وہم دلانا ہو گا اتنی حدیثین ہین یہ دو حدیثین وہی احادیث
ابن عمر و انس رضی اللہ تعالے عنہم مذکورہ صدر فصل اول و افاضہ ثالثہ مین جن کے بعض
طرق و الفاظ حدیث اول جمع صوری و حدیث اول و دوم احادیث مجملہ مین گزرے
ان کے بعض الفاظ بعض طرق کو ملاجی جمع حقیقی مین نص صریح سمجھکر لاتے اور
بزعم خود بہت چمک چمک کر دعوے فرماتے ادھر کے متکلمین نے اکثر افادات علمائے
سابقین اور بعض اپنے سوانح جدیدہ سے اُن کے جوابون مین کلام طویل کیے فقیر
غفرلہ المولی القدیر کا یہ مختصر جواب نقل اقاویل و جمع ما قال و قیل کے لیے نہین لہٰذا
بعونہ تعالے وہ افاضات تازہ سنیے کہ فیض مولا تے اجل سے قلب عبد اذل

پر فائض ہوئے اہل نظر اگر مقابلہ کرین جلیل وعظیم فرق پر خود ہی مطلع ہونگے
واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم **فاقول** وبالله الحول
وبالله اصول **حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما** کے چالیس
سے زیادہ طرق اسوقت پیش نظر فقیر ہین اُن مین نصف سے زائد تو محض مجمل
جنمین سے اٹھارہ کیطرف ہمنے احادیث مجملہ مین اشارہ کیا رہے نصف سے
کم اُنمین اکثر صاف صاف جمع صوری کی تصریح کر رہے ہین جنمین سے چودہ ١٤
روایاتِ بخاری وابو داود ونسائی وغیرہم سے اوپر مذکور ہوئے ہان بعض مین
ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کا بعد غروب شفق جمع کرنا مذکور انمین بھی بعض محض
موقوف مثل روایت موطائے امام محمد **اخبرنا** مالک عن نافع ان
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما حین جمع بین المغرب والعشاء فی السفر حتی
غاب الشفق اور بعض مین رفع ہے تو بالفاظ اجمال یعنے حضور والا صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم سے نص بحا اسیقدر منقول کہ جمع فرمائی قدر مرفوع مین غیبت شفق
پر تنصیص نہین مثل روایت بخاری **حدثنا** سعید بن ابی مریم
اخبرنا محمد بن جعفر قال اخبرنی زید ھو ابن اسلم عن ابیہ قال کنت
مع عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بطریق مکۃ فبلغہ عن صفیۃ
بنت ابی عبید شدۃ وجع فاسرع السیر حتی اذا کان بعد غروب
الشفق ثم نزل فصلی المغرب والعتمۃ یجمع بینہما فقال انی رأیت رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا جد بہ السیر اخر المغرب وجمع
بینہما ور روایت مسلم **حدثنا** محمد بن مثنی نا یحیی عن عبید اللہ

عن نافع ان ابن عمر کان اذا جد به السیر جمع بین المغرب والعشاء بعد ان
یغیب الشفق ویقول ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان اذا جد به
السیر جمع بین المغرب والعشاء ورواہ الطحاوی فقال حدثنا
ابن ابی داود ثنا مسدد ثنا یحیی به سندا ومتنا وفی روایت ابی داود
حدثنا سلیمن بن داود العتکی نا حماد نا ایوب عن نافع ان ابن عمر
استصرخ علی صفیة وهو بمکة فسار حتی غربت الشمس وبدت النجوم فقال ان
النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان اذا عجل به امر فی سفر جمع بین هاتین
الصلاتین فسار حتی غاب الشفق فنزل فجمع بینهما ضمیر سار ابن عمر رضی اللہ تعالی عنهما
کیطرف ہے بدلیل روایت طحاوی حدثنا ابن مرزوق ثنا عارم بن الفضل
ثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع ان ابن عمر رضی اللہ تعالی عنهما استصرخ
علی صفیة بنت ابی عبید وهو بمکة فاقبل الی المدینة فسار حتی غربت الشمس و
بدت النجوم وکان رجل یصحبه یقول الصلاة الصلاة وقال له سالم الصلاة فقال ان
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان اذا عجل به السیر فی سفر جمع بین هاتین الصلاتین
وانی ارید ان اجمع بینهما فسار حتی غاب الشفق ثم نزل فجمع بینهما ولهذا امام اجل
ابوجعفر اس حدیث کو روایت کرکے فرماتے ہین انما الخبر بذلک من فعل ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنهما وذکر عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الجمع ولم یذکر
کیف جمع البتة غیر صحیحین کی بعض روایات مین فعل کیف کیطرف اشارہ کرکے رفع ہی
وہ یہ ہین روایت ابی داود حدثنا عبد الملک بن شعیب نا ابن وهب
عن اللیث قال قال ربیعة یعنی کتب الیه حدثنی عبد اللہ بن دینار

قال غابت الشمس وانا عند عبد الله بن عمر فسرنا فلما رأيناه قد امسى
قلنا الصلوٰة فسار حتى غاب الشفق وتصوبت النجوم ثم انه نزل فصلى الصلوتين
جميعا ثم قال رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا جد به السير صلى صلاتی
هذه يقول يجمع بينهما بعد ليل روایت ترمذی حدثنا هناد نا عبدة عن
عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما انه استغيث
على بعض اهله فجد به السير واخر المغرب حتى غاب الشفق ثم نزل فجمع بينهما
ثم اخبرهم ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يفعل ذلك اذا جد
به السير قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح روایت نسائی اخبرنا
اسحق بن ابرهيم ثنا سفين عن ابن ابی نجيح عن اسمعيل بن عبد الرحمن شيخ
من قريش قال صحبت ابن عمر الى الحمى فلما غربت الشمس هبت ان اقول له الصلوٰة
فسار حتى ذهب بياض الافق وفحمة العشاء ثم نزل فصلى المغرب ثلث ركعات
ثم صلى ركعتين على اثرها قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
یفعل بظاہر زیادہ مستحق جواب یہی تین روایتیں تھیں مگر فقیر بعون الملک القدیر عزوجل وہ
جوابات شافیہ وکافیہ وتقریرات صافیہ ووافیہ بیان کرے کہ یہ ساتوں طرق وران کے
سوا اور بھی کچھ ہو تو سب کو بحول اللہ تعالی کفایت کریں **فاقول**
وباللہ التوفیق وبہ العروج علی اوج التحقیق **جواب اول** اسی حدیث ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما کے طرق کثیرہ جلیلہ صحیحہ کہ سابقا ہمنے ذکر کیے صاف وواشگاف باواز
بلند تصریحات قاہرہ فرمارہے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے نماز مغرب غروب
شفق سے پہلے پڑھی اور عشا غروب شفق کے بعد اور اسیکو حضور اقدس سید عالم

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے روایت کیا اُن روایات صحاح وحسان وجلیلۃ الشان پر علی
پھر نگاہ تازہ کیجیے امام سالم صاحبزادۂ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم اپنی روایات مرویہ
صحیح بخاری وسنن نسائی وصحیح اسمعیلی وغیرہا مین فرمارہے ہین کہ دو تین میل چلکر جب
تارے کھل آئے اُتر کر مغرب پڑھی پھر ٹھہر کر عشا۔ عبد اللہ بن واقد شاگرد حضرت
ابن عمر اپنی روایت مرویہ سنن ابی داود مین روشن تر فرماتے ہین کہ غروب شفق سے
پہلے اُتر کر مغرب پڑھی پھر منتظر رہے یہانتک کہ شفق ڈوبگئی اُسوقت عشا پڑھی
طرفہ یہ کہ وہی امام نافع تلمیذ خاص ورفیق سفر وحضر ابن عمر کہ ان غروب شفق والی
سات روایتون مین چار اُنھین سے ہین وہی وہان اپنی روایات کثیرہ مرویہ سنن
ابی داود وسنن نسائی وغیرہا مین یوہین واضح وجلی تر فرمارہے ہین کہ جب تک
مغرب پڑھی ہی شفق ہرگز نہ ڈوبی تھی بلکہ بعد کو بھی انتظار فرمانا پڑا جب ڈوبگئی
اُسوقت عشا کی تکبیر کہی اور اول تا آخر ان سب روایات مین تصریح صریح ہے
کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے بلکہ حدیث امام
سالم مین یون ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جسے جلدی ہو
وہ اسطرح پڑھا کرے لہ الضاف ان صاف الفاظ مفسر النصوص مین کہین بھی گنجائش
تاویل وتبدیل ہے اور شک نہین کہ قصۂ صفیہ زوجۂ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے
عنہم جو وہان اور یہان دونون طرف کی روایات مین مذکور ایکہی بار تھا بلکہ انھین
امام نافع سے مروی کہ ابن عمر سے عمر بھر مین صرف اسی بار جمع معلوم ہے اس کے
سوا کسی سفر مین انھین جمع کرتے نہین دیکھا سنن ابی داود مین بطریق امام ایوب
سختیانی مذکور انہ لم یر ابن عمر جمع بینہما قط الا تلک اللیلۃ یعنی لیلۃ

مستصرخ علی صفیۃ اھ اما ما قال وروی من حدیث مکحول عن نافع
انہ رای ابن عمر فعل ذلک مرۃ او مرتین اھ فاقول فیہ شک والشک
لا یعارض الجزم حدیث نسائی وطحاوی مین انھین امام نافع سے گزرا کہ مین نے
انکی عادت یہی پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے حدیث کتاب المعجم مین انھین نافع
سے تھا کہ ابن عمر اذان ہوتے ہی مغرب کے لیے اُترتے اس بار دیر لگائی روایت
نسائی وطحاوی ومعجم مین تھا ہمین گمان ہوا کہ اسوقت نماز اُنھین یاد نہ رہی یہ سب اُسی
قول نافع کے مؤید ہین بہذا شک نہین کہ اصل عدم تعدد ہے توجب تک صراحۃً
تعدد ثابت نہ ہوتا اُسکے ادعا کیطرف راہ نہ تھی خصوصاً مستدل کو جسے احتمال کافی
نہین رفع تعارض کے لیے اسکا اختیار اُسوقت کام دیتا کہ خود قصہ صفیہ مین
دونون روایات صحیحہ قبل غروب وبعد غروب موجود نہ ہوتین فیسقط ما التجأ الیہ بعض
المتاخرین من العلماء المخالفین فی المسألۃ ظنا منہ انہ یدرؤ بہ
التعارض وما کان لیندرئ بہ ناچار خود ملاجی کو بھی ماننا پڑا کہ یہ سب طرق وروایات
ایک ہی واقعہ کی حکایات ہین قصہ صفیہ مین حدیث سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہم بطریق کثیر بن قاروندا مروی سنن نسائی پر براہ عیاری بھی جب کوئی طعن
نہ گڑھ سکے تو اُسے مخالف حدیث شیخین ٹھہرا کر رد کر دیا کہ اسمین مغرب کا بین الوقتین
پڑھنا ہو اور اُن مین بعد غروب شفق لہذا یہ شاذ ومردود ہے جسکی نقل لطیفہ ششم
افادہ نہم مین گزری حالانکہ حدیث مسلم کے لفظ ابھی سن چکے اُسمین قصہ صفیہ کا
کہین ذکر نہین توجب تک روایت مطلقہ بھی اسی قصہ صفیہ پر محمول نہو حدیث قصہ
صفیہ کو مخالف روایت شیخین کہنا یعنے چہ بالجملہ اس حدیث کی اتنی روایات کثیرہ

مین یہ تصریح صریح ہی کہ مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی اور اسکی اُن روایات مین
یہ کہ شفق ڈوبے پر پڑھی اور دونون جانب طرق صحاح وحسان ہین جن کے رد کیطرف
کوئی سبیل نہین تو اب یہ دیکھنا واجب ہوا کہ انمین کونسا الفاظ مفسرہ ناقابل تاویل ہے
جسے چارو ناچار معتمد رکھین اور کونسا محتمل کہ اُسے مفسر کیطرف پھیر کر رفع تعارض کرین
ہر عاقل جانتا ہی کہ ہماریطرف کے نصوص صلا احتمال معنے خلاف نہین رکھتے شفق ڈوبنے
سے پہلے پڑھی اتنی ہی لفظ کے یہ معنے کسیطرح نہو سکتے کہ جب شفق ڈوبگئی اُسوقت
پڑھی نہ کہ جب اُسکے ساتھ یہ تصریحات جلیہ ہون کہ پھر مغرب پڑھکر انتظار کیا
یہانتک کہ شفق ڈوبگئی اسکے بعد عشا پڑھی ان لفظون کو کوئی نیم مجنون بھی مغرب
بعد شفق پڑھنے پر حمل نکر سکیگا ہان پورے پاگل مین کلام نہین مگر اُدھر کے نصوص
کہ چلے یہانتک کہ شفق ڈوبگئی پھر مغرب پڑھی یا جمع کی یا بعد غروب شفق اُترکر جمع
کی یہ اچھے خاصے محتمل وصالح تاویل ہین جن کا اُن نصوص صریحہ مفسرہ سے موافق مطابق
ہوجانا بہت آسان عربی فارسی اُردو سب کا محاورہ عامہ شائعہ مشہورہ واضح
ہے کہ قرب وقت کو اُسوقت سے تعبیر کرتے ہین عصر کے اخیر وقت کہتے ہین
شام ہوگئی حالانکہ ہنوز سورج باقی ہے کسی سے اول وقت آنے کا وعدہ تھا وہ
اسوقت آتے تو کہتے ہین اب سورج چھپے آئے قریب طلوع تک کوئی سوتا ہو
تو اُسے اُٹھاتے ہین کہینگے سورج نکل آیا شروع چاشت کے وقت کسی کام کو کہا تھا
مامور نے قرب نصف النہار آغاز کیا تو کہیگا اب دوپہر ڈھلے لیکن بیٹھے ان کی
صدہا مثالین ہین کہ خود ملا جی اور اُن کے موافقین بھی اپنے کلامون مین رات دن انکا
استعمال کرتے ہون گے بعینہ اسیطرح یہ محاورے زبان مبارک عرب وخود

Marfat.com

قرآن عظیم واحادیث مین شائع وذائع ہین قال اللہ تعالی واذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن فامسکوھن بمعروف او سرحوھن بمعروف جب تم عورتونکو طلاق دو اور وہ اپنی میعاد کو پہنچ جائین تو اب اُنھین اچھی طرح اپنے نکاح مین رکھ لو یعنی رجعت کرلو یا اچھی طرح چھوڑ دو کہ بے قصد مراجعت عدت بڑھانے کے لیے رجعت نہ کرو وقال تعالے فاذا بلغن اجلھن فامسکوھن بمعروف او فارقوھن بمعروف جب طلاق والیان اپنی عدت کو پہنچین تو اُنھین بھلائی کے ساتھ روک لو یا بھلائی کے ساتھ جدا کر دو ظاہر ہے کہ عورت جب عدت کو پہنچگئی نکاح سے نکل گئی اب رجعت کا کیا محل ور اُسے روکنے چھوڑنے کا کیا اختیار تو بالیقین قرب وقت کو وقت سے تعبیر فرمایا ہے یعنے جب عدت کے قریب پہنچے اُسوقت تک تمھین رجعت وترک دونون کا اختیار ہے یہ مثالین تو آیات قرآنیہ سے ہوئین جنھین امام طحاوی وغیرہ علما ہستلہ وقت ظہر اور نیز اس مسئلہ مین افادہ فرما چکے فقیر غفرلہ المولے القدیر احادیث سے بھی مثالین اور علمائے قائلین بالجمع سے بھی اس معنی ومحاورہ کی تصریحین ذکر کرے **فاقول** وباللہ التوفیق حدیث ۱ جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم نے صبح اسرا بعد فرضیت نماز اوقات نماز معین کرنے اور اُن کا اول آخر بتانے کے لیے دو روز حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی امامت کی پہلے دن ظہر سے فجر تک پانچون نمازین اول وقت پڑھین اور دوسرے دن ہر نماز آخر وقت اُسکے بعد گزارش کی الوقت ما بین ھذین الوقتین وقت ان دونون وقتون کے بیچمین ہے اس حدیث مین ابوداود و ترمذی وشافعی وطحاوی وابن حبان وحاکم کے یہان حضرت عبداللہ بن عباس

رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین
صلے بی العصر حین کان ظلہ مثلہ فلما کان الغد صلی بی الظہر حین کان ظلہ
مثلہ ترمذی کے لفظ یون ہین صلے المرۃ الثانیۃ الظہر حین کان ظل کل شیٔ
مثلہ لوقت العصر بالامس شافعی کے لفظ یہ ہین ثم صلے المرۃ الاخرے الظہر حین
کان کل شیٔ قدر ظلہ قدر العصر بالامس حدیث ۲ نسائی وطحاوی و
حاکم وبزار نے ابوہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے روایت کی حضور اقدس صلے اللہ
تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ھذا جبریل جاءکم یعلمکم دینکم وفیہ ثم
صلی العصر حین رای الظل مثلہ ثم جاءہ الغد ثم صلے بہ الظہر حین کان
الظل مثلہ بزار کے لفظ یون ہین جاءنی فصلی بی العصر حین کان فیئی مثلی
ثم جاءنی من الغد فصلی بی الظہر حین کان الفیٔ مثلی حدیث ۳
نیز نسائی وامام احمد واسحق بن راہویہ وابن حبان وحاکم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے
عنہما سے راوی ان جبریل اتی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حین کان
الظل مثل شخصہ فصلے العصر ثم اتاہ فی الیوم الثانی حین کان ظل الرجل
مثل شخصہ فصلی الظہر حدیث ۴ امام اسحق بن راہویہ اپنی سند مین حضرت
ابومسعود انصاری رضے اللہ تعالے عنہ سے بطریق حدثنا بشر بن عمر
الزہرانی ثنی مسلمۃ بن بلال ثنا یحیی بن سعید ثنی ابوبکر بن عمرو بن حزم عن
ابی مسعود الانصاری اور بیہقی کتاب المعرفۃ مین بطریق ایوب بن عتبۃ
ثنا ابوبکر بن عمرو بن حزم عن عروۃ بن الزبیر عن ابن ابی مسعود عن ابیہ
راوی اور یہ لفظ حدیث اسحق ہین قال جاء جبریل الی النبی صلی اللہ تعالے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال قم فصل وذلک لدلوک الشمس حین مالت فقام رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی الظہر اربعا ثم اتاہ حین کان ظلہ مثلہ
فقال قم فصل فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاہ من الغد حین کان ظلہ
مثلہ فقال لہ قم فصل فقام فصلی الظہر اربعا **حدیث ۵** ابن
راہویہ مسند میں عبد الرزاق سے اور عبد الرزاق مصنف میں بطریق اخبرنا
معمر عن عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ عمرو
بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال جاء جبریل فصلی بالنبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم وصلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس حین زالت الشمس
الظہر ثم صلی العصر حین کان ظلہ مثلہ قال ثم جاء جبریل من الغد فصلی
الظہر بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بالناس الظہر حین کان ظلہ مثلہ **حدیث ۶** دارقطنی سنن اور
طبرانی معجم کبیر اور ابن عبد البر تمہید میں بطریق ایوب بن عتبۃ عن ابی بکر بن حزم
عن عروۃ بن الزبیر حضرت ابو مسعود انصاری و بشیر بن ابی مسعود دونوں صحابی
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان جبریل جاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم حین دلکت الشمس فقال یا محمد صل الظہر فصلی ثم جاء حین کان ظل
کل شئی مثلہ فقال یا محمد صل العصر فصلی ثم جاءہ الغد حین کان ظل کل شئی
مثلہ فقال صل الظہر الحدیث والکل مختصر ان سب حدیثوں میں کل کی
عصر کی نسبت یہ ہے کہ جب سایہ ایک مثل ہوا نماز پڑھائی اور بعینہ یہی لفظ
آج کی ظہر میں ہیں کہ جب سایہ ایک مثل ہوا پڑھائی اور روایت ترمذی تو صاف صاف

ہو کہ آج کی ظہر اُسوقت پڑھی جسوقت کل عصر پڑھی تھی حالانکہ مقصود اوقات کی تمییز
اور ہر نماز کا اول و آخر وقت جدا جدا بتانا ہے لاجرم امام ابوجعفر وغیرہ نے ظہر امروزہ
مین ان لفظون کے یہی معنے لیے کہ جب سایہ ایک مثل کے قریب آیا پڑھا ئی معانی الآثار
مین فرمایا احتمل ان یکون ذلک علی قرب ان یصیر ظل کل شئ مثلہ وھذا جائز فی
اللغۃ قال اللہ عز وجل فذکر الآیۃ وشرح المراد وافاد واجاد حدیث ۷
سائل نے جو خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم مین حاضر
ہو کر اوقات نماز پوچھے اور حضور والا نے ارشاد فرمایا ہے کہ دو دن حاضر رہکر
ہمارے پیچھے نماز پڑھ پہلے دن ہر نماز اپنے اول وقت اور دوسرے دن ہر نماز
آخر وقت پڑھا کر ارشاد ہوا ہے الوقت بین ھذین وقت ان دونون وقتون کے بیچ
درمیان ہے اس حدیث مین نسائی وطحاوی نے جابر رضے اللہ عنہ سے روایت
کی سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن مواقیت الصلوۃ فقال
صل معی فصلے الظہر حین زاغت الشمس والعصر حین کان فیٔ کل شئ مثلہ قال ثم
صلی الظہر حین کان فیٔ الانسان مثلہ اس حدیث مین بھی عصر دیروز وظہر امروز
کا وہی حال اور علما کے وہی مقال حدیث ۸ سنن ابی داود مین بسند صحیح
ابوموسے اشعری رضی اللہ تعالے عنہ سے حدیث سائل یون ہے ان سائلا
سأل النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فلم یرد علیہ شیئا حتی امر بلالا
فاقام الفجر حین انشق الفجر وفیہ فلما کان من الغد اقام الظہر فی وقت العصر الذی
کان قبلہ وصلے العصر وقد اصفرت الشمس او قال امسے اس حدیث سے
دو فائدہ زائدہ حاصل ہوئے اولا اس مین صاف تصریح ہے کہ آج کی ظہر کل کی

له حیث قال رجاله ثقات مسدد ثقة حافظ من رجال البخاري ثنا عبد الله بن داود ثنا هو ابن عامر الهمداني ثقة عابد من رجال البخاري ...

عصر کے وقت پڑھی حالانکہ یہی حدیث ابی موسے اسی طریق بدر بن عثمن نا
ابو بکر بن ابی موسے عن ابیہ سے مسلم ونسائی وابن ابان وطحاوی کے یہان
ان لفظون سے ہے ثم اخر الظہر حتے کان قریبا من وقت العصر بالامس
ولفظ النسائی الی قرب (پھر ظہر کی تاخیر فرمائی یہانتک کہ وقت عصر دیروزہ سے
قریب ہوگئی) ثابت ہوا کہ وہان بھی قرب ہی مراد ہے اور قرب وقت کونام
وقت سے تعبیر کرنا صراحۃً ان لفظون سے بھی تعبیر کر لیتے ہین کہ دوسری
نماز کے وقت مین نماز پڑھی یہ فائدہ یاد رکھنے کا ہے **ثانیا** اسمین یہ بھی تصریح
ہے کہ عصر اس حال مین پڑھی کہ سورج زرد ہوگیا تھا یا کہا شام ہوگئی یہ بھی قطعاً
قرب شام پر محمول **حدیث ۹** صحیح مسلم شریف مین حضرت عبد اللہ بن
عمرو رضی اللہ تعالے عنہما سے ہے حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
نے فرمایا وقت الظہر اذا زالت الشمس وکان ظل الرجل کطولہ ما لم یحضر العصر
ظہر کا وقت اسوقت ہے جب سورج ڈھلے اور سایہ آدمی کا اسکے قد کی برابر ہوجائے
جب تک عصر کا وقت نہ آئے **حدیث ۱۰** امام طحاوی حضرت ابو سعید خدری
رضی اللہ تعالے عنہ سے حدیث امامت جبریل مین راوی حضور والا صلوات
اللہ تعالے علیہ وسلامہ نے فرمایا صلے الظہر وفیٔ کل شیٔ مثلہ (ظہر اسوقت
پڑھی کہ سایہ ہر چیز کا اسکی برابر ہوگیا) جنکے نزدیک ایک مثل کے بعد وقت
ظہر نہین رہتا ان حدیثون مین ایک مثل ہونیکو ایک مثل کے قریب پہنچنے پر حمل
کرتے ہین **حدیث ۱۱** امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالے عنہ کا
ایک روز نماز عصر کو بہت تاخیر کرنا اور عروہ بن زبیر کا آکر حدیث امامت جبریل سنانا

Marfat.com

کہ صحیحین وغیرہما مین مروی ہمین طبرانی کی روایت یون ہے دعا المؤذن لصلاۃ العصر فامسے عمر بن عبد العزیز قبل ان یصلیھا یعنے عمر نے شام کردی اور ہنوز نماز عصر نہ پڑھی امام قسطلانی شافعی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری اور علامہ عبد الباقی زرقانی مالکی شرح موطا مین فرماتے ہین المحمول علے انہ قارب المساء لا انہ دخل فیہ حدیث کی مراد یہ ہے کہ شام قریب آئی نہ یہ کہ شام ہو ہی گئی خود صحیح بخاری کتاب بدء الخلق مین ہے اخر العصر شیئا عصر مین کچھ تاخیر کی افادہ الحافظ فی فتح الباری **حدیث ۱۲** حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا کہ سحری کھاؤ پیو یہانتک کہ ابن مکتوم اذان دی اسپر صحیح بخاری شریف مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے قال کان رجلا لا ینادی حتی یقال لہ اصبحت اصبحت وہ اذان نہ دیا کرتے تھے یہانتک کہ انسے کہا جاتا تمھین صبح ہوگئی صبح ہوگئی) اگر انکی اذان سے پہلے صبح ہوچکی تھی تو اس ارشاد کے کیا معنے کہ جب تک وہ اذان نہ دین کھاتے پیتے رہو لہذا قسطلانی شافعی ارشاد اور امام عینی عمدہ مین فرماتے ہین واللفظ للارشاد المعنے قاربت الصبح علے حد قولہ تعالی فاذا بلغن اجلھن یعنے لوگون کے اس قول کی کہ صبح ہوگئی صبح ہوگئی یہ معنے ہین کہ صبح قریب آئی قریب آئی جیسے آیت مین فرمایا کہ عورتین میعاد کو پہنچین یعنے قریب میعاد نیز اسی حدیث مین ارشاد اقدس سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ہے فانہ لا یؤذن حتی یطلع الفجر ابن ام مکتوم اذان نہین دیتے یہانتک کہ فجر طلوع کرے ارشاد شافعی کتاب الصیام مین ہے ای حتی یقارب طلوع الفجر یعنے یہانتک کہ طلوع فجر قریب آئے بالجملہ اس محاورہ

Marfat.com

شیوع تمام سے کیسیکو انکار نہین ہو سکتا اگر بالفرض وہ روایات صحیحہ جلیلہ صریحہ صلاۃ
مغرب پیش از غروب شفق مین نہ بھی آتین تاہم جب کہ ہر نماز کے لیے جدا وقت کی تعیین
اور پیش از وقت یا وقت فوت کر کے نماز پڑھنے کی تحریم یقینی قطعی اجماعی تھی
ان روایات مین یہ مطلب بنظر محاورہ عمدہ محتمل اور استدلال مستدل تبطرق احتمال
باطل ومختل اور آیات واحادیث تعیین اوقات کا ان سے معارضہ غلط ومہمل ہوتا نہ کہ خود
اسی حدیث مین بالخصوص وصاف صریح مفسر بخصوص اور انھین بزور زبان بخاری و
مسلم سب بالائے طاق رکھ کر مردود واہیات بتلایئے یا الٹا ان محتملات کے
معارض بتاکر شاذ ومردود ٹھہرائیے یہ کیا مقتضائے انصاف ودیانت ہے یہ کیا
محدثی کی شان نزاکت ہے اب تو بحمد اللہ سب جھل کھل گیا حق وباطل میزان نظر مین تل گیا
اور واضح ہوا کہ یہ ساتون روایتین بھی انھین محاورات سے ہین جنمین دو آیتین اور بارہ
حدیثین ہمنے نقل کین ان سات سے ملکر اکیس مثالین ہو ئین وباللہ التوفیق **جواب دوم**
جانے دو انمین قبل انمین بعد یوہین سمجھو پھر ہمین کیا مضر اور تمھین کیا مفید شفقین
دو ہین احمر وابیض ان روایات قبل مین سپید مراد ہے ان روایات بعد مین
سرخ یون بھی تعارض مندفع اور سب طرق مجتمع ہو گئے حاصل یہ نکلا کہ شفق احمر
ڈوبنے کے بعد شفق ابیض مین نماز مغرب پڑھی اور انتظار فرمایا جب سپیدی
ڈوبی عشا پڑھی یہ بعینہ ہمارا مذہب مہذب اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کیطور پر جمع صوری ہے حقیقی توجب ہوتی کہ مغرب بعد غروب سپیدی
پڑھی جاتی اسکا ثبوت تم ہرگز نہ دیکے یہ جواب بنگاہ اولین ذہن فقیر مین
آیا تھا پھر دیکھا کہ امام ابن الہمام قدس سرہ نے بھی افادہ فرمایا رہی روایت ہفتم

سار حتی ذهب بیاض الافق وفحمة العشاء جسمین افق کی سپیدی جانے کے
بعد نزول ہے **اقول** وباللہ استعین **اولا** یہ بھی کب رہی آمین بھی وہی
تقریر جاری جیسے غاب الشفق بمعنے کاد ان یغیب یوہین ذهب البیاض بمعنے
کاد ان یذهب **ثانیا** حدیث مین بیاض افق ہے نہ بیاض شفق کنارہ
شرقی بھی افق ہے بعد غروب شمس مشرق سے سیاہی اٹھتی اور اسکے اوپر سپیدی
ہوتی ہی جسطرح طلوع فجر مین اسکا عکس جیسے قرآن عظیم مین حتی یتبین لکم الخیط
الابیض من الخیط الاسود من الفجر فرمایا جب فجر بلند ہوتی ہے وہ خیط اسود جاتا رہتا
ہے یون ہی جب مشرق سے سیاہی بلند ہوتی ہے سپیدی شرقی جاتی رہتی ہے اور
ہنوز وقت مغرب مین وسعت ہوتی ہے اور اسپر عمدہ قرینہ یہ کہ بیاض کے بعد فحمة
عشا جانے کا ذکر کیا فحمة عشا شام کا دھندلکا ہے موسم گرما مین تیزی نور شمس کے سبب
بعد غروب نظر کو ظاہر ہوتا ہے جب تارے کھلکر روشنی دیتے ہین زائل ہو جاتا ہے جیسے
چراغ کے سامنے سے تاریکی مین آکر کچھ دیر سخت ظلمت معلوم ہوتی پھر نگاہ ٹھہر جاتی
ہے زہر الربی مین ہے فحمة العشاء ھی اقبال اللیل واول سوادہ شرح
جامع الاصول للمصنف مین ہے ھی شدة سواد اللیل فی اولہ حتی اذا سکن
فورہ قلت بظهور النجوم وبسط نورها ولان العین اذا نظرت الی الظلمة
ابتداء لا تکاد ترے شیئا ظاہر ہے کہ اسکا جانا بیاض شفق کے جانے سے
بہت پہلے ہوتا ہے تو بیاض شفق جانا بیان کرکے پھر اسکے ذکر کی کیا حاجت تہی
ہان بیاض شرقی اس سے پہلے جاتی ہے تو اس معنے صحیح پر فحمة عشا کا ذکر عبث
ولغو نہ ہوگا **ثالثا** یہی حدیث اسی طریق مذکور سفین سے امام طحاوی نے یون

Marfat.com

روایت فرمائی حدثنا فهد ثنا الحمانی ثنا ابن عیینه عن ابن ابی نجیح
عن اسمعیل بن ابی ذویب قال کنت مع ابن عمر رضی الله تعالی عنهما فلما
غربت الشمس هبنا ان نقول الصلاۃ فسار حتی ذهبت فحمة العشاء
ورأینا بیاض الافق فنزل فصلے ثلثا المغرب وثنتین العشاء وقال هکذا
رأیت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یفعل یه بقاے شفق ابیض مین نص
صریح ہے که سر شام کا دھندلکا جاتا رہا اور ہمین افق کی سپیدی نظر آئی اُسوقت
نماز پڑھی اور کہا اسیطرح حضور اقدس صلے الله تعالے علیه وسلم نے کیا۔ العجا
ملاجی آپ تو بہت محدثی مین دم بھرتے ہین صحیح حدیثین بوجه محض تورد کرتے آئے
بخاری ومسلم کے رجال ناحق مردود الروایه بنائے اب اپنے لیے یه روایت حجت
بنالی جو آپکے مقبوله اصول محدثین پر ہرگز کسی طرح حجت نہین ہوسکتی اسکا مدار ابن
ابی نجیح پر ہے وہ مدلس تھا اور یہان روایت مین عنعنه کیا اور عنعنۂ مدلس جمہور
محدثین کے مذہب مختار و معتمد مین مردود و نامستند ہے اسی آپکی مبلغ علم تقریب
مین ہے عبد الله بن ابی نجیح یسار المکی ابو یسار الثقفی مولاهم ثقة رمی
بالقدر وربما دلس وہ قسم مرسل سے ہے تقریب وتدریب مین ہے الصحیح
التفصیل فما رواہ بلفظ محتمل لم یبین فیه السماع فمرسل لا یقبل وما بین
فیه کسمعت وحدثنا واخبرنا وشبهها فمقبول یحتج به اور مرسل کی نسبت
آپ خود فرما چکے روایت مرسل حجت نہین ہوتی نزدیک جماعت فقہا و جمہور محدثین کے
یه آپنے اُس حدیث صحیح متصل کو مردود مرسل بنا کر فرمایا تھا جسکا ذکر لطیفۂ دہم مین
گزرا جھوٹے ادعاے ارسال پر تو یه جوش وخروش اور سچے ارسال یقینی پر گونگ

Marfat.com

وخاموش یہ کیا مقتضائے حیا و دیانت ہے **جواب سوم** حدیث مذکور کی اصلا کسی طریق مین نہین کہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بعد غروب شفق ابیض نماز مغرب پڑھی نہ ہرگز ہرگز کسی روایت مین آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے بعذر سفر وقت حقیقۃً قضا کرکے دوسری نماز کے وقت مین پڑھنے کو فرمایا ابن عمر رضے اللہ تعالے عنہما کا مذہب یہ ہے کہ وقت مغرب شفق احمر تک ہے الدارقطنی عن ابن عمر رفعہ والصحیح وقفہ افادہ البیہقی والنووی انہ قال الشفق الحمرۃ اور ہمارے نزدیک شفق ابیض تک ہے ہو الصحیح روایۃ والرجیح درایۃ وقضیۃ الدلیل فعلیہ التاویل ہمارا مذہب اجلائے صحابہ مثل افضل الخلق بعد الرسل صدیق اکبر وام المؤمنین صدیقہ وامام العلماء معاذ بن جبل وسید القراء ابی بن کعب وسید الحفاظ ابو ہریرہ وعبد اللہ بن زبیر وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم واکابر تابعین مثل امام اجل محمد باقر وامیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز واجلائے تبع تابعین مثل امام الشام اوزاعی وامام الفقہاء والمحدثین والصالحین عبد اللہ بن مبارک وزفر بن الہذیل وائمہ لغت مثل مبرد وثعلب وفراء وبعض کبرائے شافعیہ مثل ابوسلیمان خطابی وامام مزنی تلمیذ خاص امام شافعی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالے علیہم سے منقول کما فی عمدۃ القاری وغنیۃ المتملی وغیرہما اب اگر ابن عمر رضے اللہ تعالے عنہما سے صراحۃً ثابت بھی ہو کہ اُنھون نے بعد غروب ابیض مغرب پڑھی تو صاف محتمل کہ اُنھون نے کسی سفر مین سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو بعد شفق احمر شفق ابیض مین مغرب اور اُسکے بعد عشا پڑھتے دیکھا اور اپنے اجتہاد کی بنا پر یہی سمجھا ہو کہ حضور والا صلوات اللہ تعالے وسلامہ

ثابت ہوجائے

علیہ نے وقت قضا کر کے جمع فرمائی آپ چاہے ابن عمر سے ثابت ہوجائے

کہ انہوں نے پہر رات گئے بلکہ آدھی رات ڈھلے مغرب پڑھی یہ انکے اپنے مذہب پر

مبنی ہوگا کہ جب وقت قضا ہوگیا تو گھڑی اور پہر سب یکسان مگر ہمپر حجت نہوگی

کہ ہمارے مذہب پر وہ جمع صوری ہی تھی جسے جمع حقیقی سے اصلا علاقہ نہ تھا یہ

تقریر بحمد اللہ تعالے وافی وکافی اور مخالف کے تمام دلائل وشبہات کی دافع

ونافی ہے اگر ہمت ہے تو کوئی حدیث صحیح صریح ایسی لاؤ جس سے صاف صاف

ثابت ہو کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے حقیقۃً شفق ابیض گزار کر

وقت اجماعی عشا مین مغرب پڑھی یا اسطور پڑھنے کا حکم فرمایا مگر بحول اللہ تعالے

قیامت تک کوئی حدیث ایسی نہ دکھا سکو گے بلکہ احادیث صحیحہ صریحہ جنمین حضور

اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا جمع فرمانا اور اسکا حکم دینا آیا وہ صراحۃً ہمارے

موافق اور جمع صوری مین ناطق ہین جنکا بیان واضح ہوچکا پھر ہمپر کیا جبر ہے کہ ایسی

احتمالی باتون مذبذب خیالون پر عمل کرین اور انکے سبب نمازونکی تعیین وتخصیص

اوقات کہ نصوص قاطعہ قرآن وحدیث واجماع امت سے ثابت ہے چھوڑ دین۔

ھکذا ینبغی التحقیق واللہ تعالی ولی التوفیق حدیث انس رضی اللہ

تعالی عنہ مروی بطریق عقیل بن خالد عن ابن شہاب عن انس جسکے

ایک لفظ مین ہے کہ ظہر کو وقت عصر تک تاخیر فرماتے الشیخان وابوداود

والنسائی حدثنا قتیبۃ زاد ابوداود وابن موھب المعنی قالا نا

المفضل ح والبخاری وحدہ حدثنا حسان الواسطی وھذا لفظہ

ثنا المفضل بن فضالہ عن عقیل عن ابن شہاب عن انس بن مالک قال کان

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر
الی وقت العصر ثم یجمع بینہما واذا زاغت صلی الظہر ثم رکب لفظ
قتیبۃ ثم نزل فجمع بینہما فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظہر ثم رکب
دوسرے لفظ مین ہے ظہر کو مؤخر فرماتے یہانتک کہ عصر کا اول وقت داخل
ہوتا پھر جمع کرتے مسلم حدثنی عمرو الناقد نا شبابۃ بن سوار المدائنی
نا لیث بن سعد عن عقیل فذکرہ وفیہ اخر الظہر حتی یدخل اول وقت
العصر ثم یجمع بینہما تیسرے لفظ مین یہ لفظ زائد ہے کہ مغرب کو تاخیر
کرتے یہانتک کہ شفق ڈوبنے کے وقت اُسے اور عشا کو ملاتے یا اُنھین جمع
فرماتے کہ شفق ڈوب جاتی مسلم حدثنی ابو الطاہر و عمرو بن السواد
قالا انا ابن وہب ثنی جابر بن اسمعیل عن عقیل وفیہ یؤخر المغرب حتی یجمع
بینہما وبین العشاء حین یغیب الشفق ورواہ النسائی قال اخبرنی
عمرو بن سواد بن الاسود بن عمرو وابو داود مختصرا قال حدثنا سلیمان
بن داود المہری کلاہما عن ابن وہب ورواہ الطحاوی حدثنا یونس
قال انا ابن وہب وفیہ حتی یغیب الشفق غیبت شفق کے جوابات شافیہ تو
بحمد اللہ اوپر گزرے ملاجی کو بڑا ناز یہان ان لفظون پر ہے کہ ظہر کو وقت عصر
تک مؤخر فرماکر جمع کرتے اُسپر حتے کے معنے مین لاطائل نحویت بگھار کر فرماتے
ہین پس مطلب یہ ہوا کہ تاخیر ظہر کی اس حد تک کرتے کہ منتہے تاخیر کا اول
وقت عصر کا ہونا یعنے ابھی تک ظہر نہ پڑھتے کہ عصر کا وقت آجاتا ان معنے
سے کسیکو انکار نہین مگر محرفین النصوص کو اول وقت عصر کا منتہے تاخیر کب ہے

Marfat.com

نہ نماز ظہر کا اگر ظہر کا ہو تو تم یہ جمع بینہما کے کچھ معنے نہین بنتے کہ بعد ہو چکنے ظہر کے

اول وقت عصر تک پھر جمع کرنا ساتھ عصر کے کسطرح ہو اھ ملخصا مہذبا ان
لنترانیون کا **جواب** تو بہت واضح ہے عصر یا وقت عصر یا اول وقت عصر
یا دخول وقت عصر تک ظہر کو متوخر کرنے کی جسطرح یہ معنے ممکن کہ ظہر نہ پڑھی یہانتک
کہ وقت عصر داخل ہوا یونہین یہ بھی متصور کہ ظہر مین اسقدر تاخیر فرمائی کہ اُس کے
ختم ہوتے ہی وقت عصر آگیا خود علمائے شافعیہ ان معنے کو تسلیم کرتے ہین صحیح
بخاری شریف مین فرمایا باب تاخیر الظہر الی العصر امام عسقلانی شافعی نے
فتح الباری پھر قسطلانی شافعی نے ارشاد الساری مین اُسکی شرح فرمائی [باب
تاخیر الظہر الی اول وقت العصر بحیث انه اذا فرغ منها یدخل وقت]
تالیها لا انه یجمع بینهما فی وقت واحد حافظ الشان کے لفظ یہ ہین المراد
انه عند فراغه منها دخل وقت العصر کما سیأتی عن ابی الشعثاء الخ اور اُس سے
فارغ ہوتے ہی جو عصر اپنے شروع وقت مین پڑھی جائیگی بداہتہ دونون نمازین مجتمع
ہو جائینگی تو اس معنے کو تحریف یا جمع بینہما کے مخالف کہنا صریح جہالت ہے
اقول وباللہ التوفیق تحقیق مقام یہ ہے کہ یؤخر الظہر مین ظہر سے صلاۃ ظہر مراد
ہونا تو بدیہی نماز ہی قابل تاخیر و تعجیل ہے نہ وقت جسکی تاخیر و تعجیل بقدرت عباد
مین نہین اور صلاۃ ظہر حقیقۃً تکبیر تحریمہ سے سلام تک مجموع افعال کا نام ہے نہ ہر
فعل یا آغاز نماز کہ جزء نماز ہے اور ایسے حقائق مین جزء شے شے نہین جو اسم کسی مرکب
مجموع اجزائے متعاقبہ فی الوجود کے مقابل موضوع ہو بنظر حقیقت اُسکا صدق نہ جزء
آخر کے ساتھ ہوگا نہ اُس سے پہلے مثلاً مکان اس مجموع جدران و سقف وغیرہا کا نام ہے

تو جب نیو بھری گئی یا پہلی اینٹ چنائی کی رکھی گئی مکان نہ کہینگے پس قبل فراغ
حقیقت صلاۃ جسے شرع مطہر نماز گنے اور معتبر رکھے متحقق نہین تو بحکم حقیقت
انتہائے تاخیر نماز عین وقت فراغ پر ہے نہ وقت تکبیر کہ ہنوز زمانہ عدم صدق
اسم باقی ہے اب حدیث کے الفاظ دیکھیے تاخیر نماز کی انتہا ابتدائے وقت عصر
پر بتائی گئی ہے اور اسکی انتہا فراغ پر تھی تو ثابت ہوا کہ ظہر سے فراغ وقت ظہر کے
جزء اخیر مین ہوا یہی بعینہ ہمارا مقصود ہے اگر معنے وہ لیے جائین جو ملاجی بتاتے
ہین کہ اول وقت عصر مین نماز ظہر شروع کی تو تاخیر ظہر اول وقت عصر پر منتہی نہ ہوتی
بلکہ اوسط وقت عصر تک رہی یہ خلاف ارشاد حدیث ہے تو بلحاظ حقیقت شرعیہ معنے
حدیث وہی ہین جنھین ملاجی تحریف نصوص بتارہے ہین ہان مجازاً آغاز نماز پر بھی
اسم نماز اطلاق کرتے ہین تو ہمارے اور ملاجی کے معنے مین وہی فرق ہے جو حقیقت
و مجاز مین بحمد اللہ اس بیان جلی البرہان سے واضح ہو گیا کہ ملاجی کا منتہائے تاخیر و
منتہائے نماز ظہر مین تفرقہ پر حکم کرنا جہالت تھا ملاجی نے اتنا سچ کہا کہ منتہے تاخیر کا
اول وقت عصر کا ہوتا آگے جو یہ حاشیہ چڑھایا کہ یعنی ابھی تک ظہر نہ پڑھنے کہ وقت
عصر آجانا نزا ادعائے بیدلیل ہے طرفہ یہ کہ خود بھی حضرت نے انھین لفظون سے تعبیر
کی جنھین دونون معنے محتمل مگر عقل و وہابیت تو باہم اقصے طرفین نقیض پر ہین وللہ الحمد
ثم اقول وبحول اللہ اصل ظہر کی وقت عصر تک تاخیر مد کنار اگر صاف یہ لفظ
آئے کہ ظہر اول وقت عصر مین پڑھی مدعائے مخالف مین نص نہ تھی ظہر مین و عشائین
مین آخر وقت اول و اول وقت آخر آن واحد فصل مشترک بین الزمانین ہے اور صلاۃ بمعنی آغاز
صلاۃ و فراغ عن الصلاۃ دونون مستعمل تو بحکم مقدمہ اولے جس نماز کے فراغ پر اسکا وقت

ختم ہو جائے اُسے جسطرح یون کہہ سکتے ہین کہ اپنے وقت کے جزء اخیر مین تمام ہوئی
یوہین یہ بھی کہ وقت آیندہ کے جزء اول مین اُس سے فراغ ہوا اور بحکم مقدمۂ ثانیہ
تعبیر ثانی کو ان لفظون سے بھی ادا کر سکتے ہین کہ نماز وقت نماز آیندہ مین پڑھی کہ نماز
پڑھنا فراغ عن الصلاۃ تھا اور فراغ عن الصلاۃ آخر وقت مین ہوا اور آخر وقت ماضی
اول وقت آتی ہے و لہذا ساتون احادیث مذکورۂ امامت جبرئیل و سوال سائل
مین جب کہ بظاہر عصر ماضی و ظہر حال دونون ایک وقت پڑھنا نکلتا تھا بلکہ حدیث
امامت عند الترمذی و حدیث سائل عند ابی داود مین صاف تصریح تھی کہ آج کی ظہر
کل کی عصر کے وقت پڑھی خود امام شافعی و جمہور علمائے کرام رحمہم اللہ تعالے نے
انھین صلاۃ عصر دیروزہ کو ابتدائے نماز اور صلاۃ ظہر امروزہ کو فراغ نماز پر حمل کیا یعنی
ایک مثل سایہ پر کل کی عصر شروع فرمائی تھی اور آج کی ظہر ختم اسیکو یون تعبیر فرمایا گیا
کہ ظہر امروز و عصر دیروزہ کے وقتمین پڑھی امام اجل ابو زکریا نووی شافعی رحمہ اللہ
تعالی شرح صحیح مسلم شریف مین زیر حدیث اذا صلیتم الظہر فانہ وقت الی ان
یحضر العصر فرماتے ہین احتج الشافعی و الاکثرون بظاہر الحدیث الذی نحن فیہ واجابوا
عن حدیث جبریل علیہ السلام بان معناہ فرغ من الظہر حین صار ظل
کل شئ مثلہ و شرع فی العصر فی الیوم الاول حین صار ظل کل شئ مثلہ فلا
اشتراک بینہما مرقاۃ شرح مشکوۃ مین ہے فی روایۃ حین کان ظل کل شئ
مثلہ کوقت العصر بالامس ای فرغ من الظہر ح کما شرع فی العصر
فی الیوم الاول ح قال الشافعی و بہ یندفع اشتراکہما فی وقت واحد
ثم اقول ہان مین علما سے کیون نقل کرون خود ملاجی اپنے ہی لکھے کو نہ دیکھین

اقرء کتبک کفی بنفسک الیوم علیک شہید ۱ مسئلہ وقت ظہر مین جو ایک
مثل کا اثبات ہیش نظر تھا پاؤن تلے کی سوجھی اگلا پچھلا نہ سوچے سمجھے صاف
صاف انھین معنے کا اقرار کر گئے یہ کیا خبر تھی کہ دو قدم چلکر یہ اقرار جان کا آزار ہو جائیگا
حدیث سائل بروایت نسائی عن جابر رضی اللہ تعالے عنہ نقل کرکے فرماتے
ہین معنے اسکے یہ ہین کہ پہلے دن عصر جب پڑھی کہ سایہ ایک مثل آگیا اور دوسرے
دن ظہر سے ایک مثل پر فارغ ہوئے یہ معنے نہین کہ ظہر پڑھنی شروع کی دوسرے دن
اسیوقت جسمین پہلے دن عصر پڑھی تھی ۱ھ ملخصا کیون ملاجی جب صلاۃ بمعنی
فراغ عن الصلاۃ آپ خود لے رہے ہین تو اخر الظہر کے معنے اخر الفراغ عن الظہر
لینا کیون تحریف نصوص ہو گیا ہان اسکا علاج نہین کہ شریعت تمھارے گھر کی ہی
اپنے لیے تحریف تبدیل انکا تکذیب جو چاہو حلال کر لو مزہ یہ ہی کہ فقط اتنی پر
قناعت نہ کی لاج کا بھلا ہو حدیث امامت جبریل عن ابن عباس رضی اللہ تعالے
عنہما بھی نقل کی اور ابو داود کے لفظ چھوڑ کر خاص ترمذی ہی کی روایت لی جسمین
صاف نقل کیا کہ ظہر امروزہ عصر دیروزہ کے وقت مین پڑھی اور بکمال خوش طالعی
اسے بھی لکھدیا کہ معنے اسکے بھی وہی ہین جو حدیث نسآئی کے بیان کیے گئے یعنے
پہلے دن عصر شروع کی ایک مثل پر اور دوسرے دن فارغ ہوئے ظہر سے ایک
مثل پر ملاجی جب ایک نماز دوسری کے وقت مین پڑھنا ان صریح لفظون کے بھی
خود یہ معنے لے رہے ہو کہ نماز پڑھی تو اپنے وقت مین مگر اُس سے فراغ دوسری
کے ابتدائی وقت پر ہوا تو اب کس منھ سے یہ حدیثین اثبات جمع مین پیش
کرتے اور انھین نص صریح ناقابل تاویل بتاتے ہو ان مین تو تصریح دکھا بھی نسکے

بوصاف صاف اس حدیث ترمذی مین تھی جب اسکے یہ معنے بنا رہے ہو انگی
بدرجۂ اولے بنینگے اور اول تا آخر تمھارے سب عوے قل موتوا بغیظکم سنین گے
انصاف ہو تو ایک یہی حرف تمھاری ساری محنت کو پہلی منزل پہنچانے کے
لیے بس ہی و للہ الحمد یہ کلام تو ملاجی کی جہالتون سے متعلق تھا اب مثل حدیث ابن
عمر رضی اللہ تعالے عنہما اس حدیث کے بھی جواب بعون الوہاب اسی طرز صواب پر
لیجیے و باللہ التوفیق **جواب اول** دخول عصر سے قرب عصر مراد ہے
جسکی اکیس ۲۱ مثالین آیات و احادیث سے اوپر گزر ین خصوصا حدیث ہشتم میں
ہمنے روایت صحیحہ صحیح مسلم و سنن ابی داود و سنن نسائی سے روشن ثبوت دیا
کہ دوسرے وقت تک تاخیر درکنار ایک نماز اپنے آخر وقت مین دوسرے وقت
کے قریب پڑھنے کو یہانتک کہا جاتا ہے کہ دوسری نماز کے وقت مین پڑھی
الی ھذا الجواب اشار الامام الطحاوی رحمہ اللہ تعالی حیث قال قد یحتمل
ان یکون قولہ الی اول وقت العصر الی قرب اول وقت العصر **جواب ثانی**
اقول وقت ظہر و مثل سمجھو خواہ ایک اسکی حقیقت واقعیہ کا ادراک طاقت بشری
سے خارج ہے آسمان بھی صاف ہو زمین بھی ہموار تاہم پیمایش اقدام یا کوئی چیز
زمین مین کھڑی کر کے ناپنا تو ہرگز غایت تخمین بقدر ورتک بھی بالغ نہین نہایت
تصحیح عمل امثال دائرہ ہندیہ ہے وہ بھی حقیقت امر ہرگز نہین بتا سکتا **اولا**
دائرہ کی صحت سطح کا استوا سطح دائرۃ الافق سے اسکی پوری موازات مقیاس کا
سطح دائرہ نصف النہار سے ذرہ بھر مائل نہ ہونا مدخل و مخرج کے نقاط نا متجزیہ
کی صحیح تعیین قوس محصورہ کی ٹھیک تنصیف پھر ظل کا خط نا متجزی پر وقعی انطباق

پھر اُسکی حقیقی مقدار پھر اُسپر مثل یا مثلین کی نے کمی بیشی زیادت انہین سے کسی پر جزم متیسر نہین ثانیاً بالفرض محال عادی یہ سب حق حقیقت پر صحیح بھی ہوجایئن تاہم خط نصف النہار کا سطح عظیمۂ نصف النہار مین ہونا معلوم نہین بلکہ نہ ہونا ثابت و معلوم ہے کہ شمس بوجہ تقاطع معدل و منطقہ اپنی سیر خاص سے لمحہ بھر بھی ایک مدار پر نہین رہتا تو منتصف مابین المدخل والمخرج ہمیشہ خط نصف النہار سے شرقی یا غربی ہے مگر جب کہ دائرۃ الزوال پر مرکز نیر کا انطباق اور احد الانقلابین مین حلول آن واحد مین ہو اور وہ نہایت نادر ہے ثالثاً اس نادر کو بھی فرض کر لیجیے تاہم علم کیطرف اصلا سبیل نہین کہ حلول انقلاب یا وصول دائرہ جاننے کے طرق جو زیجات مین موضوع ہین سب ظنی اور تخمینی ہین کسی کوکب کی تقویم حقیقی معلوم کرنا حساب کا کام ہے نہ ارصاد کا جداول جیوب و ظلال و میول و اوساط و تعاویل مراکز و مواضع اوجات و تفاوت ایام حقیقیہ و وسطیہ و فصل ما بین المرکزین و عروض و اطوال بلاد و درج و اجزاے استوائیہ و طوالع و مطالع بلدیہ وغیرہا امور کہ اس ادراک کے ذرائع ہین سب فی انفسہا محض تخمین ہین اور اسپر ثبات زیجات بر فع و اسقاط حصص کسرات تخمین بالاے تخمین پا گی ہے اُسے جسنے ہر نقیر و قطمیر مین عجز و جہل بشر کو ظاہر کیا اور ذرہ ذرہ عالم اپنے کمال علم و قدرت کو جلوہ دیا سبحنک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم و لہذا الملتقو وقتین سے کچھ پہلے اور کچھ بعد تک عامۂ خلق کے نزدیک وقت مشکوک ہے اسیکو وقت بین الوقتین کہتے ہین اسمین نظر ناظر کبھی حالت شک مین رہتی ہے کبھی بقاے وقت اول کبھی دخول وقت آخر گمان کرتی ہی اور واقع وہ ہے جو رب العزۃ جل وعلا کے علم مین ہے صاحب وحی خصوصًا

عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بحکم نبأنی العلیم الخبیر
عین وقت حقیقی پر مطلع ہو کر نماز ظہر ایسے اخیر وقت مین ادا فرماتے اور سلام پھیرتے ہی
معًا وقت عصر کی ابتدائے حقیقی جو خاص علم الٰہی مین تھی شروع ہو جاتے اور دیگر
ناظرین کہ وحی سے بہرہ نہین رکھتے براہ اشتباہ اُسے وقت آخر مین گمان کرین اصلا
محل تعجب نہین نہ معاذ اللہ اسمین بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کسر شان
کہ علوم خاصہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مین حضور کا شریک ہونا کچھ منافی
صحابیت نہین بلکہ واجب ولازم ہے فقیر غفرلہ المولی القدیر احادیث کثیرہ سے
خاص اس جزئیہ کی نظیرین پیش کر سکتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے ایسے وقت نمازین پڑھین یا سحری تناول فرمائی کہ ناظرین کو بقائے وقت
مین شک یا خروج وقت کا گمان گزرتا بلکہ اجلۂ حذاق صحابہ کی تمییز ومعرفت
مین دیگر ناظرین شریک نہ ہوتے علم محمدی تو علم محمدی ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مثلاً **حدیث ۱** حدیث سائل کہ صحیح مسلم وسنن ابوداود وسنن نسائی ومسند
امام احمد وحجج امام ابن ابان ومصنف طحاوی مین سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے مروی اسمین ظہر روز اول کی نسبت مسلم ونسائی کی روایت یون ہے
اقام بالظہر حین زالت الشمس والقائل یقول قد انتصف النہار وھو
کان اعلم منہم ظہر سورج ڈھلتے ہی قائم فرمائی اس حال مین کہ کہنے والا کہہ
ٹھیک دوپہر ہے اور حضور اُن سے زیادہ جانتے تھے ابوداود کے یہ لفظ ہین حتی
قال القائل انتصف النہار وھو اعلم یہان تک کہ کہنے والے نے کہا دوپہر
ہوا اور حضور کو حقیقت امر کی خوب خبر تھی احمد وطحاوی کے لفظ یون ہین

والقائل یقول انتصف النہار اولم وکان اعلم منہم کہنے والا کہتا دوپہر ہے یا ابھی دوپہر بھی نہ ہوا اور حضور کے علم سے اُن کے علموں کو کیا نسبت تھی۔

حدیث ۲ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داود و سنن نسائی و کتاب طحاوی مین بارہ حدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ دربارہ انکار جمع بین الصلاتین کہ عنقریب انشاء اللہ القریب المجیب مذکور ہوگی یہ ہے صلی الفجر یومئذ قبل میقاتہا ابوداود کے لفظ یون ہین صلے صلاۃ الصبح من الغد قبل وقتہا طحاوی کی روایت یون ہے صلی الفجر یومئذ لغیر میقاتہا یعنے حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ذی الحجہ کی دسوین تاریخ مزدلفہ مین صبح کی نماز اُسکے وقت سے پہلے پڑھی بیوقت پڑھی امام بدر عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مین فرماتے ہین قولہ قبل میقاتہا بان قدم علے وقت ظہور طلوع الصبح للعامۃ و قد ظہر لہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم طلوعہ اما بالوحی او بغیرہ یعنے قبل وقت پڑھنے کے یہ معنی ہین کہ اور لوگون پر صبح کا طلوع کرنا ظاہر نہ ہوا تھا حضور پر نور صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو وحی وغیرہ سے معلوم ہوگیا حدیث ۳ صحیح بخاری شریف مین عبدالرحمن بن یزید نخعی سے خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی نسبت ہے ثم صلے الفجر حین طلع الفجر قائل یقول طلع الفجر وقائل یقول لم یطلع الفجر واولہ قال خرجنا مع عبد اللہ الی مکۃ ثم قدمنا جمعا الحدیث یعنے ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتھ حج کو چلے مزدلفہ پہنچے وہان حضرت عبداللہ نے نماز فجر طلوع فجر ہوتے ہی پڑھی کوئی کہتا فجر

ہو گیا ہے کوئی کہتا ابھی نہیں حدیث ۴ امام ابوجعفر طحاوی انھیں عبد الرحمن نخعی
سے راوی قال صلی عبد اللہ باصحابہ صلاۃ المغرب فقام اصحابہ
یتراءون الشمس فقال ما تنظرون قالوا ننظر اغابت الشمس فقال عبد اللہ ھذا واللہ
الذی لا الہ الا ھو وقت ھذہ الصلاۃ الحدیث یعنے عبد اللہ رضی اللہ تعالی
عنہ نے اپنے اصحاب کو نماز مغرب پڑھائی اُن کے اصحاب اُٹھکر سورج دیکھنے لگے
فرمایا کیا دیکھتے ہو عرض کی یہ دیکھتے ہیں کہ سورج ڈوبا یا نہیں فرمایا قسم اللہ کی جسکے
سوا کوئی سچا معبود نہیں کہ یہ عین وقت اس نماز کا ہے (م) نماز سے فارغ ہو کر بھی اُن کے
اصحاب کو شبہہ تھا کہ سورج اب بھی غروب ہوا یا نہیں فان صلی حقیقۃ فی
الفعل دون الارادۃ والفاء للتعقیب حدیث ۵ بخاری مسلم ترمذی
نسائی ابن ماجہ طحاوی بطریق انس رضی اللہ تعالے عنہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ
تعالی عنہ سے راوی قال تسحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ثم قمنا
الی الصلاۃ قلت کم کان قدرھا بینھما قال خمسین آیۃ ہمنے حضور پر نور صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز فجر کے لیے کھڑے ہو گئے میں نے پوچھا
بیچمیں کتنا فاصلہ دیا کہا پچاس آیت پڑھنے کا حدیث ۶ بخاری ونسائی
بطریق قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی ان نبی اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورھما قام
نبی اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الی الصلاۃ فصلی قلت لانس کم کان بین فراغھما
من سحورھما ودخولھما فی الصلاۃ قال قدر ما یقرء الرجل خمسین آیۃ یعنے نبی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وزید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ نے سحری تناول فرمائی

جب کھانے سے فارغ ہوئے حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نماز صبح کے لیے
کھڑے ہوگئے نماز پڑھ لی مین نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا سحری سے
فارغ اور نماز مین داخل ہونین کتنا فصل ہوا کہا اسقدر کہ آدمی پچاس آیتین پڑھ لے
امام تورپشتی حنفی پھر علامہ طیبی شافعی پھر علامہ علی قاری شرح مشکوۃ مین اس حدیث کے
نیچے فرماتے ہین ھذا التقدیر لا یجوز لعموم المؤمنین الاخذ به وانما
اخذه رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم لاطلاع الله تعالی ایاه وکان
صلی الله تعالی علیه وسلم معصوما عن الخطأ فی الدین یہ اندازہ وہ ہو کہ عام امت کو
اسے اختیار کرنا جائز نہین سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اُسے اسلیے
اختیار فرمایا کہ رب العزة جل وعلا نے حضور کو وقت حقیقی پر اطلاع فرمائی تھی اور
حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دین مین خطاسے معصوم تھے **حدیث ۷**
نسائی وطحاوی زر بن حبیش سے راوی قال قلنا لحذیفة ای ساعة تسحرت
مع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال هو النهار الا ان الشمس لم تطلع ہم نے حذیفہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا آپنے حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے ساتھ
کسوقت سحری کھائی تھی کہا دن ہی تھا مگر یہ کہ سورج نہ چمکا تھا امام طحاوی کی روایت
مین یون صاف تر ہے قلت بعد الصبح قال بعد الصبح غیر ان الشمس لم
تطلع مین نے کہا بعد صبح کہا ہان بعد صبح کے مگر آفتاب نہ نکلا تھا) رائے فقیر مین
ان روایات کا عمدہ محمل یہی ہے کہ سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے علم
نبوت کے مطابق حقیقی منتہائے لیل پر سحری تناول فرمائی کہ فراغ کے ساتھ ہی صبح
چمک آئی حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کو گمان ہوا کہ سحری دن مین کھائی بعد صبح اور

Marfat.com

واقعی جو شخص سحری کا پچھلا نوالہ کھا کر آسمان پر نظر اٹھائے تو صبح طالع پائے
وہ سوا اسکے کیا گمان کرسکتا ہے **حدیث ۸** ابوداود نے اپنی سنن مین
باب وضع کیا باب المسافر یصلی وھو یشک فی الوقت اور اسمین انھین
انس رضی اللہ تعالی عنہ سے جنکی حدیث مین ہم یہان کلام کر رہے ہین روایت
کی قال کنا اذا کنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی السفر فقلنا
زالت الشمس او لم تزل صلی الظہر ثم ارتحل جب ہم حضور اقدس سید عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب سفر مین ہوتے ہم کہتے سورج ڈھلا یا ابھی ڈھلا بھی
نہین حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اسوقت نماز ظہر پڑھکر کوچ فرما دیتے
حدیث ۹ ابوداود اسی باب مین اور نیز نسائی وطحاوی انھین انس رضی اللہ
تعالی عنہ سے راوی کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا نزل منزلا
لم یرتحل حتی یصلی الظہر فقال له رجل وان کان نصف النہار قال وان کان نصف النہار
یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب کسی منزل مین اترتے ظہر پڑھے
کوچ نفرماتے کسی نے کہا اگرچہ دوپہر کو فرمایا اگرچہ دوپہر کو نسائی کے لفظ یون ہین فقال له رجل
وان کانت بنصف النہار قال وان کانت بنصف النہار یعنے کسی نے پوچھا
اگرچہ وہ نماز دوپہر مین ہوتی فرمایا اگرچہ دوپہر مین ہوتی **لطیفہ اوّل**
ملاجی کو تو یہ منظور ہے کہ جہان جیسے بنے اپنا مطلب بنائین یہان تو قول انس
رضی اللہ تعالی عنہ کو کہ وقت عصر کا آغاز ہو جاتا ایسی تحقیق یقینی پر حمل کیا جسمین
اصلا گنجائش تاویل نہین اور مسئلہ وقت ظہر مین جب علمائے حنفیہ نے حدیث
صحیح جلیل صحیح بخاری شریف سے استدلال کیا کہ ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا

ایک سفر مین ہم حاضر رکاب سعادت سلطان رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ
تھے موذن نے ظہر کی اذان دینی چاہی فرمایا وقت ٹھنڈا کر دیر کے بعد انھون
نے پھر اذان کا قصد کیا پھر فرمایا وقت ٹھنڈا کر ایک دیر کے بعد انھون نے پھر
ارادہ کیا فرمایا وقت ٹھنڈا کر حتی ساوی الظل التلول یہان تک کہ ٹیلون کا
سایہ اُن کے برابر آگیا سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا ان شدۃ الحر
من فیح جھنم گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے تو انھین نماز ظہر ٹھنڈے وقت
مین پڑھو ظاہر ہے کہ ٹھیک دوپہر خصوصا موسم گرما مین کہ وہی زمانہ ابراد ہے
ٹیلون کا سایہ اصلا نہین ہوتا بہت دیر کے بعد ظاہر ہوتا ہے امام اجل ابوزکریا نووی
شافعی شرح مسلم شریف مین فرماتے ہین التلول منبطحۃ غیر منتصبۃ ولا
یصیر لہا فی العادۃ الا بعد زوال الشمس بکثیر ٹیلے زمین پر پھیلے ہوتے
ہین نہ بلند عادۃ انکا سایہ نہین پڑتا مگر سورج ڈھلنے سے بہت دیر کے بعد امام ابن
اثیر جزری شافعی نہایہ مین فرماتے ہین ھی منبطحۃ لا یظہر لہا ظل الا اذا
ذھب اکثر وقت الظہر ٹیلے پست ہوتے ہین اُن کے لیے سایہ ظاہر ہی نہین
ہوتا مگر جب ظہر کا اکثر وقت جاتا رہے) جب خود ائمہ شافعیہ کی شہادت سے ثابت
اور نیز مشاہدہ وعقل وقواعد علم ظل شاہد کہ ٹیلون کے سائے کی ابتدا زوال سے بہت
دیر کے بعد ہوتی ہے تو ظاہر ہے کہ سایہ ٹیلون کے برابر اسوقت پہنچیگا جب بلند
چیزون کا سایہ ایک مثل سے بہت گزر جائیگا اسوقت تک حضور اقدس صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے گرمیون مین ظہر ٹھنڈی کرنے کا حکم فرمایا اور اسکے بعد موذن کو
اجازت اذان عطا ہوئی تو بلاشبہہ دوسری مثل مین وقت ظہر باقی رہنا ثابت ہوا

Marfat.com

جیسا کہ ہمارے امام رضی اللہ تعالے عنہ کا مذہب ہے یہ دلیل ساطع بحمد اللہ تعالے
لاجواب تھی یہان ملاجی حالت اضطراب مین فرما گئے کہ مساوی کہنا اوری یعنی
سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالے عنہ کا سایہ ٹیلونکو ظاہر ہے کہ تخمیناً اور تقریباً
ہے نہ باینطور کہ گز رکھکر ناپ لیا تھا کیون حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ
تعالی عنہ نے تو گز رکھکر نا پا تھا یوہین تخمیناً مساوات بتادی مگر انس رضی اللہ
تعالی عنہ کا گز رکھکر ناپ لینا آپکو معلوم ہو گیا ہو گا آخر دخول وقت عصر یوہین تو
معلوم ہو گا کہ سایہ اس مقدار کو پہنچ جائے اُسکا علم بے ناپے کیونکر ہو بلکہ
یہان تو غالباً دو ناپون کی ضرورت ہے ایک وقت نصف النہار کہ سایہ اصلی
کی مقدار ناپین دوسری اسوقت کہ سایہ بعد ظل اصلی مقدار مطلوب کو پہنچا یا نہین
جب اُنھون نے ایک ناپ نہ کی یوہین تخمیناً فرمادیا انھون نے دونا پین کا ہکو کی ہونگی
یوہین تخمیناً فرمادیا ہو گا کہ عصر کا اول وقت داخل ہو گیا جیسے آپ وہان احتمال
نکالا چاہتے ہین کہ واقع مین مساوی نہ ہوا ہو گا اور ظہر ایک مثل کے اندر ہوئی
یہان بھی وہی احتمال پیدا رہیگا کہ واقع مین وقت عصر نہ آیا تھا ظہر اپنے ہی وقت مین
ہوئی یہ کیا حیاداری و مکابرہ ہے کہ جابجا جو باتین خود اختیار کرتے جاؤ دوسرا
کرے تو آنکھین دکھاؤ تحریف نصوص بتاؤ اس تحکم کی کوئی حد ہے **لطیفہ ۲**

اقول خدا انصاف دے تو یہان تخمینہ مین اتنی ہی غلطی ہو گی جتنی دیر مین ظہر
کی دو رکعتین پڑھی جائین اور حدیث ابو ذر رضے اللہ تعالے عنہ مین سخت
فاحش غلطی ماننی پڑے گی جسے اُن کیطرف بیدلیل نسبت کر دینا صراحۃً سوئے
ادب خود امام شافعی المذہب کی تصریح سے واضح ہو کہ سایہ طول کی ابتدا

اُسوقت ہوتی ہے جب بلند چیزون کا سایہ سایہ اصلی کے سوا نصف مثل سے اکثر گزر جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ ٹیلون کا سایہ ابھی نصف مثل تک بھی نہ پہنچیگا کہ اور چیزون کا سایہ سایہ اصلی کے سوا ایک مثل سے گزر جائیگا کہ اول توجسطرح ظہور ظل مین تفاوت شدید ہے کہ اتنی دیر کے بعد انکا سایہ پیدا ہوتا ہے یوہین زیادت ظل مین فرق رہیگا بلند چیزونکا سایہ اپنی نسبت پر جتنی دیر مین جتنا بڑھے گا ٹیلونکا سایہ اپنی نسبت مین اُس سے کم بڑھے گا کما لا یخفے علی العارف بقواعد الفن تو لاجرم جسوقت ٹیلون کا سایہ پیدا ہوا اور بلندیون کا سایہ سایہ اصلی کے سوا نصف مثل سے زائد تھا اب کچھ دیر کے بعد بلندیون کا سایہ نصف مثل سے کم بڑھکر ایک مثل ظل اصلی سے گزر گیا اُسوقت ٹیلون کا سایہ اُس کم از نصف سے بھی کم ہوگا اور اس تحفظ نسبت تفاوت کو نہ بھی مانیے تو خیر کم از نصف ہی جانیے پھر بہرحال اس سے اتنی دیر اور مجرا کیجیے جسمین اذان کا حکم ہوا اور اُسکے بعد جماعت فرمائی گئی تو حساب سے آپکے طور پر اُسوقت ٹیلونکا سایہ کوئی چہارم ہی کی قدر رہتا ہے اُسے ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ کا فرما دینا کہ سایہ برابر ہوگیا تھا کس قدر بعید و ناقابل قبول ہے کیا اچھا انصاف ہی کہ یا تو تخمین مین اُتنی غلطی نامسموع کہ جسمین دو رکعتین پڑھ لیجائین یا اپنے داؤن کو یہ بھاری غلطی مقبول کہ سیر مین پسیری کا دھوکا بحمد اللہ تعالی اس تقریر سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ وہان تخمین سے جواب دینا محض جہل و باطل تھا **لطیفہ ۳) اقول**

وہان ایک سخن خوش ادائی یہ کی ہے کہ وہ تخمینا برابر ہونا بھی مع سایہ اصلی کے ہے نہ سایہ

اصلی الگ کرکے وھذا لا ینبغی علی من لہ ادنی عقل تو دراصل سایہ ٹیلون کا بعد نکل لینے

سایہ اصلی کے تخمینا آدھی مثل ہوگا یا کچھ زیادہ اور مثل کے ختم ہین اتنی دیر ہوگی کہ بخوبی

فارغ ہوتے ہونگے ملاجی ذرا کچھ دنون جنگل کی ہوا کھاؤ ٹیلونکی ہری ہری ڈوب ٹھنڈے
وقت کی سنہری دھوپ دیکھو کہ آنکھونکے تیور ٹھکانے آئین علاّ تو فرما رہے ہین کہ
ٹیلون کا سایہ پڑتا ہی نہین جب تک آدھے سے زیادہ وقت ظہر نہ نکل جاۓ
ملاجی اُن کے لیے ٹھیک دوپہر کا سایہ بتا رہے ہین اور وہ بھی تھوڑا نہ بہت آدھی
مثل جبھی تو کہتے ہین کہ وہابی ہو کر آدمی کی عقل ٹیلونکا سایہ زوال ہو جاتی ہے
(لطیفہ ۴) **اقول** اور بڑھکر نزاکت فرمائی ہے کہ مساوات سایہ کے ٹیلونسے
مقدار مین مراد نہ ہو بلکہ ظہور مین یعنے پہلے سایہ جانب شرقی معدوم تھا اور مساوات
نہ تھی ٹیلون سے کیونکہ وہ موجود تھے اور وقت اذان کے سایہ جانب شرقی بھی
ظاہر ہو گیا پس برابر ہو گیا ٹیلون کے ظاہر ہونے مین اور موجود ہونے مین نہ مقدار
مین اس جواب کی قدر ملاجی اپنے ہی ایمان سے بتا دین وقت ٹھنڈا فرمایا یہانتک
کہ ٹیلونکا سایہ اُنکے برابر آیا اسکے یہ معنے کہ ٹیلے بھی موجود تھے سایہ بھی موجود ہو گیا
اگرچہ وہ دس گز ہون یہ جو برابر لے سبحن اللہ اسے کیون تحریف نصوص کہیے گا کہ یہ تو
مطلب کی گڑھت ہے ایسا لقب تو خاص بیچارے حنفیہ کا خلعت ہے ملاجی اگر کوئی
کہے کہ مین ملاجی کے پاس رہا یہان تک کہ آنکی داڑھی بانس برابر ہو گئی تو اسکے معنے
یہی ہونگے نہ کہ ملاجی کا سبزہ آغاز ہوا کہ پہلے بانس موجود تھا اور ملاجی کی داڑھی
معدوم جب روان کچھ چمکا چمکتے ہی بانس برابر ہو گیا کہ اب بانس بھی موجود بال
بھی موجود ع مرغک از بیضہ برون آید و دانہ طلبد (لطیفہ ۵) **اقول**
یہ بکف چراغی و تحریف صریح قابل ملاحظہ کہ خود ہی حنفیہ و شافعیہ کے مسئلہ مختلف
فیہا مین شافعیہ سے حجت لانے کو فتح الباری امام عسقلانی سے یہ عبارت نقل کی کہ

Marfat.com

يحتمل ان يراد بهذه المساواة ظهورا لظل بجنب لتل بعد ان لم يكن ظاهرا

جسمین ٹیلون کے بے سایہ اصلی ہونے کی صاف نفی تھی حضرت تووہ دعوے کرچکے تھے

کہ اُنکا سایہ اصلی آدھی شل کے قریب ہوتا ہے لاجرم معدوم ہونیمین جانب شرق کی قید

بڑھائی کہ مشرق کیطرف معدوم تھا اور اُسے فتح الباری کیطرف نسبت کردیا کہ

جیسا کہا فتح الباری مین ویحتمل ان یراد الخ ملاجی دھرم سے کہنا یہ تحریف تو نہین

(لطیفہ ۶) اقول فتح الباری کے طور پر تو مشارکت فی الوجود غایت بن سکتی ہی

کہ دوپہر کو ٹیلو نکا سایہ اصلا نہ تھا دیر فرمائی یہانتک کہ موجود ہوا اگرچہ ٹیلون سے

سایہ مساوی ہونیکی ہرگز یہ معنے نہین مگر آپ اپنی خبر لیجیے آپ کے نزدیک تو ٹھیک

دوپہر کو ٹیلون کا سایہ آدھا مثل تھا تو ظہور ووجود مین برابری صبح سے شام تک

دن بھر رہی اس غایت مقرر کرنے کے کیا معنے کہ وقت ٹھنڈا فرمایا یہانتک کہ سایہ

وجود مین ٹیلون کے برابر ہوگیا اور جانب شرقی کی قید حدیث مین کہان یہ آپکی

نری من گڑھت ہے تاویل گڑھی مساوات فی الظہور تفریع کی مساوات فی الوجود

اور مفرع علیہ وجود شرقی کیا جب تک وجود غربی شمالی تھا مساوات فی الوجود

نہ تھی اب کہ وجود شرقی ملا مساوات ہوئی کچھ بھی ٹھکانے کی کہتے ہو (لطیفہ ۷)

اقول ملاجی جب آپکے دھرم مین سایہ وقت نصف النہار بھی موجود تھا

تو زوال ہوتے ہی قطعاً معاً شرقی ہوا تو یہ مساوات خاص آغاز وقت ظہر پہ پیدا

ہوئی اور حدیث مین یہ ارشاد ہے کہ مؤذن نے تین بار ارادہ اذان کیا ہر بار

حکم ابرد ابرد تاخیر ملا یہانتک کہ سایہ مساوی ہوا کیا یہ ارادہ ہاے اذان وحکمہاے

ابراد سب پیش از زوال ہولیے تھے شاید سپہر دن چڑھے ظہر کا وقت ہوجاتا ہوگا

Marfat.com

ملاجی تحریف نصوص اسے کہتے ہین ع چھائی جاتی ہے یہ دیکھو تو سراپا کشش ژ

(لطیفہ ۸) **اقول** جب کچھ نہ بنی تو مارے درجے یہ تیسری نزاکت

اس حدیث کے جواب مین فرمائی کہ یہ تاخیر آنحضرت صلعم سے سفر مین ہوئی شاید آنحضرت نے اس ارادہ سے کی ہو کہ ظہر کو عصر سے جمع کرینگے پس سفر پر حضر کو قیاس مع الفارق ہے ملاجی ایمان سے کہنا یہ حدیث ابراد ظہر کی ہے یعنے وقت ٹھنڈا کر کے پڑھنا یا تفویت ظہر کی کہ وقت کھو کر پڑھنا حدیث مین علت حکم یہ ارشاد ہوئی ہے کہ شدت گرمی جوشش جہنم سے ہے تو گرمی مین ظہر ٹھنڈا کر دیا یہ کہ ابھی اذان نہ کہو ہم عصر سے ملا کر پڑھینگے ملاجی اس حدیث کی شرح مین خود علمائے شافعیہ کا کلام سنو کہ معنی ابراد مین آپکی یہ گڑھن بھی ٹوٹے اور سفر و حضر سے فرق کی بھی قسمت پھوٹے ارشاد الساری امام قسطلانی شافعی شرح صحیح بخاری باب الابراد بالظہر فی السفر مین اسی حدیث ابو ذر رضی اللہ تعالے عنہ کے نیچے ہے (قال کنا مع النبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فی سفر) قید ھنا بالسفر واطلقہ فی السابقۃ مشیرا بذلک الی ان تلک الروایۃ المطلقۃ محمولۃ علی ھذہ المقیدۃ لان المراد من الابراد التسہیل ودفع المشقۃ فلا تفاوت بین السفر والحضر اھ اسی مین ہے (فقال لہ ابرد حتی رأینا فیئ التلول) غایۃ الابراد حتی یصیر الظل ذراعا بعد ظل الزوال او ربع قامۃ او ثلثہا او نصفہا وقیل غیر ذلک ویختلف باختلاف الاوقات لکن یشترط ان لا یمتد الی اخر الوقت ہان خوب یاد آیا علمائے شافعیہ کی کیون سنیے آپ اپنے ہی لکھی کو نہ دیکھیے مسئلہ وقت مستحب ظہر مین فرما گئے اگر ابراد اختیار کرے تو لازم ہے کہ ایسا ابراد نہ کرے کہ وقت

صلعم اللہ تعالے علیہ وآلہ وبارک وسلم ۱۲ منہ سلمہ
صلعم اللہ تعالے علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم ۱۲ منہ سلمہ ربہ

ظہر کا خارج ہو جائے یا قریب آجائے حد مین ابراد کی علما مین اختلاف ہی لیکن یہ سب کے
نزدیک شرط ہے کہ ابراد اس مرتبہ کا نہ کرے کہ ظہر کے آخر وقت کو پہنچ جاوے کہا
فتح الباری مین اختلف العلماء فی غایۃ الابراد لکن یشترط ان لا یمتد الی
آخر الوقت جب آخر وقت کے قریب تک نہ آنا لازم و شرط ابراد ہے تو حکم ابراد کو اخراج
وقت پر حمل کرنا کیسا عذر بارد ہے ملاجی ایمان سے کہنا یہ حدیث سے جواب ہے
یا اپنی سخن پروری کے لیے صراحۃً نص شرع کی تحریف حدیث صحیح کا رد۔ شافعیہ
حنفیہ کے مکالمات محض تفنن طبع کے لیے ہین ورنہ مذاہب متقرر ہو چکے علامہ زرقانی
مالکی شرح مواہب آخر جلد ہفتم مین فرماتے ہین قد اجاب الحافظ ابن حجر عن ذلک
وعن غیرہ من ادلۃ المانعین وھی عشرۃ بما یطول ذکرہ مع انہ لا کبیر فائدۃ
فیہ اذ المذاہب تقررت انما ھو تشحیذ اذھان آپ اپنی خبر لیجیے آپ تو محقق
مجتہد ہین سب ارباب مذاہب کے ضد ہین آپ کیون صحیح بخاری کی حدیث جلیل مین
یون کھلی تحریفین کر رہے ہین دعوے باطلہ عمل بالحدیث کے چھلکے اتر رہے
ہین ع شرم بادت از خدا واز رسول ﷺ (لطیفہ ۹) **اقول** ملاجی خود
جانتے تھے کہ یہ تاویلین نہین محض مہمل پوچ تقریرون سے جیسے بنے حدیث کو رد کرنا
ہی لہذا عذر بدتر از گناہ کے لیے ارشاد ہوتا ہے منشا تاویلات کا یہی ہے کہ احادیث
صحیحہ حنفیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد ایک مثل کے وقت ظہر نہین رہتا ثابت ہین پس
جمعا بین الادلہ یہ تاویلین حقہ کیگئین ان تاویلون کو حقہ کہنا تو دلمین خوب جانتے ہوگے
کہ جھوٹ کہہ رہے ہو خاک حقہ تھین کہ ایک دم مین سلفہ ہو گئین مگر اس ڈھٹائی کا
کہان ٹھکانا کہ صحیح حدیث بخاری شریف کو بحیلہ جمع بین الادلہ یون دانستہ بگاڑنے

حالانکہ نہ قصہ واحد نہ لفظ مساعد اور حدیث ابن عمر در بارۂ غیبت شفق مین باوصف اتحاد قصہ جمع بین الادلہ حرام اور رد احادیث صحاح واجب الالتزام (لطیفہ ۱)

اقول جمع تقدیم کی نامندمل جراحت بھرنے کو حدیث ابو جحیفہ رضی اللہ تعالے عنہ مین وہ لن ترانیان تھین کہ ظاہر پر حمل واجب ہی جب تک مانع قطعی نہ ہو اب اپنے داؤن کو ظاہر نص صریح کے یون ہاتھ دھو کر پیچھے پڑے خیر بحمد اللہ آپ ہی کی گواہی سے ثابت ہولیا کہ جمع بین الادلہ کے لیے ایسی رکیک و پوچ و پچ تاویلات تک روا ہین تو یہ صاف و نظیف و شائع و لطیف معانی و محامل کہ ہمنے جمعا بین الادلہ احادیث ابن عمر و انس رضی اللہ تعالے عنہم مین اختیار کیے انہین اپنی چون وچرا کی گلی آپنے خود بند کرلی وللہ الحمد ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ طرفہ یہ کہ آپ مستدل ہین اور ہم خصم جب آپکو ایسے لچریات نفع دینگے ہمین یہ واضحات بدرجہ اولے نافع اور آپکے تمام ہواجس و وساوس کے قاطع ہونگے **فائدہ عائدہ** سنن مین ایک حدیث اور ہے جس سے ناواقف کو جمع تاخیر کا وہم ہوسکے فقیر نے کلام فریقین مین اُس سے استناداً جواباً اصلاً تعرض نہ دیکھا ملاجی بہت دور دور کے چکر لگا آئے جہان کچھ بھی لگتی پائی بلکہ نہ لگاؤ بھی جمع کر لائے سنن کچھ دور نہ تھین اُس کے آس پاس گھوما کیے مگر اُس سے دہنے بائین کتراتے اسی سے اُسکا نہایت نامفیدی مین ہونا ظاہر مگر شاید اب کسی نئے متوہم یا خود حضرت ہی کو تازہ وہم جاگے لہذا اُس سے تعرض کر دینا مناسب ففی سنن ابی داود **حدثنا** احمد بن صالح نا یحیی بن محمد الجاری وفی سنن النسائی **اخبرنا** المؤمل بن اھاب قال حدثنی

یحیی بن محمد بن الجاری ہے وفی مصنف الطحاوی حدثنا علی بن عبد الرحمن ثنا
نعیم بن حماد قالا[له] ثنا عبد العزیز بن محمد (زاد نعیم) الدراوردی عن مالک
عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم غابت له الشمس بمکۃ
فجمع بینہما بسرف (زاد نعیم) یعنے الصلاتین ولفظ المؤمل غابت الشمس
ورسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بمکۃ فجمع بین الصلاتین بسرف قال ابو داود
حدثنا محمد بن ہشام جار احمد بن حنبل نا جعفر بن عون عن ہشام
بن سعد قال بینہما عشرۃ امیال یعنی بین مکۃ وسرف یعنی حضور سید عالم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو مکہ معظمہ مین آفتاب ڈوبا پس مغرب وعشا موضع سرف
مین جمع فرمائین ابو داود نے ہشام بن سعد سے (کہ ملاجی کے حسابون رافضی مجروح
مردود الروایہ متروک الحدیث ہی تقریب مین کہا صدوق له اوہام ورمی
بالتشیع) نقل کی کہ مکہ وسرف مین دس میل کا فاصلہ ہے **اقول** وباللہ
التوفیق اصول حدیث ونیز اصول محدثہ ملاجی پر یہ حدیث ہرگز قابل حجیت نہین
اصول حدیث پر اُسکی سند ضعیف اور اصول ملائیہ پر تو ضعف در ضعف در ضعف
کیا جانیے کتنے ضعفون کی طومار اور نری مردود ومتروک ہے **اولاً** در
طریق پیشین مین یحیے بن محمد جاری ہے تقریب مین کہا صدوق یخطئ
امام بخاری نے فرمایا یتکلمون فیہ ائمہ محدثین اُسپر طعن کرتے ہین) میزان مین یہی
حدیث اُسکے ترجمہ مین داخل کی اور کتب ضعفا مین زیر ترجمہ ضعفا اُنکی منکر
حدیثین ذکر کرتے ہین اور اسکے ساتھ طریق دوم مین مؤمل بن اہاب ہے تقریب
مین کہا صدوق له اوہام طریق ثالث مین نعیم بن حماد ہے یہ اگرچہ فقیہ و

[له] ای یحیی عند الاولین ونعیم عند الطحاوی ١٢ منہ

فرائض وان تھا مگر حدیثی حالت مین پیچھے سے بھی بدتر ہے تقریب مین کہا صدوق یخطئ کثیرا یہانتک کہ ابو الفتح ازدی نے کہا حدیثین اپنے جی سے گڑھتا اور امام ابو حنیفہ کے مطاعن مین جھوٹی حکایتین وضع کرتا تھا یہ اگرچہ مجازفات ازدی سے ہو مگر ذہبی نے طبقات الحفاظ و میزان الاعتدال دونون مین اُسکے حق مین قول اخیر یہ قرار دیا کہ وہ باوصف امامت منکر الحدیث ہی قابل احتجاج نہین جامع صحیح مین اُسکی روایت مقرونہ ہے نہ بطور حجیت امام جلال الدین سیوطی لآلی مین اُسکی حدیث اذا اراد اللہ ان ینزل الی السماء الدنیا نزل عن عرشہ بذاتہ ذکر کرکے فرماتے ہین ا تعبنا نعیم بن حماد من کثرۃ ما یأتی بھذہ الطامات وکم نسمع عنہ وعن الطرطوسی الراوی عنہ فلا ادری البلاء فی الحدیث منہ او من شیخہ نعیم اھ ملخصا یعنے نعیم بن حماد اس کثرت سے یہ طامات روایتین لاتا ہی کہ ہم تھک گئے کہانتک اُسکا اور اُسکے شاگرد طرطوسی کا بچاؤ کرین مجھے نہین معلوم کہ اس حدیث مین بلا اُسکی طرف سے اُٹھی یا اُسکے اُستاد نعیم سے ثانیا پھر ان سب طرق مین عبد العزیز بن محمد دراوردی ہے تقریب مین کہا صدوق کان یحدث من کتب غیرہ فیخطئ تو ہر طرق مین دو راوی صدوق یخطئ ہوئے خصوصًا ثالث مین تو ایک کثیر الخطا اور ثانی مین تیسرا صدوق لہ اوہام اور ملاجی کے اصول پر ایسے رواۃ کی حدیثین مردود و متروک و واہیات ہین۔
ثالثا مدار حدیث ابو الزبیر عن جابر پر ہے ابو الزبیر کی نسبت خود ملاجی کہہ گئے کہ وہ فقط صدوق ہے اور اُسکے ساتھ مدلس قال فی التقریب صدوق الا انہ یدلس اور یہان اُن سے[له] راوی لیث بن سعد نہین اور روایت مین

له قید بهذا لان الراوی عنه اذا کان اللیث فلا یخشی من تدلیسه کما افاده فی فتح المغیث وغیره فلیحفظ فانها فائدة نفیسة وقد بین السبب فی ذلک فی المیزان فراجعه ۱۲ منه سلمه ربه

عنعنہ کیا اور عنعنۂ مدلس اصول محدثین پر نامقبول رابعا میلونکی گنتی حدیث مین
نہین نہ زید وعمرو کی ایسی حکایات پر وہ اعتماد ضرور جسکے سبب توقیت صلاۃ کا حکم
معروف ومشہور ثابت بالقرآن العظیم والاحادیث الصحاح چھوڑ دیا جائے خصوصا حج
کے نزدیک تو یہ دس میل بنا بنوالارافضی متروک ہے زمینون کا ناپنا میلونکا گننا
ان حملہ ورواۃ کا کام نہ تھا بلکہ سرے سے ان اعصار وامصار مین اس طریقہ کا
اصلا نام نہ تھا یونہین ہر شخص اپنے تخمینہ سے یا کسی اور کی سنی سنائی بتا دیتا ولہذا
شمار مین اسقدر شدت سے اختلاف پڑتا ہے کہ ان گنتیون سے امان اٹھائی
دیتا ہے ذو الحلیفہ کہ مکہ معظمہ کے راستے پر مدینہ طیبہ کے قریب ایک مشہور و
معروف مقام ہے اُسکے اختلاف دیکھیے امام اجل رافعی احد شیخین مذہب شافعی
اور اُن سے پہلے امام ابو المحاسن عبد الواحد بن اسمٰعیل بن احمد شافعی معاصر امام
غزالی اور اُنسے بھی پہلے امام ابو النصر عبد السید بن محمد شافعی نے فرمایا مدینہ سے
ایک میل ہے امام قسطلانی شافعی نے فرمایا یہ وہم ہے بشہادت مشاہدہ مردود
بعض نے کہا دو ایک میل امام عینی نے فرمایا چار میل امام حجۃ الاسلام شافعی نے
فرمایا چھ میل ہے اسیطرح امام مجد شافعی نے قاموس مین کہا امام اجل ابو زکریا
نووی شافعی نے فرمایا یہی صحیح ہے بعض علما نے کہا سات میل امام جمال اسنوی
شافعی نے فرمایا حق یہ کہ تین میل ہے یا کچھ قدرے قلیل زیادہ ہو مشاہدہ اسپر
گواہ ہے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری مین ہے بعدہ من المدینۃ میل
کما عند الرافعی لکن فی البسیط انھا علی ستۃ امیال وصحح فی المجموع
وھو الذی قالہ فی القاموس وقیل سبعۃ وفی المھمات الصواب المعروف

Marfat.com

بالمشاهدة انها علی ثلثة امیال او تزید قلیلا ؑ یمین ہے وقول من قال
کابن الصباغ فی الشامل والرویانی فی البحر انہ علی میل من المدینۃ وھم یردہ
الحس عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مین ہے من المدینۃ علی اربعۃ امیال
ومن مکۃ علی مائتی میل غیر میلین وقیل بینھما وبین المدینۃ میل او میلان
دیکھیے ایسے معروف مقام مین کہ شارع نے اُسے اہل مدینہ طیبہ کے لیے میقات
احرام مقرر فرمایا ایسے اجلہ ائمہ مین ایسے شدید اختلاف ہین جنھین ترازوے تخمینہ کی
جھونک کیسطرح نہین سہار سکتے ایک ڈو تین چار چھ سات میل تک اقوال مختلف
پھر تصحیحون مین بھی دونا دونکا تفاوت ایک فرماے چھ میل صحیح ہے دوسری
فرماے تین میل حق ہے موطاے امام مالک مین بسند صحیح علی شرط الشیخین ہے عن یحیی
بن سعید انہ قال لسالم بن عبد اللہ ما اشد ما رأیت اباک اخر المغرب
فی السفر فقال سالم غربت الشمس ونحن بذات الجیش فصلے المغرب بالعقیق
یعنے یحیی بن سعید انصاری نے امام سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہم
سے پوچھا آپنے اپنے والد ماجد کو سفر مین مغرب کی تاخیر زیادہ سے زیادہ کسقدر
کرتے دیکھا فرمایا ذات الجیش مین ہمین سورج ڈوبا اور مغرب عقیق مین پڑھی آب
رواۃ موطا تلامذہ امام مالک مین ان دونون مقامون کے فاصلہ مین اختلاف پڑا
یحیی کی روایت مین ہے دو میل یا کچھ زائد عبد اللہ بن وہب نے کہا چھ میل محمد بن
وضاح اندلسی تلمیذ التلمیذ امام مالک نے کہا سات میل عبد الرحمن بن قاسم نے
کہا دس میل علامہ زرقانی نے جزم کیا کہ بارہ میل شرح موطا مین فرمایا بینھما
اثنا عشر میلا وقال ابن وضاح سبعۃ امیال وقال ابن وھب ستۃ

وقال القعنبی ذات الجیش علی بریدین من المدینة وقال البونی فی روایة
یحیی وبینھما میلان او اکثر قلیلا وفی روایة ابن القاسم عشرة امیال
ان اختلافات کو خیال کیجیے کہان دو میل کہان بارہ میل **خامسا** یہ واقعۂ عین ہے
اور وقائع عین مساغ ہر گونہ احتمالات سرعت سیر کے لیے کوئی حد محدود نہین
کہ اس سے زائد نا منصور ہو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا سہ منزلہ کرنا اوپر گزرا
ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث مین ہے اصبح النبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم بملل ثم راح وتعشی بسرف سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کو ملل مین صبح ہوئی پھر تشریف لیچلے اور شام کا کھانا سرف مین تناول فرمایا)
فصل اول مین گزر چکا کہ ملل مدینہ طیبہ سے سترہ میل ہے اور یہین کلام امام بدر محمود
عینی سے منقول ہوا کہ مدینہ طیبہ مکہ معظمہ سے دو کم دو سو میل ہے اب سترہ وہ اور
دس میل سرف کے نکال لیجیے تو ایکدن مین اکسو اکہتر میل راہ طی ہوئی پھر غروب
شمس سے لتنے قرب عشا تک کہ ہنوز بقدر تین رکعت پڑھ لینے کے مغرب کا وقت
باقی ہو دس میل قطع ہو جانا کیا جائے عجب ہے خصوصا اواخر جوزا و اوائل سرطان مین
کہ ان دنون حوالی مکہ معظمہ مین وقت مغرب کما بیش ڈیڑھ گھنٹا ہوتا ہے
اعتبار نہ آئے تو آزما دیکھیے کہ عمدہ گھوڑے تیز ناقے ڈیڑھ چھوڑ ایک ہی گھنٹے مین دس
میل بلکہ زائد قطع کرینگے حدیث موطا مین کہ ابھی مذکور ہوئی جزم علامہ زرقانی
اور نیز روایت ابن القاسم تلمیذ امام مالک پر اسکی نظیر یہین پیش نظر اوپر ثابت
ہو چکا کہ سالم قائل جمع نہین وہ تصریح فرما چکے کہ اُن کے والد ماجد رضی اللہ تعالی
عنہ نے مزدلفہ کے سوا کبھی جمع نہ فرمائی تو لاجرم غروب آفتاب کے بعد دس بارہ

میل چلے اور مغرب وقتین پڑھی ولہذا ابو الولید باجی مالکی نے اس حدیث کی شرح
مین کہا اراد ان یعرف اخر وقتہا المختار یحیی بن سعید انصاری کا اس سوال سے
یہ ارادہ تھا کہ مغرب کا آخر وقت مختار معلوم کرین منتقی مین وحمل ذلک علی المعروف
من سیر من جد خروج وقت پر پڑھنا ہوتا تو کوشش سیر پر حمل کی کیا حاجت
تھی بالجملہ حدیث بر تقدیر صحت بھی اصلا جمع حقیقی کی مفید نہ جمع صوری سے جدا
وبعید والحمد للہ العلی المجید الحمد للہ کلام اپنے ذروۂ اقصے کو پہنچا اور جمع تقدیم
و تاخیر دونون مین ملا جی کا ہاتھ بالکل خالی رہگیا ایک حدیث سے بھی جمع حقیقی اصلا
ثابت نہو سکی وللہ الحجۃ السامیۃ امید کرتا ہون کہ اس فصل بلکہ تمام رسالہ مین ایسا کلام شافی
ومتین وکافی ومبین برکات قدسیہ روح زکیہ طیبہ علیہ امام الائمہ مالک الازمہ
کاشف الغمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم واقدم رضی اللہ تعالی عنہ سے حصہ خاصہ
فقیر مہین ہو والحمد للہ رب العلمین

فصل چہارم نصوص نفی جمع وہدایت التزام اوقات مین

یہ نصوص دو قسم ہین اول عامہ جنمین تعیین اوقات کا بیان یا اُنکی محافظت کی ترغیب یا اُنکی
مخالفت سے ترہیب ہے جنسے ثابت ہو کہ ہر نماز کے لیے شرع مطہر نے جدا
وقت مقرر فرمایا ہے کہ نہ اُس سے پہلے ہو سکے نہ اُسے کھو کر دوسرے وقت پر
اُٹھا رکھی جائے بلکہ ہر نماز اپنے ہی وقت پر ہونی چاہیے دوم خاصہ جنمین بالخصوص جمع
بین الصلاتین کی نفی ہے (قسم اول نصوص عامہ) (الآیات)
رب العزۃ تبارک وتعالے نے محافظت والتزام اوقات کا حکم سات سورتون مین
نازل فرمایا البقرہ نساء انعام مریم مؤمنون معارج ماعون آیت ا قال ربنا

غرض قال ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتٰبًا موقوتًا ہ بیشک نماز مسلمانون پر فرض ہے وقت باندھا ہوا کہ نہ وقت سے پہلے صحیح نہ وقت کے بعد تاخیر روا بلکہ فرض ہے کہ ہر نماز اپنے وقت پر ادا ہو مین یہان معنی آیت مین کلام علمائے کرام لاؤن اس سے بہتر یہی ہے کہ خود ملاجی کی شہادت دلاؤن مسئلہ وقت ظہر مین ایک مثل تک تمامی وقت بتانے کے لیے فرماتے ہین

کہا اللہ تعالی نے ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتٰبًا موقوتًا یعنی ہر نماز کا

وقت علیحدہ علیحدہ ہے تفسیر مظہری مین ہے قولہ تعالے کتٰبًا موقوتًا یقتضی

الکون لکل صلوٰۃ وقتًا علیحدۃ تو مقتضا آیت کا یہی ہے کہ ایک نماز کے وقت

مین دوسری نماز ادا نہین ہوسکتی ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری ؎

آیت ۲ قال مولانا جل وعلا حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطٰی وقوموا للہ قانتین ہ محافظت کرو سب نمازون اور خاص بیچ والی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے) محافظت کرو کہ کوئی نماز اپنے وقت سے ادھر ادھر ہونے پائے بیچ والی نماز نماز عصر ہے اُسوقت لوگ بازار وغیرہ کے کامون مین زیادہ مصروف ہوتے ہین اور وقت بھی تھوڑا ہے اسیلیے اُسکی خاص تاکید فرمائی بیضاوی شریف علامہ ناصر الدین شافعی مین ہے حافظوا علی الصلوٰت بالاداء لوقتہا والمداومۃ علیہا مدارک شریف مین ہے حافظوا علی الصلوٰت داوموا علیہا لمواقیتہا ارشاد العقل السلیم مین ہے حافظوا علی الصلوٰت ای داوموا علی ادائہا لاوقاتہا من غیر اخلال بشئ منہا آیت ۳ قال العلی الاعلی تبارک وتعالے والذین ہم علٰی صلاتہم یحافظون ہ اولئک ہم

؎ ہذہ الوقت فیہ بین العلماء الاختلاف روی عن ابی موسی الاشعری وعن بعض التابعین اجمع العلماء علی خلافہ ولا وجہ لا کرہ ہہنا روی مسلم وغیرہ عن ابی ہریرۃ خلافہ ما وافق الجماعۃ فضیلۃ اتفاقا ... ۱۲ منہ

Marfat.com

ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون ۰ اور وہ لوگ جو
اپنی نماز کی نگاہداشت کرتے ہین کہ اُسے وقت سے بیوقت نہین ہونے دیتے
وہی سچے وارث ہین کہ جنت کی وراثت پائینگے وہ اُسمین ہمیشہ رہنے والے ہین
معالم شریف امام بغوی شافعی مین ہے یحافظون اے یداومون علی حفظہا و
یراعون اوقاتہا کرر ذکر الصلوٰۃ لیتبین ان المحافظۃ علیہا واجبۃ
آیت ۴ قال المولی الاجل عزوجل والذین ہم علی صلاتہم یحافظون
اولئک فی جنّٰت مکرمون ۰ اور وہ لوگ کہ اپنی نماز کی محافظت کرتے ہین
ہر نماز اُسکے وقت مین ادا کرتے ہین وہ جنتوں مین عزت کیے جائینگے جلالین شریف
امام جلال الملۃ والدین شافعی مین ہے یحافظون باداۂہا فی اوقاتہا تفسیر
نسفی شریف مین ہے المحافظۃ علیہا ان لا تضیع عن مواقیتہا آیت ۵
قال المولی تقدس وتعالی والذین یؤمنون بالاٰخرۃ یؤمنون بہ وہم
علی صلاتہم یحافظون ۰ اور جنھین آخرت پر یقین ہے وہ قرآن پر ایمان لاتے ہین
اور وہ اپنی نمازون کی حفاظت کرتے ہین کہ وقت سے باہر نہ ہو جائین تفسیر
کبیر مین ہے المراد بالمحافظۃ التعہد لشروطہا من وقت وطہارۃ وغیرہما
والقیام علی ارکانہا واتمامہا حتی یکون ذلک دابہ فی کل وقت محافظت وقت
کے یہ معنی جو ہم نے علماے حنفیہ کے سوا ہر آیت مین علماے شافعیہ سے نقل کیے
کہ ہر نماز اپنے ہی وقت پر ہو خود احادیث مین ارشاد ہوتے جنکا ذکر عنقریب
آتا ہے ان شاء اللہ تعالی آیت ۶ قال رب العلی عزوعلا ثم خلف من بعدہم
خلف اضاعوا الصلوٰۃ پھر آئے اُن کے بعد وہ برے پس ماندے جنھون نے نماز ین

۵ ذکر حرمت آیۃ اتفاقی منہ ۱۲ منہ

Marfat.com

ضائع کین) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ اس آیت کی تفسیر مین فرماتے
ہین اخروھا عن مواقیتھا وصلوھا لغیر وقتھا یہ لوگ جنکی مذمت اس آیۂ کریمہ
مین فرمائی گئی وہ ہین جو نمازونکو اُنکے وقت سے ہٹاتے اور غیر وقت پر پڑھتے
ہین ذکرہ الامام البدر فی عمدۃ القاری باب تضییع الصلوات عن وقتھا
والامام البغوی فی المعالم افضل التابعین سیدنا سعید بن المسیب رضی اللہ
تعالے عنہما فرماتے ہین ھو ان لا یصلے الظہر حتی ٰ انی العصر نماز کا ضائع کرنا یہ
ہے کہ ظہر نہ پڑھی یہانتک کہ عصر کا وقت آگیا اثرہ محی السنہ تفسیر انوار التنزیل
مین ہے اضاعوا الصلوٰۃ ترکوھا او اخروھا عن وقتھا **آیت ۷**
قال سبحنہ ما اعظم شانہ فویل للمصلین ۝ الذین ھم عن صلاتھم ساھون ۝
خرابی ہے اُن نمازیون کے لیے جو اپنی نمازون سے غافل ہین) کہ وقت نکال کر
پڑھتے ہین تفسیر جلالین مین ہے ساھون غافلون یؤخرونھا عن وقتھا تفسیر
مفاتیح الغیب مین ہے ساھون یفید ارہین اخراجھا عن الوقت وکون
الانسان غافلا فیھا اس آیہ کریمہ کی یہ تفسیر خود حدیث مین وارد ہوئی کما
سیاتی انشاء اللہ تعالی (الاحادیث) **اقول** وباللہ التوفیق
ملاجی نے تو جھوٹ ہی کہدیا تھا کہ احادیث جمع چودہ صحابیون سے مروی ہین
جنھین خود بھی نہ گنا سکے بلکہ صراحۃً تسلیم کر گئے کہ اُنمین اکثر کی روایات اُن کے لیے
مفید نہین ہین صرف چار مفید سمجھین جنکا حال بتوفیقہ تعالی واضح ہوگیا کہ اصلا انھین مفید
نہ سمجھین ایک فقیر غفر اللہ تعالے لہٗ کہتا ہے کہ اس مبحث مین ہماری مفید حدیثین جو
اسوقت نظر مین جلوہ فرما ہین چالیس سے زائد ہین کہ تیئیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالے

عنہم سے مروی ہوئین عمر فاروق علی مرتضے سعد بن ابی وقاص عبد اللہ بن مسعود
عبد اللہ بن عباس عبد اللہ بن عمر عبد اللہ بن عمرو جابر بن عبد اللہ ابو ذر غفاری ابو قتادہ
انصاری ابو درداء ابو سعید خدری ابو مسعود بدری بشیر بن عقبہ بن عمرو مدنی ابو موسے
اشعری بریدہ اسلمی عبادہ بن صامت کعب بن عجرہ فضالہ زہرانی حنظلہ بن الربیع
انس بن مالک ابو ہریرہ ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق صلی اللہ تعالی علی
بعلہا و ابیہا و علیہا و علیہم اجمعین وبارک وسلم ان بن سات حدیثین اور مولی المسلمین
ومحبوبہ سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وعلیہم وسلم کی روایتین تو جمع صور ہی مین
گزرین باقی اکیس صحابہ سے چھتیس حدیثین بتوفیقہ تعالی یہان سنیے ملاجی کیطرح
اگر مجملات کو بھی شامل کر لیجیے اور واقعی ہمین اسکا استحقاق بروجہ حق وصحیح حاصل
تو معاذ بن جبل و اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہم کو ملا کر عدد صحابہ پچیس اور احادیث
مجملہ شامل کر کے شمار احادیث پچاس سے زائد ہوگا خیر یہان جو حدیثین ہمین لکھنی ہین
وہ چند نوع ہین۔ **نوع اول** احادیث محافظت وقت اداء اُسکی ترغیب اور
اُسکے ترک سے ترہیب **حدیث ۱** امام احمد بسند صحیح حضرت حنظلہ کاتب
رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم یقول من حافظ علی الصلوات الخمس رکوعھن وسجودھن ومواقیتھن
وعلم انھن حق من عند اللہ دخل الجنۃ او قال وجبت لہ الجنۃ او قال حرم علی النار
یعنی مین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص ان پانچون
نمازون کی ان کے رکوع وسجود و اوقات پر محافظت کرے اور یقین جانے کہ وہ
اللہ جل وعلا کی طرف سے ہین جنت مین جائے یا فرمایا جنت اسکے لیے واجب

Marfat.com

ہوجائے یا فرمایا دوزخ پر حرام ہوجائے **حدیث ۲** ابوداود سنن اور طبرانی معجم
مین بسند جید ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم فرماتے ہین خمس من جاء بھن مع ایمان دخل الجنۃ من حافظ علی الصلوات
الخمس علی وضوئھن ورکوعھن وسجودھن ومواقیتھن الحدیث پانچ چیزین ہین
کہ جو اُنھین ایمان کے ساتھ لائیگا جنت مین جائیگا جو پنجگانہ نماز کی اُن کے وضو اُن کے
رکوع اُنکے سجود اُن کے اوقات پر محافظت کرے اور روزہ وحج وزکوۃ وغسل جنابت
بجالائے **حدیث ۳** امام مالک وابوداود ونسائی وابن حبان اپنی صحاح مین
عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
فرماتے ہین خمس صلوات افترضھن اللہ تعالی من احسن وضوءھن وصلاھن
لوقتھن واتم رکوعھن وخشوعھن کان لہ علی اللہ عھد ان یغفر لہ ومن لم یفعل
فلیس لہ علی اللہ عھد ان شاء غفر لہ وان شاء عذبہ پانچ نمازین اللہ تعالے
نے فرض کی ہین جو انکا وضو اچھی طرح کرے اور اُنھین اُن کے وقت پر پڑھے اور
اُنکا رکوع وخشوع پورا کرے اُسکے لیے اللہ عزوجل پر عہد ہے کہ اُسے بخشدے اور
جو ایسا نہ کرے تو اُسکے لیے اللہ تعالی پر کچھ عہد نہین چاہے بخشے چاہے عذاب کرے
ھذا لفظ ابی داود **حدیث ۴** ابوداود بطریق ابن الاعرابی مین حضرت قتادہ
بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
فرماتے ہین اللہ عزوجل فرماتا ہے انی فرضت علی امتک خمس صلوات وعھدت
عندی عھدا انہ من جاء یحافظ علیھن لوقتھن ادخلتہ الجنۃ ومن لم
یحافظ علیھن فلا عھد لہ عندی مین نے تیری امت پر پانچ نمازین فرض کین

۱۲ وصام رمضان وحج البیت ان استطاع الیہ سبیلا واعطی الزکوۃ طیبۃ بھا نفسہ وادی الامانۃ قالوا یا ابا الدرداء ما اداء الامانۃ قال الغسل من الجنابۃ ۱۲ منہ

[illegible]

اور اپنے پاس عہد مقرر کرلیا کہ جو انکے وقتوں پر انکی محافظت کرتا آئیگا اُسے جنت
مین داخل کرونگا اور جو محافظت نہ کریگا اُسکے لیے میرے پاس کچھ عہد نہین
حدیث ۵ دارمی حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے رب جل وعلا سے روایت فرماتے ہین وہ ارشاد
کرتا ہے من صلی الصلوٰۃ لوقتھا فاقام حدھا کان لہ علی عھد ادخلہ الجنۃ ومن لم
یصل الصلوٰۃ لوقتھا ولم یقم حدھا لم یکن لہ عندی عھد ان شئت
ادخلتہ النار وان شئت ادخلتہ الجنۃ جو نماز اُسکے وقتین ٹھیک ٹھیک
ادا کرے اُسکے لیے مجھپر عہد ہے کہ اُسے جنت مین داخل فرماؤن اور جو وقت مین
نہ پڑھے اور ٹھیک ادا نہ کرے اُسکے لیے میرے پاس کوئی عہد نہین چاہون
اُسے دوزخ مین لیجاؤن اور چاہون تو جنت مین **حدیث ۶** طبرانی بسند
صالح عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ایکدن حضور اقدس صلے
اللہ تعالے علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے فرمایا جانتے ہو تمھارا
رب کیا فرماتا ہے عرض کی خدا ورسول خوب دانا ہین فرمایا جانتے ہو تمھارا رب
کیا فرماتا ہے عرض کی خدا ورسول خوب دانا ہین فرمایا جانتے ہو تمھارا رب کیا
فرماتا ہے عرض کی خدا ورسول خوب دانا ہین فرمایا تمھارا رب جل وعلا فرماتا ہے
وعزتی وجلالی لا یصلیھا احد لوقتھا الا ادخلتہ الجنۃ ومن صلاھا
لغیر وقتھا ان شئت رحمتہ وان شئت عذبتہ مجھے اپنے عزت وجلال
کی قسم جو شخص نماز وقت پر پڑھیگا اُسے جنت مین داخل فرماؤنگا اور جو اُسکے
غیر وقتمین پڑھیگا چاہون اُسپر رحم کرون چاہون عذاب **حدیث ۷** بسند

اوسط میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی الصلوات لوقتہا و اسبغ لہا وضوءھا واتم
لہا قیامہا وخشوعہا ورکوعہا وسجودہا خرجت وھی بیضاء مسفرۃ تقول
حفظک اللہ کما حفظتنی ومن صلاھا لغیر وقتہا ولم یسبغ لہا وضوءھا
ولم یتم خشوعہا ولا رکوعہا ولا سجودہا خرجت سوداء مظلمۃ
تقول ضیعک اللہ کما ضیعتنی حتی اذا کانت حیث شاء اللہ لفت کما یلف
الثوب الخلق ثم ضرب بہا وجہہ جو پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقتوں پر پڑھے
انکا وضو و قیام و خشوع و رکوع و سجود پورا کرے وہ نماز سفید روشن ہو کر یہ کہتی
نکلے کہ اللہ تیری نگہبانی فرمائے جسطرح تو نے میری حفاظت کی اور جو غیر وقت
پر پڑھے اور وضو و خشوع و رکوع و سجود پورا نہ کرے وہ نماز سیاہ تاریک ہو کر
یہ کہتی نکلے کہ اللہ تجھے ضائع کرے جسطرح تو نے مجھے ضائع کیا یہانتک کہ جب
اُس مقام پر پہنچے جہانتک اللہ عزوجل چاہے پرانے چیتھڑے کیطرح لپیٹ کر
اُسکے مونھ پر ماری جائے) والعیاذ باللہ رب العلمین **حدیث ۸** ابوداود
حضرت فضالہ زہرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال علمنی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکان فیما علمنی وحافظ علی الصلوات الخمس مجھے حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسائل دین تعلیم فرمائے انمیں یہ بھی تعلیم فرمایا
کہ نماز پنجگانہ کی محافظت کر **حدیث ۹** بخاری مسلم ترمذی نسائی دارمی
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال سألت رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای العمل احب الی اللہ قال الصلاۃ علی وقتہا

مین نے سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے پوچھا سب مین زیادہ کیا عمل
اللہ عزوجل کو پیارا ہی فرمایا نماز اُسکے وقت پر ادا کرنا **حدیث ۱۰** بیہقی شعب الایمان
مین بطریق عکرمہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی
قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ ای شیٔ احب الی اللہ فی الاسلام قال الصلٰوۃ
لوقتہا ومن ترک الصلٰوۃ فلا دین لہ والصلٰوۃ عماد الدین ایک شخص نے
خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مین حاضر ہو کر عرض کی یا رسول
اللہ اسلام مین سب سے زیادہ کیا چیز اللہ تعالے کو پیاری ہے فرمایا نماز وقت پر پڑھنی
جس نے نماز چھوڑی اُسکے لیے دین نہ رہا نماز دین کا ستون ہے **حدیث ۱۱**
طبرانی معجم اوسط مین انس رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ثلث من حفظہن فھو ولی حقا ومن ضیعہن فھو
عدو حقا الصلٰوۃ والصیام والجنابۃ تین چیزین ہین کہ جو اُنکی حفاظت
کرے وہ سچا ولی ہے اور جو اُنھین ضائع کرے وہ پکا دشمن نماز اور روزے
اور غسل جنابت **حدیث ۱۲** امام مالک موطا مین نافع سے راوی ان عمر
بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کتب الی عمالہ ان اھم امرکم عندی الصلٰوۃ فمن
حفظہا وحافظ علیہا حفظ دینہ ومن ضیعہا فھو لما سواھا اضیع الحدیث
امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے عاملونکو فرمان بھیجے کہ تمھارے
تمام کامون مین مجھے زیادہ فکر نماز کی ہے جو اُسے حفظ اور اُسپر محافظت کرے اُسنے
اپنے دین کی حفاظت کرلی اور جسنے اُسے ضائع کیا وہ اور کامون کو زیادہ تر
ضائع کریگا **نوع آخر** حدیث امامت جبریل علیہ الصلٰوۃ والسلام جسمین انھون نے

Marfat.com

ہر نماز کے لیے جدا وقت معین کیا حدیث ۳ بخاری و مسلم صحاح اور امام
مالک و امام ابن ابی ذئب موطا اور ابو محمد عبد اللہ دارمی مسند مین حضرت ابو مسعود
انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی جبریل نے بعد تعیین اوقات عرض کی بھذا
امرت اسید کا حضور کو حکم دیا گیا ہے ابن ابی ذئب کے لفظ یون ہین عن ابن
شہاب انہ سمع عروۃ بن الزبیر یحدث عمر بن عبد العزیز عن ابی مسعود
الانصاری ان المغیرۃ بن شعبۃ اخر الصلوۃ فدخل علیہ ابو مسعود فقال
ان جبریل نزل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی وصلی وصلی وصلی وصلی
ثم صلی ثم صلی ثم صلی ثم صلی ثم صلی ثم قال ھکذا امرت یعنے جبریل امین
نے دونون روز امامت سے تعیین اوقات کرکے عرض کی ایسا ہی حضور کو حکم
ہے، مسند امام ابن راہویہ مین مطول مفصل ہے فی اٰخرہ ثم قال جبریل ما بین ھذین
وقت صلاۃ پھر جبریل نے عرض کی ان دونون کے درمیان وقت نماز ہے۔
حدیث ۴ دار قطنی و طبرانی و ابو عمر بن عبد البر ابو مسعود و بشیر بن ابی مسعود
دونون صحابیون رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی جبریل نے عرض کی ما بین ھذین
وقت یعنی امس والیوم کل اور آج کے وقتون کے درمیان ہر نماز کا وقت ہے
حدیث ۵ ابو داود ترمذی شافعی طحاوی ابن حبان حاکم حضرت عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی جبریل نے گزارش کی الوقت ما بین
ھذین الوقتین وقت وہ ہے جو ان دونون وقتون کے درمیان ہے حدیث ۶
نسائی و طحاوی و حاکم و بزار ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے عرض کی الصلاۃ ما بین صلاتک امس

وصلاتک الیوم نماز دیر وزہ وام وزہ کے بیچمین نماز ہے بزار کے یہان ہے ثم
قال ما بین ھذین وقت ان دو کے اندر وقت ہے **حدیث ۱۷** انسای
واحمد واسحق وابن حبان وحاکم جابر بن عبد اللہ رضے اللہ تعالی عنہما سے راوی
جبریل نے گزارش کی ما بین ھاتین الصلوتین وقت ان دو نمازون کے
اندر وقت ہے **حدیث ۱۸** طحاوی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے
راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ نے فرمایا جبریل نے گزارش کی الصلاۃ
فیما بین ھذین الوقتین نماز ان دو وقتون کے درمیان ہے (**نوع آخر**
حدیث سائل جسے حضور پر نور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے امامتین فرما کر ہر نماز
کا اول وآخر وقت بتایا **حدیث ۱۹** مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ طحاوی حضرت
بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا
وقت صلاتکم بین ما رأیتم تمھاری نماز کا وقت اسکے درمیان ہے جو تمنے
دیکھا مسلم کے دوسرے طریق مین ہے ما بین ما رأیت وقت اے سائل
جو تو نے دیکھا اسکے اندر وقت ہے ترمذی کے یہان یون ہے مواقیت
الصلاۃ کما بین ھذین نمازون کے وقت ایسے ہین جیسے ان دو کے
درمیان **حدیث ۲۰** مسلم ابی داود نسائی ابن ابی طحاوی حضرت ابو موسے
اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور پر نور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے
فرمایا الوقت بین ھذین وقت ان دو کے درمیان ہے **حدیث ۲۱**
طحاوی بطریق عطاء بن ابی رباح بعض صحابہ جیسے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالی عنہما سے اور امام عیسے بن ابان بلفظ عن عطاء بن ابی رباح قال بلغنی ان

رجلا اتی النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
فرمایا مابین صلاتی فی ھذین الوقتین وقت کلہ جن دو وقتوں پر مین نے نماز پڑھین
ان کے اندر اندر سب وقت ہے ولفظ الجح ثم قال ما بینھما وقت ان دونون
درمیان وقت ہے حدیث ۲۲ مالک ونسآئی وبزار حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور انور صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا مابین
ھذین وقت ان دو کے درمیان وقت ہے وفیہ الاقتصار علی
ذکر الفجر فکانہ مختصر قلت فقد رواہ الدارقطنی فی سننہ من حدیث
قتادۃ عن انس مطولا واللہ تعالی اعلم (نوع آخر) حضور اقدس صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کی پیشین گوئی کہ کچھ لوگ وقت گزار کر نماز پڑھینگے تم انکا اتباع
نہ کرنا اسے مطلق فرمایا کچھ سفر وحضر کی تخصیص ارشاد نہوئی حدیث ۲۳ مسلم
ابوداود ترمذی نسآئی احمد دارمی حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی
قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم وضرب فخذی کیف انت
اذا بقیت فی قوم یؤخرون الصلاۃ عن وقتھا قال قلت ما تامرنی قال
صل الصلاۃ لوقتھا الحدیث حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا تیرا کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگون مین رہجائیگا
جو نماز کو اسکے وقت سے تاخیر کرینگے مین نے عرض کی حضور مجھے کیا حکم دیتے
ہین فرمایا تو وقت پر پڑھ لینا حدیث ۲۴ احمد ابوداود ابن ماجہ بسند صحیح عبادۃ
بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
فرمایا ستکون علیکم بعدی امراء تشغلھم اشیاء عن الصلاۃ لوقتھا

حتی یذھب وقتھا فصلوا الصلوٰۃ لوقتھا الحدیث میرے بعد تمپر کچھ حاکم ہونگے کہ اُنکے کام وقت پر اُنھین نماز سے روکینگے یہانتک کہ وقت نکلجائیگا تم وقت پر نماز پڑھنا **حدیث ۲۵** ابوداود حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیف بکم اذا اتت علیکم امراء یصلون الصلوٰۃ لغیر میقاتھا قلت فما تامرنی اذا ادرکنی ذلک یا رسول اللہ قال صل الصلوٰۃ لمیقاتھا واجعل صلاتک معھم سبحۃ مجھسے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگون کا کیا حال ہوگا جب تمپر وہ حکام آئینگے کہ غیر وقت پر نماز پڑھینگے مین نے عرض کی یا رسول اللہ جب مین ایسا وقت پاؤن تو حضور مجھے کیا حکم دیتے ہین فرمایا نماز وقت پر پڑھ اور اُن کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہوجا

(**نوع آخر**) ارشاد صریح کہ جب ایک نماز کا وقت آیا دوسری کا وقت جاتا رہا قضا ہوگئی اور اسکی ممانعت و مذمت **حدیث ۲۶** مسلم و ابوداود و نسائی و عیسے بن ابان حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا وقت الظھر مالم یحضر العصر ووقت المغرب مالم یسقط ثور الشفق ظہر کا وقت جب تک ہے کہ عصر کا وقت نہ آئے اور مغرب کا وقت جب تک ہے کہ شفق نہ ڈوبے ھذا مختصر **حدیث ۲۷** ترمذی و طحاوی بسند صحیح بطریق محمد بن فضیل عن الاعمش عن ابی صالح ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ان للصلوٰۃ اولا و اٰخرا وان اول وقت صلاۃ الظھر

حین تزول الشمس و اٰخر وقتها حین یدخل وقت العصر و فیہ ان اول وقت
المغرب حین تغرب الشمس و ان اٰخر وقتھا حین یغیب الشفق بیشک نماز کے لیے
اول وآخر ہے اور بیشک آغاز وقت ظہر کا سورج ڈھلے سے اور ختم وقت ظہر کا
وقت عصر آنے پر ہے اور بیشک ابتدا وقت مغرب کی سورج چھپے سے ہے
اور بیشک انتہا اسکی وقت کی شفق ڈوبنے **حدیث ۲۸** مسلم و احمد و ابوداود
و ابن ابی طحاوی و ابن حبان حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے
راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین لیس فی النوم
تفریط انما التفریط فی الیقظۃ ان تؤخر صلاۃ حتی یدخل وقت صلاۃ اخری
سوتے مین کچھ تقصیر نہین تقصیر تو جاگتے مین ہے کہ تو ایک نماز کو اتنا پیچھے
ہٹائے کہ دوسری نماز کا وقت آجائے) یہ حدیث خود حالت سفر مین حضور
اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی حین فاتتھم صلاۃ الصبح
لیلۃ التعریس وھو عند ابی داود و ابن ماجۃ من دون قولہ ان تؤخر
یہ حدیث نص صریح ہے کہ ایک نماز کی یہانتک تاخیر کرنی کہ دوسری کا وقت
آجائے تقصیر و گناہ ہے **حدیث ۲۹** بزار و محی السنۃ بغوی حضرت سعد
بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی قال سألت النبی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم عن قول اللہ عزوجل الذین ھم عن صلاتھم ساھون ○
قال ھم الذین یؤخرون الصلاۃ عن وقتھا مین نے حضور اقدس صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم سے پوچھا وہ کون لوگ ہین جنھین اللہ عزوجل قرآن مجید مین فرماتا
ہے خرابی ہے ان نمازیون کے لیے جو اپنی نماز سے بیخبر ہین ارشاد فرمایا

Marfat.com

وہ لوگ جو نماز کو اُسکے وقت سے ہٹا کر پڑھین) بغوی کی روایت یون ہے
اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی (فساق تبسندہ) عن مصعب
بن سعد عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہما انہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم عن الذین ھم فی صلاتھم ساھون قال اضاعۃ الوقت حضور اقدس
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے مین سوال فرمایا اس سے مراد وقت کھونا
ہے حدیث ۳۰ امام ابن ابان حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے
عنہما سے راوی قال وقت الظہر الی العصر ووقت العصر الی المغرب ووقت
المغرب الی العشاء والعشاء الی الفجر ظہر کا وقت عصر تک ہو اور عصر کا وقت
مغرب تک اور مغرب کا عشا اور عشا فجر تک حدیث ۳۱ امام طحاوی شرح
معانی الآثار مین راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سوال ہوا التفریط
فی الصلاۃ نماز مین تفریط کیا ہی فرمایا ان تؤخرھا حتی یجیء وقت الاخری یہ کہ
تو ایک نماز کی تاخیر کرے یہانتک کہ دوسری کا وقت آجائے حدیث ۳۲
نیز اُسیمین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی قال لا تفوت
صلاۃ حتی یجیء وقت الاخرے نماز فوت نہین ہوتی جب تک دوسری کا وقت
نہ آجائے یعنے جب دوسری کا وقت آیا پہلی قضا ہو گئی تنبیہ ان آیات
و احادیث سے جواب مین قائلین جمع کی غایت سعی ادعاے تخصیص ہے جسے ملاجی نے
کئی ورق کی طولانی تقریر مین بہت ہی چمک کر بیان کیا جسکا مآل یہ کہ اگرچہ آیات
متکاثرہ و احادیث متواترہ ہر نماز کے لیے جدا وقت بتا رہی ہین محافظت وقت کی
نہایت تاکید شدید فرما رہی ہین وقت ضائع کرنے کو گناہ عظیم و موجب عذاب

الیم ٹھہرا رہی ہین مگر ہمین سفر وغیرہ حالات مین ظہر و عصر و مغرب و عشا جا نمازون کی پابندی وقت کچھ ضرور نہین چاہین وقت سے پہلے پڑھ لین چاہین وقت کھو کر پڑھین اصلا محذور نہین کہ دو چار روایتین ہمارے خیال کے مطابق قرآن عظیم و احادیث متواترہ کے مخالف آگئین وہ ہمین بیقیدی بتا گئی ہین یہان ملاجی نے بہت کچھ ابحاث اصول کو خرچ کیا ہے جسکا جواب ایسا ہی عریض و طویل دیا گیا ہے

اقول ثبت العرش ثم النقش ارشادات صریحہ قرآن عظیم و احادیث متواترہ کے مقابل ایسا ہی سامان جمع کر لیا ہوتا تو اُن کے مقابلہ کا نام لینا تھا بعون اللہ چند محتمل روایات جنمین روایۃً درایۃً سو احتمالات نہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اُنکے ثبوت ہی پر یقین نہ بعد تسلیم ثبوت خواہی نخواہی معنی جمع حقیقی کی تعیین احتمالی باتو نپر خدا و رسول کے صریح احکام کیونکر اُٹھا دیے جائین ایسے حکمون کے مقابلہ کو انھین کے پایہ کا جلی و اضح ثبوت درکار تھا نہ یہ کہ بزور زبان ابتدا مین کہدیجیے وہ حدیثین جنمین تاویل کو مخالف کی دخل نہین انتہا مین لکھدیجیے احادیث صحاح جو جمع پر قطعًا و یقینًا دلالت کرتی ہین اور بس آپکے فرمانے سے وہ نصوص قاطعہ یقینیہ مفسرہ ہو گئین ملاجی بس اسی ایک نکتہ پر بحث کا فیصلہ ہے ان روایات کا اثبات جمع حقیقی تقدیم و تاخیر مین نص قطعی یقینی مفسر نا قابل تاویل ہونا ثابت کر دیجیے یا قرآن عظیم و احادیث متواترہ کے مقابل نری زبان زوریون سے کام نکالنے کا اقرار کیجیے مین صرف نصوص قرآن و حدیث کا نام لیتا ہون ان حضرت نمازون کی توقیت اُن کے لیے اوقات کی تعیین تو ضروریات دین سے ہے اور ہمارا آپکا تمام امت مرحومہ کا اجماع قائم کہ وقت سے پہلے نماز باطل اور عمدًا قضا کر دینا وقت کھو دینا حرام تو اب

ظنیت وقطعیت عمومات کی بحث سے کچھ علاقہ نہ رہا۔ اس فعل جمع کا جو حاصل ہی
یعنی نماز پیش از وقت یا تفویت وقت اُسکی حرمت پر تو ہم اور آپ سب
متفق ہولیے اب آپ مدعی ہین کہ اُس حرام قطعی کی یہ صورت خاص حلال ہے
جیسا وہ حرام قطعی ہے ویسا ہی قطعی ثبوت اسکی حلت کا دیجیے ورنہ یقینی کے
حضور ظنی محتمل کا نام نہ لیجیے خدا کی شان اور نہ تو اور جمع تقدیم مین بھی یہی جرأت
کی ادعا کہ تاویل کو دخل نہین احادیث صحاح قطعًا دلالت کرتی ہین حالانکہ مفسّر و
یقینی ہونا درکنار ابو داود سا امام جلیل الشان تصریح فرما گیا کہ اُسکے بارے مین
اصلاً کوئی حدیث صحیح بھی نہ ہوئی مگر ہان یہ کہیے کہ اپنی زبان اپنا دعوے ہے
ثبوت مانگنے والیکا کچھ دینا دھرا یا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
(**لطیفہ**) ملاجی نے ایک مثل پر انتہائے ظہر کے اثبات مین حدیث
سائل بروایت نسائی عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ وحدیث امامت جبریل علیہ
الصلاۃ والسلام سے استدلال کیا جنمین تھا کہ پہلے دن کی ظہر حضور اعلی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے سورج ڈھلتے ہی پڑھی اور دوسرے دن کی اُسوقت کہ
سایہ ایک مثل کو پہنچ گیا اس تمسک پر اعتراض ہوتا تھا کہ ان حدیثون مین کل کی
عصر بھی تو اسیوقت پڑھنی آئی ہے تو ایک مثل پر وقت ظہر ختم ہو جانا نہ نکلا بلکہ
بعد مثل ظہر وعصر دونون نمازون مین وقت مشترک ہونا مستفاد ہوا ملاجی اُسکے
دفع مین فرماتے ہین روایت نسائی کے معنے یہ ہین کہ آنحضرت ﷺ نے پہلے دن
عصر جب پڑھی کہ ایک مثل سایہ آگیا اور دوسرے دن ظہر سے ایک مثل پر فارغ
ہولیے یہ معنے نہین کہ کچھ وقت بقدر چار رکعت دونو نمازون مین مشترک رہی

دلیل مرجح باعث اختیار کرنے معنی اول کی یہ ہے کہ روایت کی ہو مسلم نے عبد اللہ
بن عمرو سے ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال وقت الظہر الی ان یحضر العصر
اور کہا اللہ تعالی نے ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتبا موقوتا
یعنے ہر نماز کا وقت علیحدہ علیحدہ ہے اسیواسطے فرمایا آنحضرت[له] نے انما التفریط
علی من لم یصل حتی یجیٔ وقت الصلوٰۃ الاخری رواہ مسلم وغیرہ تو مقتضا
احادیث و اس آیت کا یہی ہے کہ ایک نماز کے وقتین دوسری نماز ادا نہین ہو سکتی پھر اگر
حدیث جابر مین معنے وہ نہ کرین جو ہمنے کیے ہین کہ پڑھ چکے ایک مثل مین بلکہ یہ
کرین کہ پڑھنی شروع کی جب کہ ایک مثل ہوئی تو تعارض ہوگا درمیان ان
احادیث کے جنسے امتیاز اوقات ہر نماز کی معلوم ہوتی ہے اور اس حدیث جابر
مین جس سے اشتراک نکالتے ہین اور وقت تعارض موافقت کرنی چاہیے اور
صورت موافقت کی یہ ہے جو ہمنے بیان کی اور شاہد اسکی حدیث جبریل ہے
معنی اسکے بھی وہی ہین بعینہ اسی دلیل سے جو گزری حدیث نسائی مین اھ
ملخصا الحمد للہ یہ تو آیہ کریمہ اور ہماری حدیثون سے حدیث ۲۶ و ۲۹ کی نسبت
ملاجی کی شہادت ہے کہ مقتضے احادیث و آیت کا یہی ہے کہ ایک نماز کے وقتمین
دوسری ادا نہین ہو سکتی مگر مجھے یہان ملاجی کا ظلم ظاہر کرنا ہے فاقول وباللہ التوفیق اولا
حدیث جبریل و حدیث سائل مین یہ معنے کہ ملاجی نے شافعیہ کی تقلید جامد سے
سیکھکر جمائی ہرگز نہین جمتے حدیث جبریل بروایت جابر رضی اللہ تعالی عنہ
مین نسائی کے یہان یون ہے ان جبریل اتی النبی صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم حین کان الظل مثل شخصہ فصلی العصر ثم اتاہ فی الیوم الثانی حین

[له] صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۱۲ منہ

Marfat.com

کان ظل الرجل مثل شخصہ فصلی الظہر دوسری روایت مین ہے ثم مکث
حتی اذا کان فیئ الرجل مثلہ جاءہ للعصر فقال قم یا محمد فصل العصر ثم
جاءہ من الغد حین کان فیئ الرجل مثلہ فقال قم یا محمد فصل فصلی الظہر
مسند اسحق مین بروایت ابی مسعود بدری رضی اللہ تعالی عنہ یون ہے اتاہ
حین کان ظلہ مثلہ فقال قم فصل فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاہ من الغد
حین کان ظلہ مثلہ فقال لہ قم فصل فقام فصلی الظہر اربعا دار قطنی و
طبرانی و ابو عمر کے یہان بروایت عقبہ بن عمرو و بشیر بن عقبہ رضی اللہ تعالی عنہما
یون ہے جاءہ حین کان ظل کل شیئ مثلہ فقال یا محمد صل العصر
فصلی ثم جاءہ الغد حین کان ظل کل شیئ مثلہ فقال صل الظہر فصلی
یہ سب حدیثین تصریح صریح ہین کہ روح امین علیہ الصلاۃ والتسلیم ظہر کے لیے
حاضر اسوقت ہوئے جب سایہ ایک مثل کو پہنچ چکا تھا اسوقت نماز پڑھنے کیلیے
عرض کی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے پڑھی اسکے یہ معنے کیونکر ممکن
کہ ختم مثل تک نماز سے فارغ ہو لیے تھے۔ حدیث سائل بروایت عبد اللہ بن
قیس رضی اللہ تعالی عنہ مین ابوداود کے یہان یون ہے امر بلالا فاقام
الفجر حین انشق (الی قولہ) فاقام الظہر فی وقت العصر الذی کان قبلہ ہمین
تصریح ہے کہ ایک مثل ہونے پر بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے ظہر کی تکبیر کہی تو
مثل تک فارغ کیسا ثانیا آیہ کریمہ تو آپکے نزدیک عام ہے اور احادیث
جبریل و سائل خاص اور آپکے اصول مین عام و خاص متعارض نہین بلکہ عام اُس
خاص سے مخصص ہو جائیگا و لہذا خود بھی یہان معارضہ صرف احادیث مین مانا

نہ آیت و حدیث مین پھر اُن حدیثون کے مقابل آیت کا پیش کرنا کیا معنے
کیا آپ کے واڈ نکو آیت عام نہین رہتی یا تخصیص حرام ہو جاتی ہے **ثالثاً** اح
مین دفع معارضہ یون بھی ممکن کہ حدیث تفریط مین وقت الصلاۃ الاخرےٰ سے اُس
وقت خاص مراد لیجیے یعنی نماز قضا جب ہوتی ہے کہ دوسری نماز کا وقت خاص آ
جب تک وقت مشترک باقی ہے قضا نہ ہوئی اور حدیث عبد اللہ بن عمرو مین ظہر
عصر دونون سے جسمین چاہیے وقت خاص لے لیجیے اور دوسری مین وقت مط
یعنی ظہر کا وقت خاص وقت عصر آنے تک ہی جب عصر کا وقت آیا ظہر کا خاص وقت
نہ رہا اگرچہ مشترک باقی ہو یا ظہر کا وقت عصر کے وقت خاص آنے تک ہے کہ اُ
بعد ظہر کا وقت خاص خواہ مشترک اصلا نہین رہتا تو صورت موافقت ایسی منح
نہ تھی جس سے آپ احتمال اشتراک کو دفع کر سکین ملا جی مدعی بننا آسان ہے مگر
دلیل کے گرانبار عہدون سے سلامت نکلجانا مشکل **اب اس مربع ظ**
ناانصافی کو دیکھیے کہ مسئلہ وقت ظہر مین آیت و احادیث توقیت کے عموم
ظواہر پر وہ ایمان کہ نہ آیت صالح تخصیص نہ حدیثین لائق تاویل نہ انکے مقابل صحاح
احادیث قابل قبول بلکہ واجب کہ وہ حدیثین تاویلون کی گڑھت سے موا
کر لیجائین اگرچہ وہ اُس تاویل سے صاف ابا کرتی ہون اور انہین ہرگز تاویل کی جگہ
اگرچہ بے دقت اُسے جگہ دیتی ہون اور جب مسئلہ جمع کی باری آئی فوراً انگا
جائے اب آیت و احادیث واجب التخصیص اور اُن کے مقابل نری احتمالی ح
واجب الاعتماد و قطعی التخصیص اور انکے لیے آیات و احادیث کے مطابق صاف
محال مردود و باطل غرض شریعت اپنے گھر کی ہے اجتہاد کی کوٹھری دو ہر

۹۷
اقول نقا جر
کہ احتمال اشتراک
مسئلہ جمع مین قابل
جمع کو اصلا نافع
نہین جمع تقدیم
تو اسے مس کیا نہین
اور جمع تاخیر بھی جبھی
قائل ہے کہ نزدیک ظہر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جب وقت مشترک ظہر
[illegible]
[illegible]
دوسری کا بھی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]